بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 73

شمارہ 5

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50پاؤنڈیا
80ڈالر امریکن
یا 60یورو

www.akhbarbadr.in

20رجب 1445ہجری قمری ● 1تبلیغ 1403ہجری شمسی ● 1فروری 2024ء

ارشادباری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا
اِذَا لَقِیۡتُمۡ فِئَۃً فَاثۡبُتُوۡا
وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ
(الانفال:46)

ترجمہ : اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب بھی کسی دستہ سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26جنوری 2024 کو مسجد مبارک(اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ کے سوا زندگی بسر کرنا یہ بھی جہنم ہے

بلائیں اس لئے انسان پر آتی ہیں کہ وہ خدا سے دُور ہو کر زندگی بسر کرتا ہے اور اسکے حضور شوخی اور گستاخی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کی عزت اور پرواہ نہیں کرتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا اور دنیا کی چیزوں کی محبت کی رگڑ سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی بے قراری کا شکار ہو جاتا ہے لیکن جب کہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو، اس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اسی حالت پر پہنچ کر خدا کی محبت اس کیلئے بمنزلہ جان ہوتی ہے اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں، اسی کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیاداروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے، لیکن اصل یہی بات ہے کہ اس ہم و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذت لیتا ہے جو کسی دنیادار کی نظر میں بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں۔

برخلاف اس کے جو کچھ حالت اس کی اور انسان کی ہے، وہ جہنم ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کے سوا زندگی بسر کرنا یہ بھی جہنم ہے۔

پھر حدیث شریف سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ تپ بھی حرارت جہنم ہی ہے۔ امراض اور مصائب جو مختلف قسم کے انسان کو ہوتے ہیں، یہ بھی جہنم ہی کا نمونہ ہے اور یہ اس لئے کہ تا دوسرے عالم پر گواہ ہوں اور جزا و سزا کے مسئلہ کی حقیقت پر دلیل ہوں اور کفارہ جیسے لغو مسئلہ کی تردید کریں۔ مثلاً جذام ہی کو دیکھو کہ اعضا گر گئے ہیں اور رقیق مادہ اعضا سے جاری ہے۔ آواز بیٹھ گئی ہے۔ ایک تو یہ بجائے خود جہنم ہے۔ پھر لوگ نفرت کرتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں۔ عزیز سے عزیز بیوی، فرزند ماں باپ تک کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ بعض اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں۔ بعض اور خطرناک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پتھریاں ہو جاتی ہیں، اندر پیٹ میں رسولیاں ہو جاتی ہیں۔ یہ ساری بلائیں اس لئے انسان پر آتی ہیں کہ وہ خدا سے دور ہو کر زندگی بسر کرتا ہے اور اسکے حضور شوخی اور گستاخی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کی عزت اور پرواہ نہیں کرتا ہے۔ اس وقت ایک جہنم پیدا ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 503 تا 504، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

قرآن کریم میں ساعۃ کا لفظ صرف اُخروی قیامت کیلئے استعمال نہیں کیا گیا بلکہ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی اور اُن کے دشمنوں کی تباہی کیلئے بھی ساعۃ، کا لفظ استعمال کیا گیا ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آئت 2اور 3 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

بیشک اس آیت میں زَلۡزَلَۃَ السَّاعَۃِ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے بادیٔ النظر میں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ شاید اس میں عالمِ آخرت کے اُس عذاب کا ذکر کیا گیا ہے جو کفار کیلئے مقدر ہے لیکن یہ درست نہیں۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ساعۃ کا لفظ صرف اُخروی قیامت کیلئے استعمال نہیں کیا گیا بلکہ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی اور اُن کے دشمنوں کی تباہی کیلئے بھی ساعۃ، کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قریش مکّہ نے بنو بکر کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے معاہد قبیلہ بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور اُن کے کئی آدمی مار ڈالے تو بنو خزاعہ نے فوراً چالیس آدمی تیز اونٹوں پر بٹھا کر مدینہ میں اس بدعہدی کی اطلاع دینے کیلئے روانہ کر دیئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ باہمی معاہدہ کے مطابق اب آپ ہمارا بدلہ لیں اور مکّہ پر چڑھائی کریں۔ یہ وفد ابھی مدینہ نہیں پہنچا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کشفی رنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مکّہ والوں کی اس بدعہدی کی اطلاع دے دی۔

......اسی دوران میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکّہ پر حملہ کرنے کیلئے دس ہزار کا لشکر تیار کر لیا اور آپ منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے رات کے وقت مکّہ کے قریب جا پہنچے اور آپ نے حکم دے دیا کہ ہر خیمہ کے آگے آگ روشن کی جائے۔ ایک جنگل میں رات کے وقت دس ہزار آدمیوں کے خیموں کے سامنے بھڑکتی ہوئی آگ ایک ہیبتناک منظر پیش کر رہی تھی۔ مگر چونکہ آپ نے یہ تیاری نہایت مخفی رکھی تھی اس لئے مکّہ والوں کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ اسلامی لشکر اُن کے سامنے ڈیرہ ڈالے پڑا ہے......

ابوسفیان اپنے ساتھیوں کے ساتھ جب مکّہ سے باہر نکلا تو اُس نے سارے جنگل کو آگ سے روشن پایا۔ وہ حیران ہوا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ چنانچہ ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے پُوچھا کہ یہ کیا ہے۔ کیا آسمان سے کوئی لشکر اُتر آیا ہے۔ انہوں نے مختلف قبائل کے نام لئے مگر ابوسفیان ہر نام پر کہتا کہ اس قبیلہ کے لوگ تو

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رہن میں رکھے جانور سے فائدہ اٹھانا

(2511) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے کہ گروی شدہ جانور پر اس وجہ سے کہ اس پر خرچ کیا جاتا ہے سواری کی جائے اور جو دودھ دینے والا جانور ہو اس کا دودھ بھی پیا جائے جبکہ وہ رہن ہو۔

(2512) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جانور پر جو رہن ہو، سواری کی جائے کیونکہ اسکو چارہ دینے پر خرچ کیا جاتا ہے اور اسی طرح دودھ والا جانور بھی جو رہن ہو، دوہا جائے کیونکہ اسکے چارہ پر بھی خرچ کیا جاتا ہے اور جو شخص سواری کرے اور جو جانور کا دودھ پیئے، اسکے ذمہ اسکے چارے کا خرچ ہوگا۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الرہن، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

- خطبہ عید الفطر حضور انور فرمودہ 22اپریل 2023ء
- خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 12جنوری 2024 (مکمل متن)
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
- حضور انور سے پوچھے جانیوالے سوالات کے بصیرت افروز جوابات
- نیشنل مجلس عاملہ نیوزی لینڈ کی حضور انور سے ملاقات
- پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء
- اُذۡکُرُوۡا مَوۡتَاکُمۡ بِالۡخَیۡرِ
- ملکی رپورٹ
- اعلان نکاح از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
- جنازہ حاضر و غائب
- خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب
- اعلان وصایا
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

خطبہ عید الفطر

اللہ تعالیٰ یہ عید ہم سب کیلئے مبارک فرمائے، آپ سب کو اس عید کی مبارک ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا
تو اس کا دل ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا جائے گا اور اس کا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے

اللہ تعالیٰ کرے کہ آج کے دن جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عید منا رہے ہیں تو سال کے باقی دنوں میں بھی اپنی اس حالت کو جاری رکھنے کا عہد کریں
اور اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اس طرح قائم کرنے کی کوشش کریں، جس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جس کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی

قربانی کرکے، اپنا خرچ کم کرکے دوسروں کی مدد کرنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے

انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور چھوڑ دے، کون سا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے
آگ لگ چکی ہے، اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعت میں ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے والی مدات یتامیٰ فنڈ، شادی فنڈ، امداد مریضان و دیگر میں ادائیگی کرنے کی تحریک

عید کے پُر مسرّت موقع پر حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی تلقین

آیاتِ قرآنیہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں
والدین، رحمی رشتہ داروں اور قریبیوں، یتامیٰ، ہمسایوں اور اپنے ساتھیوں کے حقوق ادا کرنے اور ان سے احسان کا سلوک روا رکھنے کی نصیحت

عمومی طور پر تمام انسانیت، خصوصاً سوڈان کے فاقہ زدہ عوام، عالمگیر جماعتِ احمدیہ، اسیرانِ راہِ مولیٰ، شہدائے احمدیت کے خاندانوں
بیماروں، مریضوں، ضرورت مندوں، دنیا سے ہر قسم کی بے حیائی اور شرک کے ختم ہونے نیز عالمِ اسلام کیلئے دعاؤں کی تحریک

جب عالم اسلام ایک ہو جائے گا تو یہی ہماری حقیقی عید ہوگی، یہی عالم اسلام کی حقیقی عید ہوگی، اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نظارہ ہم دیکھنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ خدائے واحد و یگانہ کی حکومت دنیا میں قائم کرے کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کو خوشیاں نصیب ہو سکتی ہیں

خطبہ عید الفطر سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 / اپریل 2023ء بمطابق 22 / شہادت 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو۔کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۙ (النساء: 37) اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق دی۔ بہت سے ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے بہتر رنگ میں عبادت کی بھی توفیق دی ہوگی۔ بہت سے ایسے ہوں گے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے افضال کے نظارے دیکھے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ ہم میں سے بہتوں کو ان تیس دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بہتر رنگ میں توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ آج کے دن جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عید منا رہے ہیں تو سال کے باقی دنوں میں بھی اپنی اس حالت کو جاری رکھنے کا عہد کریں اور اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اس طرح قائم کرنے کی کوشش کریں جس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جس کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی جس کا ذکر میں نے کل کے خطبہ میں بھی کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں حقوق العباد کے ان معیاروں کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے بارے میں قرآن کریم نے ہمیں توجہ دلائی اور تلقین کی گئی ہے۔ اگر ہم اس طرح اپنی زندگی گزارنے والے بن جائیں گے تو وہی ہماری حقیقی عید ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والا معاشرہ ہی وہ معاشرہ ہے، وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں اور جب یہ ہو تو پھر یہ معاشرہ جنت نظیر بن جاتا ہے اور حقیقی خوشی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس سوچ کے ساتھ اور اپنے عملوں میں یہ تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ عید کی برکات ہمیں ہر لحہ اور سارا سال پہنچتی رہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ نمازوں اور عبادت کے بارے میں کل کافی تفصیل سے میں نے بتایا تھا آج اللہ تعالیٰ کے دوسرے حکم یعنی حقوق العباد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بعض باتیں کروں گا۔ لیکن ایک بات عبادت کے حوالے سے پہلے کرنا چاہتا ہوں، کل نہیں کر سکا، جس کا عید کی رات کے ساتھ خاص تعلق ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محض للہ دونوں عیدوں کی راتوں میں عبادت کرے گا تو اس کا دل ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا جائے گا اور اسکا دل اس وقت بھی نہیں مرے گا جب سب دنیا کے دل مر جائیں گے۔
(سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام لیلتی العیدین، حدیث 1782)

پس یہ بات ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنی چاہئے کہ عید کی خوشیاں اور پروگرام ہمیں اس حد تک اپنے اندر نہ ڈبو لیں کہ ہم بھول جائیں کہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ اپنی عاقبت کی بھی ہم نے فکر کرنی ہے۔

یہ دنیا ہی صرف ہمارا مطلوب و مقصود نہیں ہے بلکہ عید کے دن آنے والی رات بھی اور بعد کی راتیں بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہیں کریں گی۔

اور جب اس پر ہم عمل کریں گے تو ہمارے دلوں کو وہ حقیقی زندگی ملے گی جو ہمیشہ کی زندگی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے سے ملتی ہے، جس سے اس دنیا میں بھی ہمیشہ یہ خوشیاں حاصل کر کے ہماری زندگی جنت بن جاتی ہے اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتے ہوئے جنت میں لے جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آج کی رات بھی اور ہمیشہ ہی اپنی عبادت کا حق ادا کرنے اور دلوں کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حقوق العباد ادا کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات ایک جگہ فرمائی ہیں ان کے آخر میں فرمایا کہ اگر یہ حق ادا نہیں کر رہے تو تم متکبر اور شیخی بگھارنے والے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ یہ آیت جو

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’لڑائی میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا تھا
کیونکہ آپؐ بڑے خطرناک مقام میں ہوتے تھے۔سبحان اللہ! کیا شان ہے‘‘ (حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی
جب بظاہر مسلمانوں کی پسپائی ہوئی تو وہ ثابت قدم رہے اور اپنی جان پر کھیل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ شہید ہو گئے

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ جب کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ رَجُلٌ يَشْرِيْ لَنَا نَفْسَهٗ؟
کون شخص ہے جو ہمارے لیے خود کو بیچ دے گا تو زیاد بن سکنؓ پانچ انصاری صحابہؓ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عمارہ بن یزید بن سکنؓ تھے

شدید زخمی زیادؓ نے بڑی کوشش کے ساتھ اپنا سر اٹھایا اور اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھ دیا اور اسی حالت میں جان دے دی

جو صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع تھے انہوں نے جو جان نثاریاں دکھائیں تاریخ ان کی نظیر لانے سے عاجز ہے، یہ لوگ پروانوں کی طرح آپؐ کے اردگرد گھومتے تھے
اور آپؐ کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہے تھے، جو وار بھی پڑتا تھا صحابہؓ اپنے اوپر لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے تھے اور ساتھ ہی دشمن پر بھی وار کرتے جاتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کی جنگی تاریخ میں بہترین سپہ سالار اور پُرحکمت فوری فیصلوں کے مالک تسلیم کیے جاتے ہیں

جنگِ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کا بیان
نیز فلسطینی مظلومین کی دادرسی اور عالمی جنگ سے بچنے کیلئے دعا کی تحریک

اسرائیل اب لبنان کی سرحد کے ساتھ بھی حزب اللہ کے خلاف محاذ کھول رہا ہے اور جس سے حالات مزید خراب ہوں گے
اسی طرح امریکہ اور برطانیہ نے حوثی یمنی قبائل کے خلاف جو محاذ کھولا ہے یہ سب چیزیں جو ہیں یہ جنگ کو مزید وسیع کر رہی ہیں، پھیلا رہی ہیں
اور اب تو بہت سارے لکھنے والوں نے لکھ دیا ہے لکھ رہے ہیں کہ عالمی جنگ کے آثار بڑے قریب نظر آ رہے ہیں
پس دعاؤں کی بہت ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ انسانیت کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے

مکرم ابوحلمی محمد عکاشہ صاحب آف فلسطین، مکرمہ امۃ النصیر ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم حیدر علی ظفر صاحب
مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ حبیب اللہ کاہلوں صاحب اور مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد ضمیر صاحب کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 ؍جنوری 2024ء بمطابق 12 ؍صلح 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر دارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے ذکر ہو رہا تھا۔اس حوالہ سے مزید تفصیل اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں دشمن سے سب سے زیادہ قریب تھے اور آپؐ کے ساتھ پندرہ افراد ثابت قدم رہے۔آٹھ مہاجرین میں سے جو تھے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہ بن جراحؓ اور سات انصار میں سے حضرت حباب بن منذرؓ، ابودجانہؓ، عاصم بن ثابتؓ، حارث بن صِمَّہؓ، سہل بن حنیفؓ اور سعد بن معاذؓ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ سعد بن عُبادہؓ تھے اور محمد بن مَسْلَمہؓ بھی تھے۔بعض نے یہ کہا ہے کہ آپؐ کے سامنے تیس افراد ثابت قدم رہے اور سارے یہی کہتے تھے کہ میرا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے سامنے رہے اور میری جان آپؐ کی جان کے سامنے اور آپؐ پر سلامتی ہو۔(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 196-197، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) آپؐ پر قربان ہو۔آپؐ پر سلامتی ہو اور میری جان قربان ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ افراد اور طلحہ بن عُبید اللہؓ رہ گئے۔ایک روایت میں ہے کہ جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات انصاری صحابہؓ اور ایک قریشی صحابیؓ کے درمیان تھے۔اسی طرح ایک اَور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو افراد میں اکیلے رہ گئے۔سات انصار میں سے اور دو قریش میں سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تھے۔
(سبل الہدیٰ والرشاد، جلد 4، صفحہ 202-203، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مختلف روایات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہنے والے صحابہؓ کی تعداد مختلف بیان کی گئی ہے۔ریسرچ سیل نے جو اپنا نوٹ دیا ہے اس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ تیس کا ذکر ملتا ہے۔اس کی ایک توجیہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ صحابہؓ کی تعداد اس وقت کے لحاظ سے بدلتی رہی ہوگی۔جس نے پندرہ دیکھے اس نے پندرہ بتا دیے جس نے جتنے دیکھے وہ بیان کر دیے۔صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے رہے ہوں گے جس کی وجہ سے تعداد میں فرق پڑتا رہا۔

بہرحال یہی صحیح لگتا ہے کیونکہ یہ تفصیل میں ہے جو گذشتہ خطبات میں پہلے بیان ہو چکی ہے کہ صحابہؓ آپؐ کے گرد آتے تھے اور پھر دشمن کے حملے سے حلقہ ٹوٹ جاتا تھا، بکھر جاتے تھے پھر اکٹھے ہوتے تھے۔

بہرحال بات یہی ہے کہ صحابہؓ ثابت قدمی کا نمونہ دکھاتے رہے اور کسی کو کسی قسم کا یہ خوف نہیں تھا کہ موت آئے گی۔یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی۔جب بظاہر مسلمانوں کی پسپائی ہوئی تو وہ ثابت قدم رہے اور اپنی جان پر کھیل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ شہید ہو گئے۔

اس روز آٹھ افراد نے آپؐ کے دستِ اقدس پر موت کی بیعت کی۔ان بیعت کرنے والے خوش نصیبوں کے جو اسماء روایات میں بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ

تعالیٰ عنہ، حضرت سہل بن حُنَیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابودُجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حارث بن صِمّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حُباب بن مُنذِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان میں سے کوئی بھی شہید نہیں ہوا۔ (اصابہ، جزء3، صفحہ 431، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1995ء) (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد4، صفحہ 198، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ زِمَخْشَرِی کی کتاب خَصَائِصِ عَشَرَہ میں ہے کہ اُحد کے دن حضرت زبیرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بڑی ثابت قدمی کے ساتھ رہے اور انہوں نے اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موت کی بیعت کی تھی۔ یعنی یہ عہد کیا تھا کہ آپؐ کی حفاظت میں جان دے دیں گے مگر آپؐ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔

(سیرۃ الحلبیہ، جلد2، صفحہ 321، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے صحابہؓ کی ثابت قدمی اور جاں نثاری کے بارے میں لکھا ہے کہ ’’جو صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع تھے انہوں نے جو جان نثاریاں دکھائیں تاریخ ان کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔ یہ لوگ پروانوں کی طرح آپؐ کے اردگرد گھومتے تھے اور آپؐ کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہے تھے۔ جو وار بھی پڑتا تھا صحابہؓ اپنے اوپر لیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے تھے اور ساتھ ہی دشمن پر بھی وار کرتے جاتے تھے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 495)

آپؓ مزید لکھتے ہیں کہ ’’یہ چند گنتی کے جان نثار اس سیلاب عظیم کے سامنے کب تک ٹھہر سکتے تھے جو ہر لحظہ مہیب موجوں کی طرح چاروں طرف سے بڑھتا چلا آتا تھا۔ دشمن کے ہر حملہ کی ہر لہر مسلمانوں کو کہیں کا کہیں بہا کر لے جاتی تھی مگر جب ذرا زور تھمتا تھا مسلمان بیچارے لڑتے بھڑتے پھر اپنے محبوب آقا کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ بعض اوقات تو ایسا خطرناک حملہ ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عملاً اکیلے رہ جاتے تھے۔ چنانچہ ایک وقت ایسا آیا کہ آپؐ کے اردگرد صرف بارہ آدمی رہ گئے اور ایک وقت ایسا تھا کہ آپؐ کے ساتھ صرف دو آدمی ہی رہ گئے۔ ان جان نثاروں میں حضرت ابوبکرؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن وقاصؓ، ابودجانہ انصاریؓ، سعد بن معاذؓ اور طلحہ انصاریؓ کے نام خاص طور پر مذکور ہوئے ہیں۔‘‘ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 495-496) اس حوالے سے آپؐ کے گرد صحابہؓ کی جو تعداد مختلف حوالوں میں آتی ہے اسکی وضاحت ہو جاتی ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا حملے کی وجہ سے کبھی کم ہوتے تھے کبھی زیادہ ہوتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عیسائیوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک الزام کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ عیسائیوں نے یہ الزام لگایا کہ آپؐ نے جھوٹ بولنا یا غلط بیانی کرنا جائز قرار دیا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ جناب مقدس نبوی کی تعلیم کا ایک اعلیٰ نمونہ اس جگہ ثابت ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جس توریہ کو آپ کا یسوع شیر مادر کی طرح تمام عمر استعمال کرتا رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حتی الوسع اس سے مجتنب رہنے کا حکم دیا۔ توریہ کے لغوی معنی تو یہ ہیں کہ زبان پر کچھ کہنا اور دل میں کچھ ہونا یعنی ایسی بات کرنا جو دو معنی بھی رکھتی ہو۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توریہ کے لفظ کو مزید تفصیل سے بیان کیا ہے۔ لغوی معنی تو میں نے بیان کیے۔ وضاحت اس طرح فرمائی کہ فتنہ کے وقت خوف سے ایک بات کو چھپانے کیلئے کسی اَور غرض سے یا کسی اَور مصلحت پر ایک راز کی بات مخفی رکھنے کی غرض سے ایسی مثالوں اور پیرایوں میں بیان کیا جائے کہ عقلمند ان باتوں کو سمجھ جائے اور نادان کی سمجھ میں نہ آئے۔ یعنی حکمت سے اس طرح بات کرنا کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اسکے معنی جو عقلمند ہے وہ سمجھ جائے کہ اصل حقیقت کیا ہے اور بیوقوف آدمی نہ سمجھ سکے۔ اسکا خیال دوسری طرف چلا جائے لیکن آپؑ نے فرمایا کہ یہ اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کے خلاف ہے۔ یہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ یہ اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پہ کھل کے بیان فرمایا۔ پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کبھی ثابت نہیں کیا جا سکتا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسائیوں کے مطابق جس شخص کو وہ خدا کہتے ہیں اس کا تو یہ حال ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر غلط بیانی کی ہے۔

بہرحال اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپؑ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حتی الوسع اس سے مجتنب رہنے کا حکم کیا ہے تا مفہوم کلام کا اپنی ظاہری صورت میں بھی کذب سے مشابہ نہ ہو مگر کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ آپ کے یسوع صاحب اس قدر التزام سچائی کا نہ کر سکے۔ جو شخص خدائی کا دعویٰ کرے وہ تو شیرِ ببر کی طرح دنیا میں آنا چاہئے تھا نہ کہ ساری عمر توریہ اختیار کرکے اور تمام باتیں کذب کے ہمرنگ کہہ کر یہ ثابت کر دیوے کہ وہ ان افراد کاملہ میں سے نہیں ہے جو مرنے سے لاپرواہ ہوکر دشمنوں کے مقابل پر اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (جس کو تم خدا کہتے ہو وہ تو ساری عمر توریہ سے کام لیتا رہا ہے۔ جو خدا ہے بلکہ خدا کے نبی بھی نہیں کرتے) فرمایا اور جو اللہ پہ توکل کرنے والے ہوتے ہیں کسی مقام میں بزدلی نہیں دکھلاتے۔ مجھے تو ان باتوں کو یاد کرکے رونا آتا ہے کہ اگر کوئی ایسے ضعیف القلب یسوع کی اس ضعف حالت اور توریہ پر جو ایک قسم کا کذب ہے اعتراض کرے تو ہم کیا جواب دیں۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اُحد میں اکیلے ہونے کی حالت میں برہنہ تلواروں کے سامنے کہہ رہے تھے کہ میں محمد ہوں، میں نبی اللہ ہوں۔ میں ابن عبدالمطلِب ہوں اور پھر دوسری طرف دیکھتا ہوں کہ آپ کا یسوع کانپ کانپ کر اپنے شاگردوں کو یہ خلاف واقعہ تعلیم دیتا ہے کہ کسی سے نہ کہنا کہ میں یسوع مسیح ہوں حالانکہ اس کلمہ سے کوئی اس کو قتل نہیں کرتا تو میں دریائے حیرت میں غرق ہو جاتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ میں دریائے حیرت میں غرق ہو جاتا ہوں کہ یا الٰہی یہ شخص بھی نبی ہی کہلاتا ہے جس کی شجاعت کا خدا کی راہ میں یہ حال ہے۔ (ماخوذ از نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن، جلد9، صفحہ 405 تا 407) (ماخوذ از اردو دائرہ معارف، جلد6، صفحہ 737، زیر لفظ ’’توریہ‘‘)

یہ حیرت کا اظہار حضرت عیسیٰ کیلئے آپؑ نے الزامی جواب کے طور پر کیا ہے۔ یہ نہیں کہ آپؑ سمجھتے تھے کہ وہ نبی نہیں ہے اور نہ آپؑ کا یہ مطلب تھا کہ حضرت عیسیٰ نبی نہیں ہیں بلکہ کہتے ہیں جس نبی کو تم پیش کرتے ہو اور پھر اس کو خدا کا بیٹا کہتے ہو اس کا تو تمہاری کتابوں کے مطابق یہ حال ہے۔ پھر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہو کہ آپؐ نے جھوٹ بولنا یا بزدلی دکھانا جائز قرار دیا ہے۔

ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ جب کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ رَجُلٌ یَشْرِیْ لَنَا نَفْسَهٗ؟ کون شخص ہے جو ہمارے لیے خود کو بیچ دے گا تو زِیَاد بن سَکَنؓ پانچ انصاری صحابہؓ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عُمارہ بن یزید بن سکنؓ تھے۔

تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دادِ شجاعت دیتے دیتے ایک ایک کرکے شہید ہوتے رہے حتی کہ ان میں سے آخری زِیَاد یا عُمارہ تھے یہ لڑتے رہے یہاں تک کہ ان کو کئی زخم لگے۔ پھر مسلمانوں کی ایک جماعت لَوٹ آئی اور مشرکین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دھکیل دیا۔ تو اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زِیَاد بن سَکَن کو میرے پاس لاؤ۔ انہیں لایا گیا تو وہ اپنی آخری سانسیں لے رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو میرے اَور قریب کرو تو صحابہ کرامؓ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کر دیا۔ آپؐ نے اپنا قدم مبارک ان کی طرف کیا انہوں نے اپنا چہرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور حضرت زیادؓ کی موت اس حالت میں ہوئی کہ ان کا رخسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر تھا اور ان کے جسم پر چودہ زخم آئے تھے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، جلد4، صفحہ 203، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’ایک وقت جب قریش کے حملہ کی ایک غیر معمولی لہر اٹھی تو آپؐ نے فرمایا‘‘ کون ہے جو اس وقت اپنی جان خدا کے رستے میں نثار کر دے؟‘‘ ایک انصاری کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو وہ اور چھ اَور انصاری صحابی دیوانہ وار آگے بڑھے اور ان میں سے ایک ایک نے آپؐ کے اردگرد لڑتے ہوئے جان دے دی۔ اس پارٹی کے رئیس زیاد بن سکن تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دھاوے کے بعد حکم دیا۔‘‘ وہ کفار کا ایک زبردست حملہ تھا جب وہ ذرا کم ہوا اور دوسرے صحابہؓ آگئے اور جگہ ذرا صاف ہوگئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ’’کہ زیادؓ کو اٹھا کر میرے پاس لاؤ۔‘‘ زخمی پڑے تھے‘‘ لوگ اٹھا کر لائے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا۔ اس وقت زیادؓ میں کچھ کچھ جان تھی مگر وہ دم توڑ رہے تھے۔ اس حالت میں انہوں نے بڑی کوشش کے ساتھ اپنا سر اٹھایا اور اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھ دیا اور اسی حالت میں جان دے دی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 496)

حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت کا بھی واقعہ لکھا ہے کہ حضرت مُصعب بن عمیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لڑ رہے تھے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ آپؓ کو ابن قمئہ نے شہید کیا۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 529، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

تاریخ میں آتا ہے کہ غزوۂ اُحد کے علمبردار حضرت مصعب بن عمیرؓ نے جھنڈے کی حفاظت کا حق خوب ادا کیا۔ غزوۂ احُد کے روز حضرت مصعبؓ جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے کہ ابنِ قَمِئہ نے جو گھوڑے پر سوار تھا حملہ آور ہو کر حضرت مصعبؓ کے دائیں بازو پر جس سے آپؓ نے جھنڈا تھام رکھا تھا تلوار سے وار کیا اور اسے کاٹ دیا۔ اس پر انہوں نے جھنڈا بائیں ہاتھ سے تھام لیا۔ ابن قمئہ نے بائیں ہاتھ پر وار کرکے اسے بھی کاٹ ڈالا تو آپؓ نے دونوں بازوؤں سے اسلامی جھنڈے کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد ابن قمئہ نے تیسری مرتبہ نیزے سے حملہ کیا اور حضرت مصعبؓ کے سینے میں گاڑ دیا۔ نیزہ ٹوٹ گیا، حضرت مصعبؓ گر پڑے اس پر بنوعبدالدار میں سے دو آدمی سُوَیبِط بن سَعد بن حَرْمَلَہؓ اور ابورُوم بن عُمَیرؓ آگے بڑھے اور جھنڈے کو ابوروم بن عمیرؓ نے تھام لیا اور وہ انہی کے ہاتھ میں رہا یہاں تک کہ مسلمان واپس ہوئے اور مدینہ میں داخل ہو گئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جزء3، صفحہ 89، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

یہ تاریخ کی ایک کتاب نے لکھا ہے لیکن بعض دوسری روایات کے مطابق اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علیؓ کو دے دیا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یوں لکھا ہے کہ ’’قریش کے لشکر نے قریباً چاروں طرف گھیرا ڈال رکھا تھا اور اپنے پے در پے حملوں سے ہر آن دباتا چلا آتا تھا۔ اس پر بھی مسلمان شاید تھوڑی دیر بعد سنبھل جاتے مگر غضب یہ ہوا کہ قریش کے ایک بہادر سپاہی عبداللہ بن قمئہ نے مسلمانوں کے علمبردار مصعب بن عمیرؓ پر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے وار سے ان کا دایاں ہاتھ کاٹ گرایا۔ مصعبؓ نے فوراً دوسرے ہاتھ میں جھنڈا تھام لیا اور ابن قمئہ کے مقابلہ کیلئے آگے بڑھے مگر اس نے دوسرے وار میں ان کا دوسرا ہاتھ بھی قلم کر دیا۔ اس پر مصعبؓ نے اپنے دونوں کٹے ہوئے ہاتھوں کو جوڑ کر گرتے ہوئے اسلامی جھنڈے کو سنبھالنے کی کوشش کی اور اسے چھاتی سے چمٹا لیا۔ جس پر ابن قمئہ نے ان پر تیسرا وار کیا اور اب کی دفعہ مصعبؓ شہید ہوکر گر گئے۔ جھنڈا تو کسی دوسرے مسلمان نے فوراً آگے بڑھ کر تھام لیا مگر چونکہ مصعبؓ کا ڈیل ڈول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تھا ابن قمئہ نے سمجھا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار لیا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے

کہ اس کی طرف سے یہ تجویز محض شرارت اور دھوکہ دہی کے خیال سے ہو۔ بہر حال اس نے مصعب کے شہید ہو کر گرنے پر شور مچادیا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مار لیا ہے۔ اس خبر سے مسلمانوں کے رہے سہے اوسان بھی جاتے رہے اور ان کی جمعیت بالکل منتشر ہو گئی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 493)

جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ میدانِ اُحد میں چند لمحات کی لاپرواہی نے اسلامی لشکر کی فتح کو وقتی پسپائی میں بدل دیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کی جنگی تاریخ میں بہترین سپہ سالار اور پُر حکمت فوری فیصلوں کے مالک تسلیم کیے جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی بدلتی ہوئی صورتحال پر گہری نظر رکھی۔ چار گنا بڑے لشکر کے سامنے سے اپنے منتشر اور کمزور لشکر کو اس انداز میں محفوظ کیا کہ دشمن اسلامی لشکر کو پوری طرح کچل دینے کے بد ارادے پر عمل نہ کر سکا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی لشکر کا جھنڈا حضرت علیؓ کو عطا کیا۔ آپؓ نے اسلامی لشکر کا علم ہاتھ میں لیا اور فتح کے نشہ میں چُور دشمنوں کے سامنے ڈٹ گئے۔ آپؓ کی تلوار ضرب پر ضرب لگا رہی تھی۔ منتشر اسلامی لشکر کے حوصلے بحال کر رہی تھی۔ حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع چند نفوس پر مشتمل اسلامی لشکر کی چھوٹی سی جماعت کے ساتھ مل کر ایسی جنگ لڑی کہ مشرکین کے نرغے سے نکلنے کا راستہ بن گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں اس مختصر جماعت نے راستہ بنایا اور میدانِ جنگ میں موجود منتشر اسلامی لشکر کی طرف بڑھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر حوصلے ہارتے جا رہے تھے۔ اس لیے مشرکین مکہ نے بھی اسلامی لشکر کی واپسی کو ناکام بنانے کیلئے تابڑ توڑ حملے شروع کر دیے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہٹنے کی حکمت عملی بھی ایسی کامیاب تھی کہ مٹھی بھر نفری نیم دائرے کی شکل میں کندھے سے کندھا ملائے دشمن کے حملوں کو ناکام بناتے ہوئے غیر محسوس انداز میں گھاٹی کی طرف کھسک رہی تھی۔ دشمن نے گھیرا ڈالنے کیلئے بھرپور طاقت کا استعمال کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حملہ آوروں کا ہجوم چیر کر راستہ بنا ہی لیا۔

(غزوات و سرایا، صفحہ 199-201، مطبوعہ فریدیہ پرنٹنگ پریس ساہیوال)

جنگ اُحد کے موقع پر نیند اور غنودگی کے طاری ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے کہ صحابہؓ جو جنگ لڑ رہے تھے ان پہ نیند کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی صورت پیدا کر دی کہ اونگھ ان کو آ گئی۔ اسکی تفصیل اس طرح ہے۔

حضرت زبیر بن عوامؓ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ اُحد کا رخ پلٹا تو میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پایا۔

جب ہم سب بدحواس اور خوفزدہ تھے اور ہم پر نیند نازل کر دی گئی۔ ایسی حالت تھی کہ لگتا تھا کہ اونگھ کی حالت ہم پر طاری ہو گئی۔ چنانچہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کی ٹھوڑی اس کے سینے پر نہ ہو یعنی نیند اور غنودگی کی حالت میں سر نیچے ڈھلک گئے تھے۔

کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے مُعَتّب بن قُشَیر کی آواز خواب میں سنائی دے رہی ہے۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اگر ہمیں فیصلہ کا اختیار ہوتا تو ہم کبھی یہاں اس طرح قتل نہ کیے جاتے۔ معتب بن قشیر انصاری صحابی تھے اور بیعت عقبہ، غزوۂ بدر اور اُحد میں شامل ہوئے تھے۔ میں نے جب اس طرح خواب کی حالت میں دیکھا تو ان کے اس جملہ کو یاد کر لیا۔ اس موقع کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَیۡکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغۡشٰی طَآئِفَۃً مِّنۡکُمۡ ۙ وَ طَآئِفَۃٌ قَدۡ اَہَمَّتۡہُمۡ اَنۡفُسُہُمۡ یَظُنُّوۡنَ بِاللّٰہِ غَیۡرَ الۡحَقِّ ظَنَّ الۡجَاہِلِیَّۃِ ؕ یَقُوۡلُوۡنَ ہَلۡ لَّنَا مِنَ الۡاَمۡرِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ (آل عمران: 155) کہ پھر اس نے تم پر غم کے بعد تسکین بخشنے کی خاطر اونگھ اتاری جو تم میں سے ایک گروہ کو ڈھانپ رہی تھی جبکہ ایک وہ گروہ تھا کہ جنہیں ان کی جانوں نے فکر مند کر رکھا تھا۔ وہ اللہ کے بارہ میں جاہلیت کے گمانوں کی طرح ناحق گمان کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کیا اہم فیصلوں میں ہمارا بھی کوئی عمل دخل ہے؟ تُو کہہ دے کہ یقیناً فیصلے کا اختیار کلیۃً اللہ ہی کو ہے۔

حضرت کعب بن عمرو انصاریؓ نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن ایک موقع پر مَیں اپنی قوم کے چودہ آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اس پر ہم پر اونگھ طاری ہوئی جو بطور امن کے تھی یعنی بڑی سکون والی اونگھ تھی۔ جنگی حالت تھی لیکن وہ ایسی اونگھ تھی جو ہمیں سکون دے رہی تھی۔ کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کے سینے سے دھونکنی کی طرح خراٹوں کی آواز نہ نکل رہی ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بِشْر بن بَرَاء بن مَعْرُورؓ کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر گئی اور انہیں تلوار گرنے کا احساس بھی نہ ہوا حالانکہ مشرکین ہم پر چڑھے آ رہے تھے۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 310، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 216، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہ لکھا ہے کہ بہر حال یہ ہو سکتا ہے کہ ان کو یہ محسوس ہوا ہو کہ تلوار گر گئی کیونکہ اس وقت ایسی حالت میں نیند تو تھی لیکن ان کے ہاتھوں میں جو ہتھیار تھے مضبوطی سے قائم ہوتے تھے۔ یہ گرنے لگتے تھے تو جھٹکا لگتا تھا۔ بہر حال یہاں لفظ نُعاس استعمال ہوا ہے۔ اس کی تفسیر اس طرح ہے کہ اَمَنَۃً نُّعَاسًا مختلف پہلوؤں سے اس کے جو تراجم ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔ خلاصۃً یہ معنی بنے گا کہ غم کے بعد تم پر ایسا سکون نازل فرمایا جسے نیند کہہ سکتے ہیں یا ایسی اونگھ عطا کی جو امن کی حامل تھی یا وہ امن دیا جو نیند کا سا اثر رکھتا تھا یا نیند میں شامل تھا۔ اَمَنَۃً نُّعَاسًا کا یہ مطلب ہے کہ اونگھ۔ وقتی طور پر یوں سر جھکا کر غوطہ کھا جانے کو بھی کہتے ہیں لیکن یہاں نُعاس کا معنی اس قسم کی اونگھ نہیں ہے بلکہ وہ کیفیت ہے جو بیداری اور نیند کے درمیان کی کیفیت ہوتی ہے۔ سونے سے پہلے ایک بیچ کی ایسی منزل آتی ہے جہاں تمام اعصاب کو ایک سکون مل جاتا ہے اور وہی گہرا سکون ہے۔ اگر وہ سکون اسی طرح جاری رہے تو پھر نیند میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان اگر چل رہا ہے تو گرے گا نہیں۔ گرنے سے پہلے اسے جھٹکا لگ جاتا ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ میں کس کیفیت میں تھا لیکن اگر نیند آ جائے تو پھر اپنے اعصاب پر، اپنے اعضاء پر کوئی اختیار نہیں رہتا۔ بہر حال ہو سکتا ہے کہ بِشْرِ بن بَرَاء کو اس حالت میں اس طرح کی گہری نیند بھی آ گئی ہو لیکن باوجود جنگ کی حالت کے وہ تھی سکون کی کیفیت اور انسان گر جاتا ہے اور اگر اس کو صحیح بھی مانا جائے تو اسی وجہ سے اسکے ہاتھ ذرا ڈھیلے ہوئے تو تلوار گر گئی۔ بہر حال یہ حالت ایسی ہوتی ہے جس میں فوری احساس بھی ہو جاتا ہے کہ میں گہری نیند میں جا رہا ہوں اور پھر انسان جھٹکے سے جاگ جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں ایک ایسی سکون کی حالت عطا کی جو نیند سے مشابہ تھی مگر نیند کی طرح اتنی گہری نہیں تھی کہ تمہیں اپنے اوپر، اپنے اعضاء پر کوئی اختیار نہیں رہے۔ وہ سکینت تو بخش رہی تھی مگر تمہیں بیکار نہیں کر رہی تھی۔

اسی طرح حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں اور یہ بخاری کی حدیث میں ہے کہ اُحد کے دن عین جنگ میں ہم کو اونگھ نے آ دبایا اور یہ وہ اونگھ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں کہ تلوار میرے ہاتھ سے گرنے کو ہوتی تھی۔ میں تھام لیتا تھا۔ پس یہ حدیث بتا رہی ہے کہ ایسی نیند کی کیفیت نہیں تھی کہ ہاتھوں سے چیزیں نیچے جا پڑیں یا چلتے چلتے ہم گر جائیں۔ تسکین تھی، سکینت تھی مگر پھر بھی ایک حد تک ہمیں اپنے اعضاء پر اختیار حاصل تھا۔ پھر گرنے کو ہوتی تھی تو پھر تھام لیتے تھے۔ یعنی یہ اونگھ کا ایک حصہ کوئی اچانک یونہی نہیں آیا بلکہ یہ ایک کیفیت تھی جو اُن لوگوں پر کچھ عرصہ چلتی رہی۔

ترمذی ابواب التفسیر میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن مَیں سر اٹھا کر دیکھنے لگا تو ہر آدمی اونگھتے اونگھتے اپنی ڈھال کے نیچے جھک رہا تھا۔ جاگنے کی وجہ سے یا تھکاوٹ کی وجہ سے ان صحابہؓ کی بہت بُری حالت ہو گئی تھی اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سکون کی کیفیت مل رہی تھی۔ کہتے ہیں کہ یعنی ایسا ہی نظارہ ہوا کہ جو عام تھا۔ کوئی اتفاقاً ایک تھکے ہوئے مجاہد کے اوپر اطلاق پانے والی کیفیت نہیں تھی بلکہ تمام مجاہدین جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں دشمن کے خلاف برسرِ پیکار تھے ان سب پر اچانک گویا آسمان سے ایک چیز اتری ہے اور اس حالت نے ان کو ڈھانپ لیا۔ اس وقت ان کو اس چیز کی، سکون کی، اپنے اعصاب کو ریفریش کرنے کی، ان کو تازہ دم کرنے کی شدید ضرورت تھی اور یہ سونے کا وقت نہیں تھا اور جب ایسی حالت ہو، جب ایسی تھکاوٹ کی حالت ہو تو ایسی حالت انسانوں پر طاری ہو جاتی ہے۔ بہر حال ساری قوم بیک وقت ایک ایسی نیند کی حالت میں چلی جائے جبکہ لڑائی ہو رہی ہو اور دشمن سے سخت خطرہ بھی درپیش ہو یہ اعجاز ہے۔ ایک معجزہ ہے۔ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ بعض لوگوں کے ساتھ ہو جاتا ہے لیکن یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ ایک معجزہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص سکون کی کیفیت ان کو اس وقت عطا کی گئی تھی۔ (ماخوذ از درس القرآن بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 6رمضان المبارک، 17رفروری 1994ء)

علامہ عبدالرزاق نے زُہری سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخِ انور پر اُحُد کے دن تلوار سے ستر وار کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ان تمام کے شر سے بچایا۔ ابن حَجَر عَسْقَلَانی بیان کرتے ہیں کہ یہ بھی احتمال ہے کہ زُہری نے ستر سے حقیقتاً ستر ہی مراد لیے ہوں یا اس کثرت میں مبالغہ مراد ہو سکتا ہے۔ (سبل الہدی والرشاد، جلد 4، صفحہ 198، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’لڑائی میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا تھا کیونکہ آپؐ بڑے خطرناک مقام میں ہوتے تھے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے۔ اُحد میں دیکھو کہ تلواروں پر تلواریں پڑتی ہیں۔ ایسی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے کہ صحابہؓ برداشت نہیں کر سکتے مگر یہ مردِ میدان سینہ سپر ہو کر لڑ رہا ہے۔ اس میں صحابہؓ کا قصور نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا۔ بلکہ اس میں بھید یہ تھا کہ تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کا نمونہ دکھایا جاوے۔‘‘

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ایک موقع پر تلوار پر تلوار پڑتی تھی اور آپؐ نبوت کا دعویٰ کرتے تھے کہ محمد رسول اللہ مَیں ہوں۔ کہتے ہیں حضرتؐ‘‘، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ’’کی پیشانی پر ستر زخم لگے مگر زخم خفیف تھے۔ یہ خلقِ

ارشاد باری تعالیٰ

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ شَآقُّوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ ۚ وَ مَنۡ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ

ترجمہ: یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی سخت مخالفت کی اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے (سورۃ انفال: 14)

طالبِ دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

عظیم تھا۔‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 115، ایڈیشن 2022ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گڑھے میں گرنے کے واقعہ کے بارے میں روایت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ ابو عامر فاسق نے میدان احُد میں بہت سے گڑھے جگہ جگہ کھود دیے تھے تا کہ مسلمان بے خبری میں ان میں گرتے رہیں اور نقصان اٹھاتے رہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بے خبری میں ان میں سے ایک گڑھے میں گر پڑے۔ آپؐ پر غشی طاری ہوگئی اور آپؐ کے دونوں گھٹنے زخمی ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے جلدی سے بڑھ کر آپؐ کو ہاتھوں میں لیا اور حضرت طَلحہ بن عُبید اللہؓ نے آپؐ کو اوپر اٹھا کر باہر نکالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرنے کا سبب بدبخت ابن قمئہ بنا تھا کیونکہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر کے تلوار کا وار کیا تھا۔ تلوار آپؐ کی گردن پر پڑی۔ اگرچہ تلوار نے آپؐ پر کوئی اثر نہیں کیا مگر اسکی چوٹ سے آپؐ کی گردن مبارک میں اتنا سخت جھٹکا آیا کہ اسکے بعد ایک مہینے یا اس سے زائد تک آپؐ کی گردن میں تکلیف رہی۔ ساتھ ہی اس نے آپؐ پر پتھر چلانے شروع کیے جن میں سے ایک پتھر آپؐ کے پہلو میں لگا۔ ادھر عُتبہ بن ابی وقاص نے جو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا بھائی تھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک پتھر کھینچ مارا جو آپؐ کے منہ پر لگا اور آپؐ کا نچلا رباعی دانت یعنی سامنے والے دو دانتوں اور نوکیلے دانت کے درمیان والا دانت ٹوٹ گیا۔ ساتھ ہی اس سے نچلا ہونٹ پھٹ گیا۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ بیان کرتے ہیں کہ دانت کا ایک ٹکڑہ ٹوٹا تھا جڑ سے نہیں اکھڑا تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جو اسی عتبہ کے بھائی تھے انہیں جب علم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے والا ان کا یہ بھائی تھا تو وہ جوش انتقام میں اسکے تعاقب میں لشکر کے اندر گھس گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت جتنی حرص مجھے اسے قتل کرنے کی تھی شاید ہی دنیا میں کسی اَور چیز کی کبھی اتنی ہوئی ہو لیکن عتبہ انہیں چقمہ دے کر نکل گیا۔ وہ واپس پلٹ کر ایک بار پھر اس کی تلاش میں گئے لیکن وہ ہر بار طرح دیتا رہا۔ اور جب تیسری مرتبہ جانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ سے فرمایا اے بندہ خدا! کیا تیرا جان دینے کا ارادہ ہے؟ حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ یوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع فرمانے سے میں رک گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی وقاص کے خلاف یہ دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ لَا یَحُوْلُ عَلَیْہِ الْحَوْلُ حَتّٰی یَمُوْتَ کَافِرًا۔ اے اللہ! اس پر ایک سال نہ گزرے کہ وہ کافر ہونے کی حالت میں مر جائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی یہ دعا اس طرح قبول فرمائی کہ اسی دن حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت حاطبؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے عتبہ بن ابی وقاص کی شرمناک جسارت دیکھی تو میں نے فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عتبہ کدھر گیا ہے؟ آپؐ نے اس سمت اشارہ کیا جس طرف وہ گیا تھا۔ میں فوراً اسکے تعاقب میں روانہ ہوا یہاں تک کہ ایک جگہ مَیں اس کو پانے میں کامیاب ہوگیا۔ میں نے فوراً ہی اس پر تلوار کا وار کیا جس سے اسکی گردن کٹ کر دُور جا گری۔ میں نے بڑھ کر اس کی تلوار اور گھوڑے پر قبضہ کیا اور اسے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے یہ خبر سن کر دو مرتبہ یہ فرمایا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ۔ یعنی اللہ تم سے راضی ہو گیا۔ اللہ تم سے راضی ہو گیا۔

اس حملے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر جو خَود تھا وہ بھی ٹوٹ گیا نیز دشمن کے مسلسل حملوں میں آپؐ کا چہرۂ مبارک بھی زخمی ہو گیا اور جِلد پھٹ گئی۔ آپؐ کے چہرۂ مبارک پر وار کرنے والا ایک حملہ آور عبداللہ بن شہاب زہری تھا جس نے بعد میں اسلام قبول کر لیا۔ (سیرۃ الحلبیۃ، جلد 2، صفحہ 317، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (فتح الباری، جلد 7، صفحہ 464، حدیث 4070، قدیمی کتب خانہ کراچی)

یہ تفصیل مزید چل رہی ہے۔ ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگی۔

اس وقت میں کچھ مرحومین کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا ذکر مکرم ابو حلمی محمد عکاشہ صاحب آف فلسطین کا ہے۔ شریف عودہ صاحب ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ چند روز قبل غزہ کے علاقے کے ہمارے احمدی بھائی محمد عکاشہ صاحب کو نہایت سنگدلی سے شہید کر دیا گیا ہے۔ ان کی لاش ان کے گھر سے کچھ فاصلے پر ملی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ عمر پچھتر سال تھی۔ اپنے اصلی گاؤں سے ہجرت کر کے غزہ کے علاقہ جبالیا میں پناہ گزینوں کے کیمپ میں رہتے تھے۔ ان کے سات بیٹے اور پانچ بیٹیاں اور تینتیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ ان کے پوتے بتاتے ہیں کہ کئی ہفتوں سے ان سے رابطہ منقطع تھا۔ عارضی جنگ بندی کے دوران انہیں ڈھونڈھنے گیا تو انہیں گھر میں نہیں پایا۔ پھر ان کے گھر سے سو میٹر دُور بکھری ہوئی لاشوں میں ان کی لاش ملی۔ انہیں سر میں گولی مار کر شہید کیا گیا تھا۔

غزہ کے ایک احمدی یاسر شاہین صاحب کہتے ہیں کہ مرحوم نے دس سال قبل ڈش لگوائی تو مجھے کہا کہ ایم ٹی اے چینل ڈھونڈنے میں میری مدد کرو۔ اس موقع پر ان کے ذریعہ مجھے احمدیت کا پتا چلا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے جماعت کے بارے میں مجھے مزید تعارف کروایا اور بعض کتب ارسال کیں۔ پھر کچھ عرصہ تک ہمارے درمیان بحث چلتی رہی۔ اس کے بعد میں نے استخارہ کیا اور اپنی اہلیہ کے ساتھ بیعت کی توفیق ملی۔ میری بیعت پر محمد عکاشہ صاحب بہت خوش تھے۔ اس کے بعد ہمارے تعلقات مضبوط ہوتے گئے۔ وہ کئی کئی گھنٹوں تک مجھے مختلف قرآنی آیات کی تفسیر بتاتے۔ تفسیر کبیر سے اقتباسات سناتے اور ناسخ منسوخ جیسے مسائل سمجھاتے۔ ان کا طرز بیان نہایت پسندیدہ تھا۔ ایک عرصہ سے ایک کتاب تالیف کر رہے تھے اور مجھے بلا کر کتاب سناتے اور اسے بہتر کرتے اور مختلف امور زیر بحث لاتے۔ ان کا ارادہ تھا کہ اپنے گھر کو بڑا کر کے اس میں ایک لائبریری بنائیں جس میں جماعتی کتب کی فوٹو کاپیاں بنائیں مگر ان کا خاندان احمدیت کی وجہ سے ان پر ظلم کرتا تھا اس لیے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا۔ انہی کے ذریعہ غزہ جماعت کے ساتھ میرا تعارف ہوا۔ ہم سب ان کی بیٹھک میں ان سے ملاقاتیں کرتے۔ آخری سالوں میں خرابی صحت کے باعث اکثر گھر میں ہی رہتے تھے اور بمشکل حرکت کرتے تھے۔

غزہ کے ایک اَور احمدی ہیں عِوَض صاحب۔ کہتے ہیں مرحوم کا قد اونچا، جسم نحیف اور داڑھی سفید تھی۔ ان کی نیکی اور تقویٰ کا اثر فوراً ہی مخاطب پر ہو جاتا تھا۔ ہمیشہ ذکر الٰہی اور جماعتی کتب پڑھنے میں مصروف رہتے تھے۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ ان کے گھر کے پاس جماعت کی ایک مسجد بنے۔ 2014ء کی جنگ کے بعد انہوں نے اپنے ہاتھ سے ایک مضمون لکھا جس میں لکھا کہ ایک دن آنے والا ہے جب قبروں پر بمباری ہو گی اور ان کے کتبے اور پتھر ادھر ادھر بکھر جائیں گے۔ پھر بعینہٖ اسی طرح ہوا۔ باوجود مشکلات میں گھرے ہوئے ہونے کے ہر ملنے والے سے ہمیشہ مسکرا کر ملتے تھے۔ بہت سخی، ذہین اور دوسروں کی سوچ کو بہت جلد پڑھ لینے والے تھے۔

ایک ڈاکٹر یوسف صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ برادرم ابو حلمی بہت مخلص اور سچے احمدی تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے ہی ان کی سوچ اور معاملات احمدیوں والے تھے۔ اس لیے جماعت کا علم ہوتے ہی آپ نے فوراً بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد مشائخ اور ارد گرد کے لوگوں سے جماعت کے بارے میں گفتگو کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے انہیں اپنے قریبیوں کی طرف سے بھی بہت مخالفت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ آخری عمر میں بیساکھیوں کے سہارے چل کر جمعہ اور اجلاسات میں سب سے پہلے حاضر ہوتے تھے حالانکہ انہیں بہت تکلیف اور راستے میں مخالفین کی وجہ سے خطرات کا سامنا بھی ہوتا تھا۔ چندے بھی دوسروں سے پہلے ادا کرتے حالانکہ تنگدست تھے۔ ان کی تمنا تھی کہ جماعت اور اسکے افکار ساری دنیا میں غالب آ جائیں کیونکہ اسی میں انسانیت کی ساری مشکلات کا حل ہے۔ ان کا ارادہ تھا کہ اپنا گھر اور زمین کا ایک ٹکڑہ جماعت کو دے دیں تاکہ وہاں مسجد اور جماعتی مرکز بنے مگر مخالف رشتہ دار اس میں روک بن گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ ان کے بچے اور عزیز احمدیت اور حقیقی اسلام کو سمجھنے والے ہوں اور پھر امن اور سلامتی دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علاقوں میں امن قائم فرمائے۔ ظالم کے ہاتھ روکے اور ظلم کا خاتمہ فرمائے۔

اسرائیل اب لبنان کی سرحد کے ساتھ بھی حزب اللہ کے خلاف محاذ کھول رہا ہے اور جس سے حالات مزید خراب ہوں گے۔ اسی طرح امریکہ اور برطانیہ نے حوثی یمنی قبائل کے خلاف جو محاذ کھولا ہے یہ سب چیزیں جو ہیں یہ جنگ کو مزید وسیع کر رہی ہیں، پھیلا رہی ہیں اور اب تو بہت سارے لکھنے والوں نے لکھ دیا ہے اور لکھ رہے ہیں کہ عالمی جنگ کے آثار بڑے قریب نظر آ رہے ہیں۔ پس دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اللہ تعالیٰ انسانیت کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔

ایک اَور ذکر ہے امتہ النصیر ظفر صاحبہ جو حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی اہلیہ مرحومہ ہیں۔ گذشتہ دنوں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کے پسماندگان میں ان کے خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ ان کے نانا حضرت چودھری امین اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ حیدر علی ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ میں مربی تھا، فیلڈ میں رہا ہوں تو مختلف اوقات میں تقریباً بارہ سال یہ مجھ سے علیحدہ رہی ہیں لیکن کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا اور ایک دفعہ کسی بات پہ کبھی کچھ ڈسٹرب رہی ہیں۔ جب میں نے پوچھا پہلے کیوں نہیں بتایا تو انہوں نے کہا اس لیے نہیں بتایا کہ آپ کو وہاں اپنے میدان عمل میں کسی قسم کی ڈسٹربنس نہ ہو۔ فرینکفرٹ کے حلقہ بیت السبوح کی صدر بھی رہیں۔ خلافت جوبلی کے سال میں ان کو بطور صدر لجنہ فرینکفرٹ میں خدمت کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز، روزہ کی بہت پابند تھیں۔ تہجد گزار تھیں۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی، بہت صدقہ خیرات کرنے والی اور چندوں کی بروقت ادائیگی کرنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا ذکر نسیم اختر صاحبہ اہلیہ حبیب اللہ کاہلوں صاحب گھٹیالیاں کا ہے۔ گذشتہ دنوں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ وصیت کا تمام حساب وفات تک بالکل مکمل

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر عورت کی اولاد مرد کی جانب منسوب ہوتی ہے سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے کہ ان کا ولی میں ہوں اور یہ میری جانب منسوب ہوتے ہیں

(المستدرك، كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، حدیث 4776)

طالب دُعا : نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں، جس نے ان سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ محبت کرے گا اور جس سے اللہ نے محبت کی تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا

(المستدرك، كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، حدیث 6774)

طالب دُعا : نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

تھا۔ حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ایک بیٹی آپ کی زندگی میں وفات پا گئی تھی۔ اس کے بچوں کو بھی بڑی محبت سے رکھا ہے، تعلیم دلوائی۔ بیٹوں میں سے چار واقفین زندگی ہیں۔ ان کے ایک بیٹے نوید عادل صاحب مربی سلسلہ لائبیریا کے مشنری انچارج ہیں اور میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنی والدہ کے جنازے پہ شامل نہیں ہوئے۔ یہ کہتے ہیں کہ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مولا بخش صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے خلافت ثانیہ کے دَور میں بیعت کی تھی۔ ان کا دینی علم اچھا تھا۔ بعض اوقات ملنے والے آپ سے پوچھا کرتے تھے کہ آپ کی تعلیم کتنی ہے لیکن دنیاوی تعلیم بھی بہت معمولی تھی۔ دینی علم کے شوق کے بارے میں اکثر بتایا کرتی تھیں کہ یہ ان کے والد محترم کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ جو بھی درس وغیرہ مسجد میں سن کر آتے تھے، ہمیں گھر آ کر ضرور بتاتے تھے۔ اگر گھر میں اس طرح ڈسکشن ہو رہی ہو تو والدین کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ جماعت اور خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ بہت نڈر اور دینی غیرت رکھنے والی تھیں۔ جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کسی قسم کی بات برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ نمازوں کی بہت پابند، تہجد گزار، اعتکاف بھی باقاعدہ بیٹھا کرتی تھیں سوائے آخری چند سالوں کے۔ رمضان کے دنوں میں قرآن کریم کے بھی تین چار دَور مکمل کیا کرتی تھیں۔ چلتے پھرتے درود شریف اور ذکر الٰہی کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ اچانک گرنے کی وجہ سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ یہ لکھنے والے ان کے بیٹے عادل صاحب جو مربی ہیں کہتے ہیں کہ اس وقت ان کے چھوٹے بھائی وہاں گئے ہوئے تھے اور عین اس وقت جب ان کی واپسی تھی تو اس دن یہ گری ہیں اور ٹانگ ٹوٹ گئی تو انہوں نے ان کو کہا کہ تم اپنی ڈیوٹی پر جاؤ۔ اور ساتھ والے دوسرے گاؤں سے اپنے داماد کو بلایا۔ اس کے ساتھ ہسپتال گئیں اور اپنے بیٹے کو کہا کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تمہیں دین کی خدمت کیلئے فوری طور پر جانا چاہئے۔

نوید عادل صاحب ہی کہتے ہیں کہ سات سال بعد رخصت پر گیا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو اس وقت انہوں نے نصیحت کی کہ زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی پتا نہیں کسی کا کہ کب وقت آ جائے۔ اس لیے اگر ایسا وقت آتا ہے تو تم نے ڈیوٹی چھوڑ کے نہیں آنا۔ وہیں رہنا ہے جہاں تم ہو۔ اس لیے یہ اپنے سینٹر میں تھے اور یہ والدہ کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے۔

اگلا ذکر مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد ضمیر صاحب بشیر آباد سٹیٹ کا ہے۔ یہ بھی گذشتہ دنوں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد محترم بہاول حق صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1948ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ انتہائی خوبیوں کی مالک تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد کی پابند، بےلوث جماعتی خدمت کرنے والی، نیک پاکباز خاتون تھیں۔ کئی جماعتی عہدوں پر فائز رہیں۔ ان کو خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ لجنہ کی صدر بھی رہیں۔ تقریباً ساری زندگی ہی جماعتی خدمت میں گزاری ہے۔ سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ پردے کا بہت خیال کرتی تھیں۔ بچیوں کو بھی پردے کی تلقین کرتی تھیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ غریبوں اور بیوگان کی ضرورت کا خیال رکھتیں۔ کئی غریب اور یتیم بچیوں کی شادیوں میں ان کی مدد کی۔ کئی بچیوں کو سلائی کڑھائی سکھائی۔ ہر جمعہ کے روز جمعہ کے وقت سے دو گھنٹے قبل مسجد چلی جاتی تھیں اور عورتوں والے حصہ کی صفائی خود کرتیں اور اسکے بعد نوافل ادا کرتیں۔ نہایت ایماندار تھیں۔ کئی خواتین اپنا زیور اور نقدی ان کی ایمانداری کی وجہ سے ان کے پاس امانت کے طور پہ رکھوا دیتی تھیں۔ کبھی انہوں نے کسی سے لڑائی نہیں کی۔ سختی نہیں کی۔ بدتمیزی نہیں کی۔ نہایت اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ جب اپنی وصیت کی ہے تو ساتھ ہی بیٹیوں کی وصیت کروائی۔ اسی طرح گاؤں میں کئی خواتین کو بھی نظام وصیت میں شامل کروایا۔ پسماندگان میں ان کے شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ مکرم عثمان احمد صاحب مربی سلسلہ رقیم پریس سیرالیون اور مکرم سعادت احمد صاحب مربی سلسلہ برکینا فاسو کی ساس تھیں اور ان کی دونوں بیٹیاں جو ہیں مربیان سے بیاہی ہوئی ہیں۔ یہ اپنی ماں کے آخری وقت میں وہاں موجود نہیں تھیں۔ اپنی اپنی خدمت کی جگہ پہ تھیں۔ ان کی بیٹی آصفہ صاحبہ کہتی ہیں کہ میں اپنے شوہر عثمان احمد صاحب کے ساتھ سیرالیون میں خدمت کی توفیق پا رہی ہوں۔ میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے میں والدہ کے جنازے اور تدفین میں شامل نہیں ہو سکی۔ اسی طرح میری چھوٹی بہن مریم بشریٰ بھی برکینا فاسو میں ہے اور وہ بھی شامل نہیں ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ انکی دعائیں انکی اولاد کے حق میں پوری فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد نورالاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

جہاد بالقرآن

معما کھل گیا سارا تمہارا ہائے علماؤ
جہادِ فرض کے نعرے لگانے والے ملّاؤ
چھپے بیٹھے ہو کیوں تم مہد مادر میں وفادارو
مگر یہ یاد رکھو کہ قلم کا یہ زمانہ ہے
امام وقت سے کیوں دور بیٹھے تیرگی میں ہو
خلافت ہی یقینا امن عالم کی ضمانت ہے
حصار عافیت حصن حصیں شیخ المسیح ہے جو
خدائے قادر و فریاد رس فریاد سن مولیٰ
تیرے محبوب کی امت کے دشمن ہیں سبھی ربّا
کرو تبلیغ، قرآں سے نصؔر یہ کام ہے لازم

وجہ آخر ہوئی کیا اس نفاقِ دل کی بتلاؤ
جہادِ لازمی کے واسطے اب دل کو گرماؤ
اگر ہو مرد تو گھر سے نکل میدان میں آؤ
تفنگِ آہنی چھوڑو سنانِ عشق اپناؤ
نکل آیا ہے سورج جلد آؤ نور و نہلاؤ
مسلمانو ادھر آؤ خلافت سے چمٹ جاؤ
لباسِ انبیاء میں وہ غلام احمدؐ ہے سمجھاؤ
فلسطیں کے اسیر و بےکسوں پر رحم فرماؤ
پریشاں حال امت پر کرم کا ابر برساؤ
کہیں ایسا نہ ہو کہ عمر گذرے اور پچتاؤ

نصر الحق نصر نیپالی، معلم سلسلہ وقف جدید ارشاد

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ادارہ میں خدمت کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

اعلان برائے Demonstrator/ٹیچر Ac & Refrigerator دارالصناعت قادیان

شرائط:

(1) اُمیدوار کی تعلیم Air Conditioning & Refrigeration Engineering میں ڈگری/ ڈپلومہ یا اسکے برابر گورنمنٹ کے کسی مستند ادارہ سے ہو اور کورس مکمل کرنے کے بعد 6 ماہ کا تجربہ حاصل کیا ہو (2) اُمیدوار کو اُردو/ ہندی زبان میں متعلقہ ٹریڈ میں طلباء کو پڑھانے اور اچھے انداز میں پریکٹیکل Demonstrate کرنے کی صلاحیت ہو (3) ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع آخری اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا (4) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کا اہل ہوگا جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوگا (5) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (6) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ-143516

موبائل: 09646351280, 09682587713 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا
وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (سورۃ حٰم السجدہ:31)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے،
پھر استقامت اختیار کی، ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو
اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM

B.O AHMED FRUITS

Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

بنواسد کی شرارت اور سریہ ابوسلمہ محرم 4 ہجری

جنگ اُحد میں جو ہزیمت مسلمانوں کو پہنچی اس نے قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف سر اٹھانے پر آگے سے بھی زیادہ دلیر کردیا۔ چنانچہ ابھی جنگ اُحد پر زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا اور صحابہ ابھی اپنے زخموں کے علاج سے بھی پوری طرح فارغ نہ ہوئے تھے کہ محرم 4 ہجری میں اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں یہ اطلاع پہنچی کہ قبیلہ اسد کا رئیس طلیحہ بن خویلد اور اسکا بھائی سلمہ بن خویلد اپنے علاقہ کے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے کیلئے آمادہ کررہے ہیں۔ اس خبر کے ملتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنے ملک کے حالات کے ماتحت اس قسم کی خبروں کے خطرات کو خوب سمجھتے تھے فوراً ڈیڑھ سو صحابیوں کا ایک تیز رو دستہ تیار کر کے اس پر ابوسلمہ بن عبدالاسد کو امیر مقرر فرمایا اور انہیں تاکید کی کہ یلغار کرتے ہوئے پہنچیں اور پیشتر اسکے کہ بنواسد اپنی عداوت کو عملی جامہ پہنا سکیں انہیں منتشر کردیں۔ چنانچہ ابوسلمہ نے تیزی مگر خاموشی کے ساتھ بڑھتے ہوئے وسط عرب کے مقام قطن میں بنواسد کو جالیا، لیکن کوئی لڑائی نہیں ہوئی بلکہ بنواسد کے لوگ مسلمانوں کو دیکھتے ہی ادھر ادھر منتشر ہوگئے اور ابوسلمہ چند دن کی غیر حاضری کے بعد مدینہ میں واپس پہنچ گئے۔ اس سفر کی غیر معمولی مشقت سے ابوسلمہ کا وہ زخم جو انہیں اُحد میں آیا تھا اور اب بظاہر مندمل ہوچکا تھا پھر خراب ہوگیا اور باوجود علاج معالجہ کے بگڑتا ہی گیا اور بالآخر اسی بیماری میں اس مخلص اور پرانے صحابی نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے وفات پائی۔ بنو اسد کا رئیس طلیحہ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے بعد میں مسلمان ہوگیا، لیکن پھر مرتد ہوگیا بلکہ نبوت کا جھوٹا مدعی بن کر فتنہ وفساد کا موجب بنا مگر بالآخر شکست کھا کر عرب سے بھاگ گیا اور پھر کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ تائب ہوا اور آخر کئی اسلامی جنگوں میں حصہ لے کر اسلام پر وفات پا گیا۔

بنولحیان کی شرارت اور سفیان کا قتل محرم 4 ہجری

قریش کی اشتعال انگیزی اور اُحد میں مسلمانوں کی وقتی ہزیمت اب نہایت سرعت کے ساتھ اپنے خطرناک نتائج ظاہر کررہی تھی۔ چنانچہ انہی ایام میں جن میں بنواسد نے مدینہ پر چھاپہ مارنے کی تیاری کی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ قبیلہ بنولحیان کے لوگ اپنے سردار سفیان بن خالد کی انگیخت پر اپنے وطن عرنہ میں جو مکہ سے قریب ایک مقام تھا ایک بہت بڑا لشکر جمع کررہے ہیں اور ان کا ارادہ مدینہ پر حملہ آور ہونے کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہایت موقع شناس اور مختلف قبائل عرب کی حالت اور ان کے رؤساء کی طاقت واثر سے خوب واقف تھے اس خبر کے موصول ہوتے ہی سمجھ لیا کہ یہ ساری شرارت اور فتنہ انگیزی بنولحیان کے رئیس سفیان بن خالد کی ہے اور اگر اسکا وجود درمیان میں نہ رہے تو بنولحیان مدینہ پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہیں کرسکتے اور یہ بھی آپ جانتے تھے کہ سفیان کے بغیر اس قبیلہ میں فی الحال کوئی ایسا صاحب اثر شخص نہیں ہے جو اس قسم کی تحریک کا لیڈر بن سکے۔ لہٰذا یہ خیال کرتے ہوئے کہ اگر بنولحیان کے خلاف کوئی فوجی دستہ روانہ کیا گیا تو غریب مسلمانوں کے واسطے موجب تکلیف ہونے کے علاوہ ممکن ہے کہ یہ طریق ملک میں زیادہ کشت وخون کا دروازہ کھول دے، آپؐ نے یہ تجویز فرمائی کہ کوئی ایک شخص چلا جائے اور موقع پاکر اس فتنہ کے بانی مبانی اور اس شرارت کی جڑ سفیان بن خالد کو قتل کردے۔ چنانچہ آپؐ نے اس غرض سے عبداللہ بن انیس انصاری کو روانہ فرمایا اور چونکہ عبداللہ نے کبھی سفیان کو دیکھا نہیں تھا اس لئے آپؐ نے خود ان کو سفیان کا سارا حلیہ وغیرہ سمجھا دیا اور آخر میں فرمایا کہ ہوشیار رہنا، سفیان ایک مجسم شیطان ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن انیس نہایت ہوشیاری کے ساتھ بنولحیان کے کیمپ میں پہنچے (جو واقعی مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری میں بڑی سرگرمی سے مصروف تھے) اور رات کے وقت موقع پاکر سفیان کا خاتمہ کردیا۔ بنولحیان کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے عبداللہ کا تعاقب کیا مگر وہ چھپتے چھپاتے ہوئے بچ کر نکل آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب عبداللہ بن انیس آئے تو آپؐ نے انکی شکل دیکھتے ہی پہچان لیا کہ وہ کامیاب ہوکر آئے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں دیکھتے ہی فرمایا اَفْلَحَ الْوَجْهُ یہ چہرہ تو بامراد نظر آتا ہے۔ عبداللہ نے عرض کیا اور کیا خوب عرض کیا ''اَفْلَحَ وَجْهُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ'' یارسول اللہ سب کامیابی آپؐ کی ہے۔'' اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کا عصا عبداللہ کو بطور انعام کے عطا فرمایا اور فرمایا ''یہ عصا تمہیں جنت میں ٹیک لگانے کا کام دے گا۔'' عبداللہ نے یہ مبارک عصا نہایت محبت واخلاص کے ساتھ اپنے پاس رکھا اور مرتے ہوئے وصیت کی کہ اسے ان کے ساتھ دفن کردیا وے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشی سے جسکا اظہار آپؐ نے عبداللہ کی بامراد واپسی پر فرمایا اور اس انعام سے جو انہیں غیر معمولی طور پر عطا فرمایا پتہ لگتا ہے کہ آپؐ سفیان بن خالد کی فتنہ انگیزی کو نہایت خطرناک خیال فرماتے تھے اور اسکے قتل کو امن عامہ کیلئے ایک موجب رحمت سمجھتے تھے۔

کفار کی غدّاری اور واقعہ رجیع صفر 4 ہجری

یہ دن مسلمانوں کیلئے سخت خطرہ کے دن تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف سے متوحش خبریں آرہی تھیں، لیکن سب سے زیادہ خطرہ آپ کو قریش مکہ کی طرف سے تھا جو جنگ اُحد کی وجہ سے بہت دلیر اور شوخ ہورہے تھے اس خطرہ کو محسوس کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ صفر 4 ہجری میں اپنے دس صحابیوں کی ایک پارٹی تیار کی اور ان پر عاصم بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ وہ خفیہ خفیہ مکہ کے قریب جاکر قریش کے حالات دریافت کریں اور ان کی کارروائیوں اور ارادوں سے آپؐ کو اطلاع دیں لیکن ابھی یہ پارٹی روانہ نہیں ہوئی تھی کہ قبائل عضل اور قارۃ کے چند لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے قبائل میں بہت سے آدمی اسلام کی طرف مائل ہیں آپؐ چند آدمی ہمارے ساتھ روانہ فرمائیں جو ہمیں مسلمان بنائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی یہ خواہش معلوم کر کے خوش ہوئے اور وہی پارٹی جو خبر رسانی کیلئے تیار کی گئی تھی ان کے ساتھ روانہ فرمادی لیکن دراصل جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا یہ لوگ جھوٹے تھے اور بنولحیان کی انگیخت پر مدینہ میں آئے تھے جنہوں نے اپنے رئیس سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ لینے کیلئے یہ چال چلی تھی کہ اس بہانہ سے مسلمان مدینہ سے نکلیں تو ان پر حملہ کردیا جاوے اور بنو لحیان نے اس خدمت کے معاوضہ میں عضل اور قارہ کے لوگوں کیلئے بہت سے اونٹ انعام کے طور پر مقرر کئے تھے۔ جب عضل اور قارۃ کے یہ غدار لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو انہوں نے بنولحیان کو خفیہ خفیہ اطلاع بھجوادی کہ مسلمان ہمارے ساتھ آرہے ہیں تم آجاؤ۔ جس پر قبیلہ بنولحیان کے دوسو نوجوان جن میں سے ایک سو تیر انداز تھے مسلمانوں کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے اور مقام رجیع میں ان کو آدبایا۔ دس آدمی دوسو سپاہیوں کا کیا مقابلہ کرسکتے تھے، لیکن مسلمانوں کو ہتھیار ڈالنے کی تعلیم نہیں دی گئی تھی۔ فوراً یہ صحابی ایک قریب کے ٹیلہ پر چڑھ کر مقابلہ کے واسطے تیار ہوگئے۔ کفار نے جن کے نزدیک دھوکا دینا کوئی معیوب فعل نہیں تھا ان کو آواز دی کہ تم پہاڑی پر سے نیچے اتر آؤ ہم تم سے پختہ عہد کرتے ہیں کہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔ عاصم نے جواب دیا کہ ''ہمیں تمہارے عہد و پیمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے ہم تمہاری اس ذمہ داری پر نہیں اتر سکتے۔'' اور پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا۔ ''اے خدا! تو ہماری حالت کو دیکھ رہا ہے۔ اپنے رسول کو ہماری اس حالت سے اطلاع پہنچا دے۔'' غرض عاصم اور اسکے ساتھیوں نے مقابلہ کیا بالآخر لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔

جب سات صحابہ مارے گئے اور صرف خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور ایک اور صحابی باقی رہ گئے تو کفار نے جن کی اصل خواہش ان لوگوں کو زندہ پکڑنے کی تھی پھر آواز دے کر کہا کہ اب بھی نیچے اتر آؤ۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔ اب کی دفعہ یہ سادہ لوح مسلمان ان کے پھندے میں آکر نیچے آتر آئے، مگر نیچے اترتے ہی کفار نے ان کو اپنی تیر کمانوں کی تندیوں سے جکڑ کر باندھ لیا۔ اور اس پر خبیب اور زید کے ساتھی سے جن کا نام تاریخ میں عبداللہ بن طارق مذکور ہوا ہے صبر نہ ہوسکا اور انہوں نے پکار کر کہا۔ ''یہ تمہاری پہلی بدعہدی ہے۔'' اور نہ معلوم تم آگے چل کر کیا کرو گے اور عبداللہ نے ان کے ساتھ چلنے سے انکار کردیا۔ جس پر کفار تھوڑی دور تک تو عبداللہ کو گھسیٹتے ہوئے اور زدوکوب کرتے ہوئے لے گئے اور پھر انہیں قتل کر کے وہیں پھینک دیا اور چونکہ اب ان کا انتقام پورا ہوچکا تھا۔ وہ قریش کو خوش کرنے کیلئے نیز روپے کی لالچ سے خبیب اور زید کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوگئے اور وہاں پہنچ کر انہیں قریش کے ہاتھ فروخت کردیا۔ چنانچہ خبیب کو تو حارث بن عامر بن نوفل کے لڑکوں نے خرید لیا کیونکہ خبیب نے بدر کی جنگ میں حارث کو قتل کیا تھا اور زید کو صفوان بن امیہ نے خرید لیا۔

ابھی یہ دونوں صحابی قریش کے پاس غلامی کی حالت میں قید تھے کہ ایک دن خبیب نے حارث کی ایک لڑکی سے اپنی ضرورت کیلئے ایک استرا مانگا اور اس نے دے دیا۔ جب یہ استرا خبیب کے ہاتھ میں تھا تو بنت حارث کا ایک خوردسالہ بچہ کھیلتا ہوا خبیب کے پاس آگیا اور خبیب نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا۔ ماں نے جب دیکھا کہ خبیب کے ہاتھ میں استرا ہے اور ران پر اسکا بچہ بیٹھا ہے تو وہ کانپ اٹھی اور اسکے چہرہ کا رنگ فق ہوگیا۔ خبیب نے اسے دیکھا تو اسکے خوف کو سمجھتے ہوئے کہا ''کیا تم یہ خیال کرتی ہو کہ میں اس بچے کو قتل کردوں گا؟ یہ خیال نہ کرو۔ میں انشاء اللہ ایسا نہیں کروں گا۔'' ماں کا کملایا ہوا چہرہ خبیب کے ان الفاظ سے شگفتہ ہوگیا۔ یہ عورت خبیب کے اعلیٰ اخلاق سے اس قدر متاثر تھی کہ وہ بعد میں ہمیشہ کہا کرتی کہ ''میں نے خبیب کا سا اچھا قیدی کوئی نہیں دیکھا۔'' وہ یہ بھی کہا کرتی تھی کہ ''میں نے ایک دفعہ خبیب کے ہاتھ میں ایک انگور کا خوشہ دیکھا تھا جس سے وہ انگور کے دانے توڑ توڑ کر کھاتا تھا۔ حالانکہ ان دنوں میں مکہ میں انگوروں کا نام ونشان نہیں تھا اور خبیب آہنی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ وہ کہتی تھی کہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ خدائی رزق تھا جو خبیب کے پاس آتا تھا۔

مگر رؤسائے قریش کی قلبی عداوت کے سامنے رحم وانصاف کا جذبہ خارج از سوال تھا۔ چنانچہ ابھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ بنو الحارث کے لوگ اور دوسرے رؤساء قریش خبیب کو قتل کرنے اور اسکے قتل پر جشن منانے کیلئے اسے ایک کھلے میدان میں لے گئے۔ خبیب نے شہادت کی بو پائی تو قریش سے الحاح کے ساتھ کہا کہ مرنے سے پہلے مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ قریش نے جو غالباً اسلامی نماز کے منظر کو بھی اس تماشہ کا حصہ بنانا چاہتے تھے اجازت دے دی اور خبیب نے بڑی توجہ اور حضور قلب کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی اور پھر نماز سے فارغ ہوکر قریش سے کہا کہ ''میرا دل چاہتا تھا کہ میں اپنی نماز کو اور لمبا کروں، لیکن پھر مجھے یہ خیال آیا کہ کہیں تم لوگ یہ نہ سمجھو کہ میں موت کو پیچھے ڈالنے کیلئے نماز کو لمبا کررہا ہوں۔'' اور پھر خبیب یہ اشعار پڑھتے ہوئے آگے جھک گئے۔

وَمَا اَنْ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذَالِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِ لٰهِ وَاِنْ يَّشَاءْ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شَلْوٍ مُّمَزَّعِ

یعنی ''جبکہ میں اسلام کی راہ میں اور مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جارہا ہوں تو مجھے یہ پروا نہیں ہے کہ میں کس پہلو پر قتل ہوکر گروں۔ یہ سب کچھ خدا کیلئے ہے اور اگر میرا خدا چاہے گا تو میرے جسم کے پارہ پارہ ٹکڑوں پر برکات نازل فرمائے گا۔'' غالباً ابھی خبیب کی زبان پر ان اشعار کے آخری الفاظ گونج ہی رہے تھے کہ عقبہ بن حارث نے آگے بڑھ کر وار کیا اور یہ عاشق رسولؐ خاک پر تھا۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ قریش نے خبیب کو ایک درخت کی شاخ سے لٹکا دیا تھا اور پھر نیزوں کی چوکیں دے دے کر قتل کیا۔ اس مجمع میں ایک شخص سعید بن عامر بھی شریک تھا۔ یہ شخص بعد میں مسلمان ہوگیا اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت تک اسکا یہ حال تھا کہ جب کبھی اسے خبیب کا واقعہ یاد آتا تھا تو اس پر غشی کی حالت طاری ہوجاتی تھی۔

دوسری طرف صفوان بن امیہ اپنے قیدی زید بن دثنہ کو ساتھ لے کر حرم سے باہر گیا۔ رؤساء قریش کا ایک مجمع ساتھ تھا۔ باہر پہنچ کر صفوان نے اپنے غلام نسطاس کو حکم دیا کہ زید کو قتل کردو۔ نسطاس نے آگے بڑھ کر تلوار اٹھائی۔ اس وقت ابوسفیان بن حرب رئیس مکہ نے جو تماشائیوں میں موجود تھا آگے بڑھ کر زید سے کہا۔ ''سچ کہو کیا تمہارا دل یہ نہیں چاہتا کہ اس وقت تمہاری جگہ ہمارے ہاتھوں میں محمد ہوتا جسے ہم قتل کرتے اور تم بچ جاتے اور اپنے اہل وعیال میں خوشی کے دن گزارتے؟'' زید کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور وہ غصہ میں بولے۔ ''ابوسفیان تم یہ کیا کہتے

باقی صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1299) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مسجد مبارک میں حضور علیہ السلام کے حضور ذکر ہوا کہ مسجد اقصیٰ کے اردگرد زمین پڑی ہوئی ہے اور لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’مسجد اپنی زمین لے لی گی۔‘‘

(1300) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میاں جان محمد صاحب (جو میرے ماموں تھے اور مخلص تھے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے جب اپنے 313، صحابہ کی فہرست تیار فرمائی اس وقت میاں جان محمد صاحب فوت ہو چکے تھے۔ حضور علیہ السلام نے ان کا نام فہرست مذکور میں درج فرما کر ان کے اخلاص کا اظہار فرما دیا) نے ذکر کیا کہ جہاں مسجد اقصیٰ بنائی گئی ہے، سکھ حکومت میں یہ جیل خانہ تھا اور ایک کاردار حکومت کرتا تھا۔ جب انگریزی حکومت قائم ہوئی تو اس وقت یہ زمین نیلام کی گئی۔ ہندوؤں کا ارادہ تھا کہ یہ زمین خرید کر اس پر گوردوارہ بنایا جائے لیکن حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کو یہ خیال تھا کہ یہاں مسجد بنائی جائے۔ چونکہ دو قوموں میں مقابلہ ہونا تھا، معلوم نہیں کہ بولی کہاں تک بڑھ جائے، اس لئے ان کی خدمت میں عرض کی گئی کہ کہاں تک بولی دی جائے تو حضرت مرزا صاحب موصوف نے فرمایا کہ ’’بس میری طرف سے یہ جواب ہے کہ آخری بولی میرے نام پر ختم ہو۔ خواہ کہاں تک بولی جائے‘‘ ہندو سات سو روپیہ بولی دے کر ٹھہر گئے۔ آخری بولی حضرت موصوف مرحوم کے نام پر ختم ہوگئی۔

نوٹ: خدا جانے حضرت موصوف مرحوم نے کس جوش و غیرت ملّی سے اس زمین کو خرید کر مسجد کی بنیاد رکھی تھی کیونکہ قبولیت مسجد شہادت دیتی ہے کہ کس پاک نیت سے یہ کام کیا گیا ہے کہ خدا کا پاک نبی مسیح موعودؑ اس میں نماز پڑھتا رہا۔ اب آپؑ کی جماعت مستفید ہو رہی ہے وغیرہ۔ یا اللہ بانی مسجد پر ہزاروں ہزار رحمتیں اور فضل نازل فرما۔ آمین۔

(1301) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ راجو زوجہ فقیر محمد قادر آباد نے بذریعہ تحریر بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان مجھ سے بیان کیا کہ میری ساس جس کو حضرت صاحبؑ ’’ھَسّو‘‘ کہا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ مجھے حضور علیہ السلام کے سلام کیلئے لے گئی۔ حضورؑ نے پوچھا کہ ھَسّو! یہ تیری درانی ہے یا بہو ہے؟ حضورؑ نے بالآخر مبارک باد دی اور دعا دی اور فرمایا ’’یہ رشتہ کہاں سے لیا ہے؟‘‘...... حضور علیہ السلام ہمارے برتنوں میں ہمارے ہاتھوں سے لے کر کھا لیا کرتے تھے۔ حضورؑ کا لباس بہت سادہ ہوتا تھا اور بال سرخ چمکیلے تھے۔ سر پر پگڑی باندھتے۔ کُرتے کے اوپر چوغہ پہنتے یا کوٹ اور شرعی پائجامہ پہنتے۔ جوتا سادہ ہوتا۔ ہاتھ میں سوٹی رکھتے۔

(1302) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مائی بھاگو اور مائی بھانو صاحبہ قادر آباد نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مائی بھاگو اور بھانو ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پنکھا ہلا رہی تھیں کہ مائی بھانو نے دریافت کیا کہ حضورؑ نماز پڑھنے کا ثواب ہوگا؟ تو حضورؑ نے فرمایا کہ ’’نہ ثواب ہوگا نہ عذاب ہوگا۔ پانچ وقت کی نماز نہیں چھوڑنی چاہئے۔‘‘ میں نے کبھی نماز قضا نہیں کی۔ ایک دفعہ ایک مباحثہ میں جمع کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا کہ ’’مکان تیار کرو۔ آپ کی سیدوں میں شادی ہوگی۔‘‘ اس پر لوگوں نے بہت ٹھٹھا اڑایا مگر ہمارے سامنے ایسا ہی واقعہ ہوا۔ پھر حضرتؑ کو الہام ہوا کہ ’’آپ کے گھر ایک لڑکا ہوگا جو اسلام میں بہت ہوشیار ہوگا‘‘ پھر ہمارے گاؤں کی مسجد میں گئے اور دریافت فرمایا کہ ’’کون کون نماز پڑھتا ہے؟ اور کون کون نہیں پڑھتا؟‘‘ لوگوں نے کہا کہ بہت کم لوگ پڑھتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے جیب سے ایک کاپی نکالی اور فرمایا کہ ’’ان کے نام لکھاؤ۔ اس پر حضرت ام المومنین سلمہا اللہ نے فرمایا کہ ’’آپ نام کیوں لکھتے ہیں؟ تو حضور علیہ السلام نے کاپی جیب میں ڈال لی اور نام نہ لکھے۔ اب خدا کے فضل سے سب (نماز) پڑھتے ہیں۔

(1303) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اہلیہ صاحبہ منشی نبی بخش صاحب نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحبؑ ہمیشہ جماعت کے ساتھ باہر کھانا کھایا کرتے تھے اور آپؑ وہی کھانا کھایا کرتے تھے جو سب کیلئے پکتا تھا۔ بچوں سے بہت محبت و اخلاق سے پیش آیا کرتے تھے۔ عورتوں کو ہمیشہ نماز کی ادائیگی کے متعلق تاکید بہت کرتے تھے۔

(1304) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری والدہ صاحبہ بھی قادیان میں ہی رہا کرتی تھیں۔ جب میں قادیان آتی تو حضورؑ مجھ کو کہتے تھے کہ ’’تم ہمارے مہمان ہو۔ ہمارے مکان پر رہو۔‘‘ میں تو شرم کے مارے چپ رہتی اور ڈاکٹر صاحب سے کہلاتی۔ حضورؑ دس روز کی رخصت ہے، یہ اپنی ماں کے پاس رہنا چاہتی ہیں۔ حضور فرماتے ’’کوئی حرج نہیں ان کی والدہ بھی یہیں رہیں گی۔‘‘ فوراً آدمی میری اماں کی طرف بھیج دیتے کہ جب تک ڈاکٹر صاحب یہاں رہیں آپ بھی یہاں رہیں۔ چنانچہ کئی بار ایسا ہوا کہ میری والدہ صاحبہ اور میری بھاوجہ فاطمہ جو ڈاکٹر فیض علی صاحب کی بیوی ہیں یہاں رہتیں۔ میرے بھائی باہر نوکری پر ہوتے تو میری والدہ کہتیں۔ بہو گھر میں اکیلی ہے میں نہیں آسکتی لیکن حضرت صاحب فرماتے ’’نہیں ڈاکٹر صاحب ہمارے مہمان ہیں ان کو بھی کہو کہ یہاں پر آجائیں۔‘‘ کھانا لنگر خانہ سے آتا۔ حضورؑ کی سخت تاکید ہوتی تھی کہ ڈاکٹر صاحب کیلئے کھانا عمدہ ہو۔ کریم بخش باورچی کھانا پکایا کرتا تھا جو کہ روز آکر پوچھا کرتا۔ لنگر والے روزانہ آکر پوچھتے آپ کیلئے کیا پکایا جائے؟ پھر آپ علیہ السلام خود پوچھتے ’’کھانا خراب تو نہیں تھا۔ کوئی تکلیف تو نہیں ہے‘‘؟ کہنا نہیں حضورؑ کوئی تکلیف نہیں۔ پھر بھی حضورؑ کی تسلی نہ ہوتی۔ گھر سے کبھی کبھی کوئی چیز ضرور بھیج دیتے۔ تین ماہ کی رخصت لے کر ڈاکٹر صاحب آئے حضورؑ کبھی بھی مہمان نوازی سے نہ گھبراتے تھے اور اپنی ملازمہ سے کہتے تھے۔ ’’دیکھو ڈاکٹر صاحب تنور کی روٹی کھانے کے عادی نہیں ان کو پھلکے پکا کر بھیجا کرو۔‘‘ روز کھانے کے وقت حضورؑ آواز دے کر پوچھتے۔ ’’صفیہ کی اماں! ڈاکٹر صاحب کیلئے پھلکے بھیج دیئے؟‘‘ تو وہ کہتی۔ بھیجتی ہوں۔ تو فرماتے ’’جلدی کرو، وہ کھانا کھا چکے ہونگے۔‘‘ حضور علیہ السلام مہمانوں کا یوں خیال رکھتے جیسے ماں بچے کا خیال رکھتی ہے۔

(1305) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ رحیمن اہلیہ قدرت اللہ صاحب ریاست پٹیالہ نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری والدہ کے ہاں چار لڑکے اور پانچ لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں۔ جن میں سے صرف میں زندہ رہی اور باقی تمام فوت ہو گئے لیکن 15 سال کی عمر میں مجھے دق کا مرض شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ ڈاکٹروں اور حکیموں نے جواب دے دیا۔ اس مایوسی کی حالت میں میرے والد مجھے قادیان شریف لائے اور مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا اور دعا کیلئے عرض کی۔ حضورؑ نے ایک خط لکھ کر میرے والد کو دیا اور فرمایا کہ ’’میں دعا کرتا ہوں اور تم یہ خط مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ) کو دو۔ وہ اس لڑکی کا علاج کریں گے۔‘‘ چنانچہ اسکے بعد مجھے صحت ہوگئی۔ میری شادی ہوئی اور حضورؑ کے فرمانے کے بموجب بچے پیدا ہوئے۔

(1306) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اہلیہ صاحبہ مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں اس زمانہ میں قادیان آئی جب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی آمین ہوئی تھی۔ میں حضرت کے مکان کے نچلے حصہ میں رہتی تھی۔ آپؑ کے کمرے کے درمیان میز رکھی ہوئی تھی۔ آپؑ ٹہلتے جاتے اور لکھتے جاتے۔ دوات میز پر رکھی ہوتی۔ جب میز کے پاس سے گزرتے تو قلم کو سیاہی لگا لیتے۔ دو عورتیں میرے ساتھ تھیں۔ نیز ہمارے ساتھ ایک مرد بھی تھا۔ اُس نے ہمارے متعلق حضرت صاحب کی خدمت میں ایک خط لکھ کر ہمارے ہاتھ بھیجا کہ یہ مستورات جو آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہیں ان میں سے ایک اہلیہ مولوی جلال الدین صاحب ضلع گجرات کی ہیں اور دوسری اہلیہ محمد الدین صاحب۔ دونوں عورتوں کا نام تو حضورؑ نے پڑھ لیا جب تیسری کی باری آئی تو حضورؑ کمرے سے باہر نکل آئے اور دروازے کی چوکھٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور فرمایا۔ ’’وہ مولوی فضل الدین صاحب کی بیوی ہیں۔‘‘ تین بار حضورؑ نے یہی الفاظ دہرائے۔ انگنائی میں حضرت اُم المومنین صاحبہ تشریف رکھتی تھیں۔ بیوی صاحبہ ہنس پڑیں۔ فرمایا ’’لوگوں کو کیا پتہ بیوی صاحبہ کہاں ہیں؟‘‘ جب اذان ہوئی تو آپؑ نے فرمایا ’’لڑکیو! اذان ہوگئی ہے نماز پڑھو۔‘‘ چونکہ بیوی صاحبہ نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ ’’بیوی صاحبہ نے نماز نہیں پڑھنی کچھ دن عورتوں کیلئے ہوتے ہیں کہ جن میں وہ نماز نہیں پڑھتیں۔‘‘

(1307) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ’’ایام مقدمات مولوی کرم الدین میں ایک روز نصف شب گورداسپور پہنچے چونکہ حضور علیہ السلام بڑے محتاط تھے۔ فرمایا کہ ’’شاید عدالت ضمانت طلب کرے۔ میاں فضل الٰہی نمبردار فیض اللہ چک کو بلایا جائے‘‘ چنانچہ اُسی وقت میں اور میرا بھائی میاں امام الدین صاحب لالٹین ہاتھ میں لے کر فیض اللہ چک کو چل پڑے اور قبل از نماز صبح پہنچ گئے اور میاں فضل الٰہی صاحب کو ساتھ لے کر قبل از کچہری گورداسپور پہنچ گئے لیکن اس روز عدالت نے ضمانت طلب نہ کی۔

(1308) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جن ایام میں عبداللہ آتھم عیسائی کے ساتھ مباحثہ شروع ہو گیا تھا موسم گرما تھا۔ پانی کی ضرورت پڑتی تھی لیکن پانی اپنے ساتھ لے جایا جاتا تھا۔ عیسائیوں کے چاہ (کنوئیں) کا پانی نہیں لیا جاتا تھا کیونکہ عیسائی قوم حضرت رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والی ہے۔ لہٰذا ان کے چاہ کا پانی پینا حضور پسند نہ فرماتے تھے۔

(1309) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے سودی قرضہ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا کہ ’’یہ جائز نہیں ہے۔‘‘ میں نے عرض کی کہ بعض اوقات مجبوری ہوتی ہے مثلاً ایک کاشتکار ہے۔ اسکے پاس کچھ نہیں ہے۔ سرکاری معاملہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ سپاہی سر پر کھڑا ہے۔ بجز سودخور، کوئی قرض نہیں دیتا۔ ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ فرمایا ’’مجبوری تو ہوتی ہے لیکن استغفار ہی کرے اور سودی قرضہ نہ لیوے۔‘‘

(1310) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فقیر محمد بڑھئی نے بذریعہ تحریر بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بیان کیا کہ ’’میرا باپ مجھے سنایا کرتا تھا کہ ایک دفعہ مرزا صاحب ایک کوٹھے پر سے گر پڑے ہم آپ کی خبر گیری کو گئے۔ آپ کو جب کچھ ہوش آئی تو فرمایا کہ ’’دیکھو کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے؟‘‘

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

بقیہ خطبہ عید الفطر از صفحہ نمبر 2

مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

پس جو آپس کے حقوق ہیں، خاندان کے حقوق ہیں، رشتوں کے حقوق ہیں، معاشرے کے حقوق ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ تفصیل فرما دی ہے۔ ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شرک سے بچنے اور عبادت کا حق ادا کرنے کے بعد جو سب سے اوّل حق تم نے ادا کرنا ہے وہ والدین کا ہے۔

اور پھر درجہ بدرجہ باقی تعلقات کے حق ہیں۔ والدین سے احسان کے سلوک سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ان کی خدمت ان پر احسان ہے۔ احسان کا ایک مطلب بہترین طریق سے حق ادا کرنا بھی ہے اور اس بہترین طریق پر حق ادا کرنے کا دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ان کی ایسی باتیں سن کر جو تمہیں پسند نہ آئیں پھر بھی تم نے انہیں اُف نہیں کہنا۔ فرمایا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ (بنی اسرائیل: 24) یعنی کبھی بھی انہیں اُف نہیں کہنا۔ پس جب یہ کہا کہ تم والدین سے احسان کا سلوک کرو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی طرح بھی ان پر احسان کرنے والے ہو بلکہ ان کے تم پر احسان ہیں جنہوں نے تمہیں پال پوس کر بڑا کیا۔ پس تمہارا فرض ہے کہ ان کی ہر بات برداشت کرو۔ ہاں جب دین کے خلاف کوئی بات کریں یا خدا تعالیٰ کے خلاف کوئی بات کریں پھر ان کی بات نہیں ماننی باقی تمام دنیاوی حقوق ان کے ادا کرنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے ماں باپ کا احسان تو کبھی اتار ہی نہیں سکتے۔ (ماخوذ از صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل العتق الوالد حدیث 3799) اور ماں باپ کے احسانوں کا شکر گزار ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ ان کے حق میں ہمیں یہ دعا کرنے کی بھی تلقین فرماتا ہے کہ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنیۃ اسرائیل: 25) کہ اے میرے ربّ! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ پس جب اس طرح انسان دعا کر رہا ہوگا تو ماں باپ کے احسان بھی اسے یاد آتے رہیں گے۔

یہاں یہ بھی واضح کروں کہ جس طرح مرد کو اپنے ماں باپ سے حسنِ سلوک اور خدمت کا حکم ہے اسی طرح عورت کو بھی ہے۔ بعض مرد شاید اپنی بیویوں کو ان کے اپنے ماں باپ کی خدمت سے روکتے ہیں یا حق ادا کرنے سے منع کرتے ہیں یا عورتوں کو خود خیال آجاتا ہے کہ جب ہماری شادی ہوگئی تو پھر شاید ہمارے لئے اپنے گھر کو سنبھالنا زیادہ ضروری ہے۔ بے شک یہ فرض بھی ان کا ہے کہ اپنے خاوند کے گھر کو سنبھالیں لیکن عورت کو بھی اسی طرح حکم ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور مردوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ انہیں اس خدمت سے روکیں۔ اگر عورت کا یہ فرض ہے کہ اپنے ساس سسر کی خدمت کرے تو اس کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور اس طرح خاوند کا بھی فرض ہے کہ اپنی بیوی کے ماں باپ سے بھی حسن سلوک کرے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے بلکہ تمام رحمی رشتوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ان فرائض کو ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

جو نکاح میں آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں اسکا ذکر ہے۔ پس یہاں عورت مرد جب برابری سے ایک دوسرے کے ماں باپ اور رحمی رشتوں کا حق ادا کریں گے تو پھر امن قائم ہوگا، حقیقی امن قائم ہوگا۔ خوشیاں ملیں گی، آپس میں پیار اور محبت کی فضا پیدا ہوگی۔

پس یہاں میں ان خاوندوں کو بھی واضح کردوں جو اپنی بیویوں کو ماں باپ سے تعلق رکھنے سے روکتے ہیں۔ بہت ساری ایسی شکایتیں آتی ہیں اور ان عورتوں پر بھی جو اپنے خاوندوں کو اپنے ماں باپ کی خدمت سے روکتی ہیں۔ دونوں کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔

پھر حقوق العباد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے شفقت اور احسان کا سلوک کرو۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک کی اہمیت اور اس حسن سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کس طرح ہوتا ہے۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے۔ اب رزق کی فراخی تو ہر کوئی چاہتا ہے۔ ہر کوئی چاہتا ہے میرے پاس پیسہ آئے اور میرا ہاتھ کھلے اور میری مالی مشکلات دُور ہوں۔ تو فرمایا جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو۔ یہ بھی ایک قدرتی خواہش ہے یا یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کا ذکر خیر زیادہ ہو۔ اسکی اچھی باتیں لوگ یاد رکھیں، اس کو لوگ پسند کریں تو فرمایا کہ اسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے۔ (صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من احب البسط فی الرزق، حدیث 2067) پھر اسکا یہ کام ہے کہ صلہ رحمی کا خلق اختیار کرے۔ رشتوں کے حق ادا کرے۔ ان کی عزت و احترام کرے۔ اس میں ہر ایک رشتہ آجاتا ہے۔ پس عمر و صحت اور رزق میں فراخی اور لوگوں کا اچھے الفاظ میں کسی کے بارے میں ذکر کرنا، اسکا راز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتا دیا کہ اپنے رشتہ داروں اور قریبیوں سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آؤ اور ان کے حق ادا کرو۔

اور اس حق ادا کرنے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک تلقین فرمائی کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھوں، حسن سلوک کروں تب بھی وہ تعلق توڑتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں۔ آج بھی بہت ساری مثالیں ایسی ہیں۔ نرمی کروں تو جہالت سے پیش آتے ہیں۔ ان حالات میں کیا کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جو تم کہہ رہے ہو سچ ہے تو ان پر تیرا احسان ہے۔ پھر تم ان پر احسان کر رہے ہو اور جب تک تم اس حالت میں ہو کہ یہ احسان تمہارا جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلاف تمہاری مدد کرتا رہے گا۔ (ماخوذ از صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا، حدیث 6525) پس یہ تو بڑا سستا سودا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کی مدد پہنچتی رہے تو انسانوں کی طرف سے نقصان پہنچانے کی کوئی کارروائی کامیاب نہیں ہوسکتی اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے اس حسن سلوک کی وجہ سے ان لوگوں کی اصلاح بھی کسی وقت ہوجائے۔

پھر فرمایا یتیموں سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ انہیں نہ بھولو، ان کے حق ادا کرو۔ اپنے معاشرے کا بہترین حصہ انہیں بناؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یتیم کی پرورش کی اس قدر تلقین فرمائی ہے کہ فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں ساتھ ہوں گے بلکہ اپنی دونوں انگلیاں جوڑ کر دکھایا کہ اس طرح ساتھ ہوں گے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب فضل من یعول یتیماً، حدیث 6005)

پس یہ ہے یتیم کی پرورش کرنے والے کا مقام۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی یتیم کی پرورش کی بہت تلقین کی گئی ہے۔ انہیں کھانا کھلانے اور ان کی بہتر تربیت کی تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی یتامیٰ کی پرورش کا نظام رائج ہے۔ یتامیٰ فنڈ کے نام سے مدّ بھی ہے اور رمضان میں تو لوگ غریبوں اور یتیموں کی امداد کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی دیتے ہیں اور جماعتی طور پر بھی دیتے ہیں لیکن عید کی خوشی کے موقع پر بھی اس میں خرچ کرنا چاہئے۔ ان کو اپنی خوشیوں میں شامل کرنا چاہئے اور سارا سال ہی اس طرف پھر توجہ بھی رہنی چاہئے۔

گو بعض لوگ بڑی باقاعدگی سے اس مدّ میں چندہ دیتے ہیں اور پھر جتنا دیتے ہیں اس سے بھی زیادہ وقتاً فوقتاً لوگ دیتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی اخراجات اس آمد سے بہت زیادہ ہیں جو جماعتی رنگ میں یتیموں پر خرچ کیا جاتا ہے لیکن بہرحال جماعت حسبِ توفیق ان اخراجات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ان کی پرورش اور خیال رکھنے کے بارے میں اس طرح ہے کہ فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہوجائے تو مساکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 3، صفحہ 98، مسند ابی ہریرۃؓ، حدیث 7566، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس اپنی اصلاح کیلئے بھی یہ بہت ضروری ہے کہ انسان یتیموں اور مسکینوں کا خیال رکھے اور یہ نیکیاں بہرحال قربانی کر کے ہی کرنی پڑتی ہیں۔

یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی کہے کہ میرے پاس کشائش نہیں اس لیے میں نہیں کرسکتا اور آج کل جبکہ دنیا میں ہر جگہ مہنگائی کی وجہ سے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں اپنا خرچ کم کر کے خیال رکھنا، اپنا خرچ کم کر کے دوسروں کی مدد کرنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے۔

پس مخیر لوگوں کو تو خاص طور پر اس نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ ان کو تو اپنے اخراجات کم کیے بغیر بھی اسکی توفیق مل سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں فرماتا ہے کہ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا (الدھر: 9) اور وہ کھانے کو اسکی چاہت ہوتے ہوئے بھی مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ پس یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ان کا خیال رکھنا بہت بڑی نیکی ہے اور یہی فرمایا کہ کشائش زیادہ نہیں بھی ہے تب بھی چاہت رکھتے ہوئے اپنی قربانی کرتے ہوئے یہ خرچ کرتے ہیں۔ اور یہ خیال رکھنا معاشرے سے بے چینیوں کو دُور کرتا ہے اور جو نیکی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کی جارہی ہو تو پھر اس کا ثواب بھی اس کے ساتھ ملتا ہے۔

پھر جماعت میں ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اَور مدّات بھی ہیں۔ شادی فنڈ ہے اس سے ضرورتمندوں کی کسی حد تک مدد کی جاتی ہے۔

گو مہنگائی کے اس دور میں بڑا مشکل ہے کہ مکمل ضروریات کا یا مناسب ضروریات کا بھی خیال رکھا جائے لیکن پھر بھی کوشش کی جاتی ہے کہ کچھ حد تک غریب خاندانوں کی شادی کی ضروریات پوری کی جائیں۔ اس کیلئے بھی افراد جماعت کو خاص کوشش کرنی چاہئے اور جو صاحبِ حیثیت ہیں انہیں تو ایک سے زیادہ غریب جوڑوں کی شادی کا انتظام کرنا چاہئے۔

حقیقی خوشی تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق سے خرچ کیا جائے یہ عید کی خوشیاں تو عارضی ہیں جو صرف خود عید پر اچھے کپڑے پہن کر اور اچھے کھانے کھا کر کرلی جائیں۔ پھر غریب مریضوں کے علاج کے اخراجات ہیں۔ اس کی بھی مدّ ہے۔ اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام غریبوں، یتیموں کا خیال رکھنے اور ان سے ہمدردی کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: ''تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآنِ شریف کی تعلیم ہے۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ

يَتِيۡمًا وَّ اَسِيۡرًا (الدھر:9)‘‘ (ملفوظات، جلد 7 صفحہ 285، ایڈیشن 1984ء)

پھر یہ توجہ دلاتے ہوئے کہ یہ نیکیاں جو تم کرتے ہو کسی قسم کی بڑائی اور تکبر کا خیال تمہارے دل میں نہ لائیں۔

فرماتے ہیں کہ ’’حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کیلئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کیلئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اس کے منہ کیلئے یہ خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 357)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو چاہے تم انہیں جانتے ہو یا نہیں جانتے۔

پس عید کے دن ہمسایوں کو تحفہ دینے یا ان سے اچھی طرح ملنے سے بھی ایک ایسا معاشرہ قائم ہوتا ہے جو امن و سلامتی کا معاشرہ ہے اور خاص طور پر غیر مسلم معاشرے میں جب ہم اس طرح ہمسایوں سے تعلقات بڑھائیں گے تو تبلیغ کے بھی راستے کھلیں گے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا بھی دوسروں کو پتا چلے گا۔ اسلام کے خلاف جو اعتراضات ہیں وہ دُور ہوں گے۔ بعض شدت پسندوں نے اپنے عمل سے جو غلط تاثر اسلام کی تعلیم کا دے دیا ہے وہ بھی دُور ہو گا بلکہ ایک نیکی جو ہم کر رہے ہوں گے وہ صرف ذاتی نیکی ہی نہیں رہے گی بلکہ جماعتی اور معاشرے کی نیکی بن جائے گی اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمسائے کی وسعت قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں فرمائی ہے وہ ایک حسین معاشرے کو جنم دینے والی بن جائے گی۔ فتنوں اور فسادوں کو دُور کرنے والی بن جائے گی۔ آپؑ نے فرمایا سو کوس تک بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 280، ایڈیشن 1984ء) سو سو میل تک بھی تمہارے ہمسائے ہیں اور اس تعریف کی رو سے تو پھر کبھی کسی کو کسی احمدی سے شر پہنچ ہی نہیں سکتا یا وہ بے فیض رہ ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ کسی احمدی سے کوئی بھی فیض نہ پہنچے۔ اس اصول پر چل کر ہم آپس میں بھی محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دے رہے ہوں گے اور غیروں میں بھی تعلقات میں وسعت پیدا کر رہے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچھے ہمسائے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھیوں کیلئے اچھا ہے اور پڑوسیوں میں سے وہ پڑوسی اچھا ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار، حدیث 1944)

کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے کس طرح پتا چلے کہ میں اچھا ہمسایہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا ہمسایہ تمہاری تعریف کرے تو تم اچھے پڑوسی ہو اور اگر تمہاری برائی کرے تو تم بُرے پڑوسی ہو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الثناء الحسن حدیث 4223)

پس اگر ہمارے مرد، عورتیں، بچے اس اصول پر عمل کرنے لگ جائیں تو ہم غیر مسلم ممالک میں خاص طور پر تبلیغ کے نئے راستے کھولنے والے ہوں گے۔ سب سے اچھی تبلیغ اپنے عمل سے ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان تعلقات کو مزید وسعت دے کر دوسروں پر احسان کرنے اور انکا حق ادا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اپنے ساتھیوں سے بھی احسان کا سلوک کرو اور ساتھیوں کی تعریف یہ ہے جن کا کسی بھی طرح تمہارے سے میل جول ہے۔ دفتر میں ہیں۔ کام کرنے والے ہیں، کاروبار میں تعلق رکھنے والے ہیں، جو سفر میں تمہارے ساتھ ہیں ان سب سے نیک سلوک کا حکم ہے۔ اتنی وسعت حقوق العباد کی ادائیگی میں اسلام کی تعلیم میں ہے جو کسی اَور تعلیم میں نہیں ہے اور جب ہم غیر مسلموں کو اس تعلیم کی خوبصورتی دکھاتے ہیں تو ان کے تحفظات دُور ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمارے حق میں دوسروں کو بتانے لگ جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنے ایسے تجربات لکھتے ہیں۔

پس ہمیں حقیقی خوشیاں تو تب ملیں گی جب ہم خود بھی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے اور غیروں کے دل سے بھی اسلام کے خلاف بغض و کینہ نکال کر، غلط سوچیں نکال کر انہیں حقیقی اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں گے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ اپنے اندر بھی یہ پاک تبدیلیاں رائج کرنا ہوں گی۔ آپس کے تعلقات میں بھی ہمیں ایک حسین معاشرہ بنانا ہو گا۔ آپس کے کاروباری تعلقات میں بھی اور گھریلو تعلقات میں بھی میاں، بیوی، ساس، بہو، نند، بھابھی سب کو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہو گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ رشتوں کے تعلقات نبھانے ہوں گے۔ اچھا ساتھی بننا ہو گا ورنہ تو غیروں کو ہم اسلامی تعلیم کی خوبیاں بتانے کا حق نہیں رکھتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تمہارے زیر نگین ہیں، تمہارے ملازم ہیں ان کا بھی خیال رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا بھی تمہارا فرض ہے۔

کسی بھی قسم کے تکبر کا اظہار تمہاری طرف سے ان کیلئے نہیں ہونا چاہئے۔ یعنی ہر لحاظ سے اعلیٰ اخلاق کی ایک مومن کو تلقین کی گئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد اور ہر قسم کے شرک سے پاک وہی لوگ ہیں جو حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرنے والے ہوں اکثر لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ صرف اپنے حقوق کیلئے بہت لڑائی کرتے ہیں تو وہ صرف اپنے حقوق کیلئے لڑنے والے نہ ہوں بلکہ دوسروں کے حق دینے کا جذبہ بھی رکھتے ہوں اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی اس تعلیم پر عمل کرنے والا بن جائے تو ہم حقیقت میں اپنی زندگیوں کو خوشگوار بنانے والے ہوں گے۔ ہماری عیدیں عارضی اور وقتی عیدیں نہیں ہوں گی بلکہ ہر روز ہمارے لیے روز عید ہو گا۔ پس ایک حقیقی احمدی کو اس طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے نیچے ہم آ جائیں گے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو یہ حق ادا نہیں کرتے متکبر اور شیخی بگھارنے والا کہا ہے اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھے اور ہم ہمیشہ ایک دوسرے کے حقوق اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ادا کرنے والے ہوں، اپنی تمام رنجشوں کو بھول کر صلح کی بنیاد ڈالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کر کے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو حقیقی عید کی خوشی میں ڈھالنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ یہ عید ہم سب کیلئے مبارک فرمائے۔ آپ سب کو اس عید کی مبارک ہو۔ اب ہم دعا کریں گے۔

دعا میں عمومی طور پر تمام انسانیت کو یاد رکھیں خاص طور پر ان بھوکے فاقہ زدہ بلکہ پانی کی ایک بوند سے بھی محروم لوگوں کو جو سوڈان میں آج کل وہاں کے فسادوں کی نظر ہوئے ہوئے ہیں ان کو یاد رکھیں۔

جو باوجود مسلمان ہونے کے آج نہ صرف عید کی خوشیوں سے محروم ہیں بلکہ اپنے مسلمانوں کے ہاتھوں ہی ظلم کا شکار ہو رہے ہیں۔ لیڈروں اور اختیار کی ہوس رکھنے والوں کے ہاتھوں اپنے پیاروں اور بچوں، معصوموں کو سسکتے ہوئے مرتا دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے۔ ان محروموں کیلئے بھی آسانیاں پیدا کرے۔ ہمارے پاس مادی وسائل تو نہیں ہیں کہ ان کی مدد کیلئے پہنچیں لیکن کم از کم دعا سے ان کی مدد کی جا سکتی ہے۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کو بھی عمومی طور پر دعا میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت پر فضل فرمائے اور جہاں بھی احمدی کسی بھی رنگ میں ظلم کا شکار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے اور ظالموں کی پکڑ فرمائے۔

احمدیوں پر بھی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے نام پر ظلم ہو رہے ہیں۔ دعاؤں سے ہی ان ظلموں سے نجات مل سکتی ہے۔ اسیران راہ مولیٰ کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ صرف اس لیے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں کہ انہوں نے زمانے کے امام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مانا ہے۔

شہدائے احمدیت کے خاندانوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے ایمان و ایقان میں اضافہ فرماتا رہے۔ ان کو اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے۔

بیماروں، مریضوں، ضرورتمندوں کیلئے دعا کریں۔ دنیا سے ہر قسم کی بے حیائی اور شرک کے ختم ہونے کیلئے دعا کریں۔ عالَمِ اسلام کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے۔ وہ آپس میں ایک ہوں اور جن جن اختلافات کی وجہ سے اسلام مخالف دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے اور مسلمانوں کو مزید کمزور کرتی چلی جا رہی ہے ان اختلافات کو وہ ختم کریں اور ان کے سینے کھولے کہ یہ زمانے کے امام کو بھی ماننے والے بنیں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے ان کی نجات کا اور اختلافات ختم کرنے کا۔ پس جب عالم اسلام ایک ہو جائے گا تو یہی ہماری حقیقی عید ہو گی۔ یہی عالم اسلام کی حقیقی عید ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ نظارہ ہم دیکھنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ خدائے واحد و یگانہ کی حکومت دنیا میں قائم کرے کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کو خوشیاں نصیب ہو سکتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد اور دعا پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’انسان کا کیا حرج ہے اگر وہ فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ کون سا اس میں اس کا نقصان ہے اگر وہ مخلوق پرستی نہ کرے۔‘‘ فرمایا ’’آگ لگ چکی ہے۔ اٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔‘‘ (تذکرہ، صفحہ 450، ایڈیشن چہارم 2004ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو ✿ وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی ✿ سخن میں اُسکے ہمتائی، کہاں مقدورِ انساں ہے

طالبِ دُعا : زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز ✿ تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آساں ہے
ارے لوگو! کرو کچھ پاس شانِ کبریائی کا ✿ زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بُوئے ایماں ہے

طالبِ دُعا : سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے
ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں“ (حضرت مسیح موعودعلیہ السلام)

ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ہمیشہ دین کو مقدم رکھنے والے ہوں

اللہ تعالیٰ جلسہ کے انتظامات میں بے انتہا برکت ڈالے اور اس کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے اور تمام شاملین کو اس سے دینی، روحانی اور علمی فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے

جلسہ سالانہ کینیڈا 2023ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو 14 تا 16رجولائی 2023ء اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے انتظامات میں بے انتہا برکت ڈالے اور اس کو ہر لحاظ سے کامیاب و کامران کرے اور تمام شاملین کو اس سے دینی، روحانی اور علمی فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ اللہ احباب جماعت کو نیکی اور تقویٰ میں ترقی عطا فرمائے۔ آپس میں پیار و محبت اور یکجہتی سے رہنے کی توفیق بخشے۔ یہی جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت ہے اور یہی جلسوں کے انعقاد کا مقصد ہے۔ ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ہمیشہ دین کو مقدم رکھنے والے ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راست بازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کیلئے سرگرمی اختیار کریں۔“ (شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو پہچاننے اور اس جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے اور آپ کے بعد ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور عہدِ بیعت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب آپ کا فرض ہے کہ اپنے اس عہدِ بیعت کو کامل اطاعت اور پوری وفاداری کے ساتھ نبھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9راگست 2023ء)

......☆......☆......☆......

● روزانہ exercise کرنی چاہئے ● مستقل میگزین اور کتب شائع کریں ● Maori زبان میں مزید لٹریچر شائع کرنا چاہئے تا کہ اسکے ذریعہ زیادہ لوگ حقیقی اسلام کی تعلیمات سے آگاہ ہوسکیں ● جملہ ممبران عاملہ کو وقف عارضی کی سکیم میں حصہ لینا چاہئے اور دو ہفتے کا وقت قرآن کریم سکھانے اور دیگر دینی پروگرامز کیلئے وقف کرنا چاہئے ● لکھنے والوں کی ایک ٹیم بنانی چاہئے، جو اخباروں میں اور سوشل میڈیا پر بھی لکھ سکتے ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6رفروری 2022ء کو نیشنل مجلس عاملہ نیوزی لینڈ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ ممبران نیشنل مجلس عاملہ، جن میں مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصار اللہ کے نمائندے بھی شامل تھے، نے مسجد بیت المقیت (آک لینڈ) سے شرکت کی۔

80 منٹ پر مشتمل اس ملاقات میں جملہ حاضرین مجلس کو حضور انور سے گفتگو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہر ممبر کو اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرکے حضور انور سے راہنمائی اور ہدایات حاصل کرنے کا موقع ملا۔

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کو تعداد کم ہونے کی وجہ سے مثالی مجلس بننے کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی مجلس ایک ideal مجلس ہے، کیونکہ ہر ایک خادم تک آسانی سے رابطہ کرسکتے ہیں۔

ایک دوست مکرم محمد یٰسین چودھری صاحب نے بتایا کہ انہیں بطور نیشنل سیکرٹری وقف نو، نیشنل سیکرٹری تربیت اور قائد تربیت اور نائب صدر انصار اللہ خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے ہاں قحط الرجال ہے جو صرف ایک آدمی کو تین تین پوزیشنیں دے دیتے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ نیوزی لینڈ میں وقف نو کتنے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وقف نو 140 ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کو encourage کریں تا کہ ان میں سے کچھ جامعہ میں جانے والے بھی ہوں اور ڈاکٹر بنیں۔ سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ ایک واقف نو میڈیکل لائن میں ہے اور ایک جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تعلیم حاصل کررہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ چلیں ہر سال ایک بچہ تو جامعہ میں بھیجا کریں۔ نیز فرمایا کہ یہ جو مشنری بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے، انہوں نے ساری عمر تو آپ کے پاس نہیں رہنا۔ نیوزی لینڈ کو اپنے آپ کو خود سنبھالنا پڑے گا۔

پھر نیشنل سیکرٹری امور عامہ اور معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ سیکرٹری امور عامہ کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ ہیلتھ اور سیفٹی کا ایک پورٹ فولیو ہے۔ اسکے علاوہ dispute resolution ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ نیوزی لینڈ میں تو ابھی چھوٹی سی جماعت ہے انہوں نے کیا لڑنا ہے۔ آپس میں لڑ کے خود ہی صلح کرلیتے ہوں گے۔

سیکرٹری صاحب نے مزید بتایا کہ اسکے علاوہ تجنید کی تصدیق مرکز ارسال کرنا ہے، اسی طرح نوکریوں کے حوالہ سے جو نیوزی لینڈ میں مواقع ہیں ان کے بارے میں آگاہ کرنا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب آئے ہیں کام پہ۔ احمدیوں کو jobs تلاش کرواکے دینا اور جو نئے یہاں سیٹل ہونے کیلئے آئے ہیں، اسائلم سیکر آئے ہیں ان کو بھی گائیڈ کرنا اس کیلئے آپکو ایک کونسلنگ (counselling) ڈیسک بنانا چاہئے جو نئے آنے والوں کو بتائیں کہ ان کی کوالیفکیشن کے مطابق ان کی تعلیم کے مطابق یا جو تعلیم نہیں رکھتے ان کو کہاں کہاں جاب مل سکتے ہیں، کیا کیا opportunities ہیں جہاں وہ بہتر جاب کرسکتے ہیں اور پھر یہ ہے کہ جو کم پڑھے لکھے ہیں وہ کس طرح اپنے آپ کو یہاں کی تعلیم کے مطابق update کریں جو جوان ہیں تا کہ ان کو بہتر جاب مل سکے اور پھر یہ ہے کہ کس قسم کی تجارت میں، بزنس میں تھوڑے پیسوں سے آپ ان کو لگا سکتے ہیں تا کہ وہ آہستہ آہستہ establish ہو جائیں اور پھر اپنے پاؤں پہ کھڑے ہو جائیں۔ صرف مزدوریاں کرنے سے تو کچھ نہیں ہوتا۔ تو اس طرح establish کریں کہ جماعت ممبر اپنے پاؤں پہ کھڑے ہوں اور یہ ساری information کہ نیوزی لینڈ میں کس قسم کا بزنس چلتا ہے، کس قسم کی فارمنگ ہے کس قسم کے دوسرے جاب opportunities ہیں اور کہاں کہاں بہتر جاب مل کے بہتر کمائی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ کس بزنس میں جائیں۔ تھوڑے پیسے سے شروع کرکے کس طرح ہم زیادہ بہتر کرسکتے ہیں۔ اگر فارم لینڈ پہ جاکر کام کریں تو کہیں مل سکتی ہے کہ نہیں مل سکتی۔ تو یہ چیزیں، ساری انفارمیشن اکٹھا کرنا امور عامہ کا کام ہے۔

ایک دوست نے جو کافی عرصہ سے اپنے شعبہ میں خدمت بجا لا رہے ہیں دریافت کیا کہ وہ کس طرح motivated رہ سکتے ہیں۔ اسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمیشہ یہی سوچیں کہ آپ ابھی جوان ہیں۔

حضور انور نے مہتمم صاحب صحت جسمانی سے دریافت فرمایا کہ وہ کونسی گیم کھیلتے ہیں جس پر انہوں نے بتایا کہ وہ ہفتہ میں ایک دن کرکٹ اور والی بال کھیلتے ہیں۔ نیز مہینے میں ایک یا دو بار آپس میں میچ ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کیا مہینے میں چار دن ورزش کرنے سے صحت اچھی ہوجائے گی؟ روزانہ exercise کرنی چاہئے۔

مہتمم صاحب اطفال کو مخاطب ہوکر حضور انور نے فرمایا کہ لڑکے زیادہ شرارتیں تو نہیں کرتے؟ انہوں نے بتایا کہ نہیں حضور۔ کافی ٹھیک ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اچھا۔ چلو پھر، بچوں کا صحیح طرح خیال رکھا کریں۔

سیکرٹری صاحب اشاعت کو حضور انور نے توجہ دلائی کہ مستقل میگزین اور کتب شائع کریں۔ حضور انور نے خاص طور پر ذکر فرمایا کہ Maori زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرنے کے بعد اب انہیں اس زبان میں مزید لٹریچر بھی شائع کرنا چاہئے تا کہ اسکے ذریعہ زیادہ لوگ حقیقی اسلام کی تعلیمات سے آگاہ ہوسکیں۔

حضور انور نے توجہ دلائی کہ جملہ ممبران عاملہ کو وقف عارضی کی سکیم میں حصہ لینا چاہئے اور دو ہفتے کا وقت قرآن کریم سکھانے اور دیگر دینی پروگرامز کیلئے وقف کرنا چاہئے۔

پریس اینڈ میڈیا ڈیپارٹمنٹ کو ہدایات سے نوازتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو لکھنے والوں کی ایک ٹیم بنانی چاہئے، جو اخباروں میں لکھ سکتے ہیں اور سوشل میڈیا پر بھی۔ یہ ٹیم تعلیم یافتہ لوگوں پر مشتمل ہونی چاہئے۔ کوشش کرکے اسکے دینی علم کو بھی بڑھائیں۔ مربیان سے مدد لے کر انہیں ٹریننگ دیں اور پھر وہ اپنا کردار صرف پریس اینڈ میڈیا ٹیم کے ممبر کے طور پر ہی نہیں بلکہ بطور مبلغ کے بھی ادا کریں۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے مکرم مربی صاحب کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ جماعت کا کوئی رسالہ جاری کروائیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور اصل میں ”پیغام امن“ کے نام سے رسالہ چل رہا تھا اور newsletter بھی نکل رہا تھا لیکن گذشتہ سال ڈیڑھ سے بند ہے۔ محترم مربی صاحب نے یہ بھی عرض کیا کہ سیکرٹری صاحب گذشتہ کچھ سالوں کے دوران جماعت کے آن لائن چندے کا سسٹم ترتیب دینے میں کافی مصروف رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ کیوں؟ آپ لوگوں کی پچھلے سال سے بہت زیادہ تربیت ہوگئی ہے کہ ضرورت نہیں پڑی۔ فرمایا چندہ لے لینا تو کوئی کام نہیں ہے تربیت بھی کام ہے۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے فرمایا کہ چلو پھر اللہ حافظ ہو۔ بوڑھوں بیچاروں کو نیند بھی آرہی ہوگی اور کھلایا بھی آپ نے سنیک ہیں بھوک بھی لگ گئی ہوگی بیٹھے بیٹھے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22رفروری 2022ء)

تقدیر اور قسمت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ انسان کو مجبور کر کے کوئی کام کرواتا ہے اور پھر اسے جنت یا جہنم میں ڈالتا ہے

بلکہ اسکے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے ایک قانون مقرر کیا ہوا ہے کہ انسان جیسا کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اس کیلئے نتیجہ نکال دے گا

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:59)

سوال: انڈیا سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تحریر کیا کہ بعض عورتیں کئی مہینوں تک حیض سے پاک نہیں ہوتیں۔ کیا ایسی عورت چلہ کشی کی حامل ہوسکتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 18 / جون 2022ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب: اگر کسی خاتون کو اسکے معمول کے ایام سے زیادہ حیض شروع ہو جائے، اسی طرح بچہ کی پیدائش کے بعد اگر چالیس دنوں سے زیادہ نفاس کا خون آتا رہے تو یہ ایک قسم کی بیماری ہے، اور ایسی عورت کو مستحاضہ کہا جاتا ہے۔ اس بارہ میں حدیث میں وضاحت موجود ہے کہ ایسی عورت کو اس کے معمول کے ایام حیض کے مطابق عبادتوں سے رخصت ہوگی اور معمول کے یہ دن گزرنے پر اسے پاک ہو کر عبادات بجا لانی ہوں گی۔ ایسی صورت میں اسے ہر نماز کیلئے وضو کرنا ہوگا۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت حبیشؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں ایک مستحاضہ عورت ہوں جو ایک عرصہ تک پاک نہیں ہو پاتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا نہیں۔ یہ تو ایک رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے۔ پس جب تمہارے حیض کا زمانہ آجائے تو نماز چھوڑ دو اور جب یہ مخصوص دن گزر جائیں تو اپنے سے خون دھو ڈالو۔ اسکے بعد نماز پڑھو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد میرے والد نے یہ بھی کہا کہ پھر ہر نماز کیلئے وضو کیا کرو، یہاں تک کہ پھر معمول کے حیض کا وقت آجائے۔

(صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم)

سوال: قادیان سے ایک دوست نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں قسمت اور تقدیر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پہلے سے ہی جانتا ہے کہ ہم نے آگے کیا کرنا اور کیا حاصل کرنا ہے، یا ہم جنت میں جائیں گے یا جہنم میں، اور اللہ تعالیٰ پہلے سے ہی ہر چیز جانتا ہے۔ تو اسکا تو یہ مطلب ہوا کہ یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ ہے اور انسان کیلئے اپنی کوئی مرضی نہیں۔ اس سوال کا ہم کیا جواب دے سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 28 / جون 2022ء میں اس بارہ میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور نے فرمایا:

جواب: مسئلہ تقدیر کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس قسم کے سوال ہر زمانہ میں اٹھتے رہے ہیں۔ کوئی بات کسی کے علم میں ہونا اور بات ہے اور کسی سے زبردستی کوئی کام کروانا اور بات ہے۔ لوگوں نے اپنی کم علمی کی وجہ سے ان دونوں باتوں کو اکٹھا کر دیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ ہم نے آگے کیا کرنا ہے اور کیا بننا ہے، یا ہم نے جنت میں جانا ہے یا جہنم میں جانا ہے، اس لیے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہو رہا ہے۔ انسان کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔

یہ اسی طرح کی بات ہے کہ جیسے ایک استاد اپنے تمام شاگردوں کو پڑھاتا ہے اور چاہتا ہے کہ سب شاگرد ہی اچھے نمبر حاصل کریں لیکن استاد اپنے تجربہ کی بنا پر یہ بھی جانتا ہے کہ اسکے لائق شاگرد اگر اسی طرح محنت کرتے رہے تو پاس ہو جائیں گے اور نالائق شاگردوں کے بارہ میں جانتا ہے کہ اگر انہوں نے محنت نہ کی تو وہ یقیناً فیل ہو جائیں گے۔ اب یہ استاد کا تجربہ اور علم ہے لیکن پاس ہونے والے شاگردوں کو نہ استاد نے محنت کرنے پر مجبور کیا اور نہ ہی فیل ہونے والے شاگردوں کو محنت نہ کرنے پر استاد نے مجبور کیا ہے۔ یہ تو دونوں قسم کے شاگردوں کا اپنا اپنا فعل تھا، جس کے مطابق بعد میں استاد نے نتیجہ نکال دیا۔

بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کا علم بھی چونکہ تمام کائنات پر حاوی ہے اور وہ جس طرح ماضی کو جانتا ہے بعینہٖ مستقبل کو بھی جانتا ہے اور اسکے ساتھ اس نے نظام کائنات کو چلانے کیلئے کچھ قوانین بھی بنائے ہیں اور انسان کو اس نے اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو اچھے کام کرے اور چاہے تو بُرے کام کرے۔ اب انسان جس قسم کے کام کرے گا، اسکے ان کاموں کے مطابق اللہ تعالیٰ انسان کیلئے نتیجہ ظاہر کر دے گا۔ ہاں اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یہ بھی علم ہے کہ کوئی انسان کس قسم کے کام کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا علم کسی انسان کو اچھے یا بُرے کام کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس مضمون کو اپنی مختلف تصانیف اور ملفوظات میں مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپؑ تحریر فرماتے ہیں: آج کل مسلمانوں میں ایک ایسا گروہ بھی پایا جاتا ہے جو کہتے ہیں کہ دُعا کچھ چیز نہیں ہے اور قضا و قدر بہر حال وقوع میں آتی ہے لیکن افسوس کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ باوجود سچائی مسئلہ قضا و قدر کے پھر بھی خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں بعض آفات کے دُور کرنے کیلئے بعض چیزوں کو سبب ٹھہرا رکھا ہے جیسا کہ پانی پیاس کے بجھانے کیلئے اور روٹی بھوک کے دور کرنے کیلئے قدرتی اسباب ہیں پھر کیوں اس بات سے تعجب کیا جائے کہ دُعا بھی حاجت براری کیلئے خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں ایک سبب ہے جس میں قدرتِ حق نے فیوض الٰہی کے جذب کرنے کیلئے ایک قوت رکھی ہے۔ ہزاروں عارفوں راستبازوں کا تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ درحقیقت دُعا میں ایک قوتِ جذب ہے اور ہم بھی اپنی کتابوں میں اس بارے میں اپنے ذاتی تجارب لکھ چکے ہیں اور تجربہ سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ قضا و قدر میں پہلے سب کچھ قرار پا چکا ہے مگر جس طرح یہ قرار پا چکا ہے کہ فلاں شخص بیمار ہوگا اور پھر یہ دوا استعمال کرے گا تو وہ شفا پا جائے گا اسی طرح یہ بھی قرار پا چکا ہے کہ فلاں مصیبت زدہ اگر دُعا کرے گا تو قبولیت دعا سے اسباب نجات اس کیلئے پیدا کئے جائیں گے۔ اور تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ جس جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اتفاق ہو جائے کہ بہمہ شرائط دُعا ظہور میں آوے وہ کام ضرور ہو جاتا ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف کی یہ آیت اشارہ فرما رہی ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المؤمن: 61) یعنی تم میرے حضور میں دُعا کرتے رہو آخر میں قبول کرلوں گا۔ تعجب کہ جس حالت میں باوجود قضا و قدر کے مسئلہ پر یقین رکھنے کے تمام لوگ بیماریوں میں ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرتے ہیں تو پھر دُعا کا بھی کیوں دوا پر قیاس نہیں کرتے؟

(ایام الصلح، روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 232 حاشیہ)

مسئلہ تقدیر پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک جگہ ملفوظات میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: آریہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن شریف میں لکھا ہے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ (البقرۃ: 8) کہ خدا نے دلوں پر مہر کر دی ہے تو اس میں انسان کا کیا قصور ہے؟ یہ ان لوگوں کی کوتاہ اندیشی ہے کہ ایک کلام کے ماقبل اور مابعد پر نظر نہیں ڈالتے ورنہ قرآن شریف نے صاف طور پر بتلایا ہے کہ یہ مہر جو خدا کی طرف سے لگتی ہے یہ دراصل انسانی افعال کا نتیجہ ہے کیونکہ جب ایک فعل انسان کی طرف سے صادر ہوتا ہے تو سنت اللہ یہی ہے کہ ایک فعل خدا کی طرف سے بھی صادر ہو۔ جیسے ایک شخص جب اپنے مکان کے دروازے بند کر دے تو یہ اس کا فعل ہے اور اس پر خدا کا فعل یہ صادر ہو گا کہ اس مکان میں اندھیرا کر دے۔ کیونکہ روشنی اندر آنے کے جو ذریعے تھے وہ اس نے خود اپنے لئے بند کر دیئے۔ اسی طرح اس مہر کے اسباب کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں دوسری جگہ کیا ہے جہاں لکھا ہے فَلَمَّا زَاغُوۡۤا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ (الصّف: 6) کہ جب انہوں نے کجی اختیار کی تو خدا نے ان کو کج کر دیا۔ اسی کا نام مہر ہے لیکن ہمارا خدا ایسا نہیں کہ پھر اس مہر کو دور نہ کر سکے۔ چنانچہ اس نے اگر مہر لگنے کے اسباب بیان کئے ہیں تو ساتھ ہی وہ اسباب بھی بتلا دیئے ہیں جن سے یہ مہر اُٹھ جاتی ہے جیسے کہ یہ فرمایا ہے فَاِنَّہٗ کَانَ لِلۡاَوَّابِیۡنَ غَفُوۡرًا (بنی اسرائیل: 26) (یعنی وہ بار بار رجوع کرنے والوں کو بہت ہی بخشنے والا ہے)

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 269 تا 270، مطبوعہ 2016ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تقدیر اور قسمت کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شاید کسی کے دل میں خیال آئے کہ میں نے جو کتاب ازلی کا ذکر کیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ تقدیر اور قسمت کا مسئلہ اُسی شکل میں ٹھیک ہے جس طرح عوام الناس سمجھتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ قرآن تقدیر اور قسمت کا مسئلہ اُس طرح بیان نہیں کرتا جس طرح کہ عام مسلمان اپنی ناواقفیت سے سمجھتے ہیں بلکہ قرآن کریم کے نزدیک تقدیر اور قسمت کے محض یہ معنے ہیں کہ ہر انسان کیلئے ایک قانون مقرر کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ ایسا کام کرے گا تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ مثلاً اگر مرچیں کھائے گا تو زبان جلے گی، اگر تُرشی کھائے گا تو نزلہ ہو جائے گا اور گلا خراب ہو جائے گا، اگر کوئی سخت چیز کھالے گا تو پیٹ میں درد ہو جائے گا یہ تقدیر اور قسمت ہے۔ یہ تقدیر اور قسمت نہیں کہ فلاں شخص ضرور ایک دن سخت چیز کھائے گا اور پیٹ میں درد ہو جائے گا۔ یہ جھوٹ ہے۔ خدا ایسا نہیں کرتا۔ قرآن اِس سے بھرا پڑا ہے کہ یہ باتیں غلط ہیں۔ پس یہ جو ہمیشہ سے لکھا ہوا ہونا ہے اس کا تقدیر اور قسمت سے کوئی تعلق نہیں اس لئے کہ تقدیر اور قسمت تب بنتی ہے جب خدا کے لکھے ہوئے کے ماتحت انسان کام کرے۔ اگر یہ ضروری ہو کہ جو کچھ خدا نے لکھا ہے اُسی کے مطابق اس کو کام کرنا چاہئے تو پھر یہ جبر ہو گیا اور تقدیر اور قسمت ٹھیک ہوگئی لیکن جو قرآن سے تقدیر ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا اس بات میں بندے کے تابع ہوتا ہے اور جو اس بندے نے کام کرنا ہوتا ہے خدا اُسے لکھ لیتا ہے۔ تقدیر اور قسمت تو تب ہوتی جب خدا مجبور کرتا اور یہ بندہ خدا کے جبر سے وہ کام کرتا لیکن واقعہ یہ ہے کہ بندہ وہ کام کرتا ہے اور خدا اسکے جبر کے ماتحت وہی بات لکھتا ہے جو اُس نے کرنی ہے۔ اس لئے یہ تو تم کہہ سکتے ہو کہ لکھنے کے بارہ میں خدا پر وہ تقدیر حاوی ہے جو انسانوں پر قیاس کی جاتی ہے۔ یہ تم نہیں کہہ سکتے کہ بندوں کی قسمت میں خدا نے جبر کر کے کوئی اعمال لکھے ہوئے ہیں۔

(سیر روحانی نمبر 8، انوار العلوم، جلد 25، صفحہ 51، 52)

پس ان ارشادات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تقدیر اور قسمت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ

تعالیٰ نعوذ باللہ انسان کو مجبور کر کے کوئی کام کرواتا ہے اور پھر اسے جنت یا جہنم میں ڈالتا ہے۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے ایک قانون مقرر کیا ہوا ہے کہ انسان جیسا کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اس کیلئے نتیجہ نکال دے گا۔

(سوال) ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ کیا ہم غیر احمدی تفاسیر پڑھ سکتے ہیں یا ہمیں انہیں ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہئے کہ کہیں وہ ہماری گمراہی کا باعث نہ بنیں۔ جبکہ سورت عبس میں بیان حضرت ابن ام مکتومؓ کے واقعہ کی بابت Five Volume Commentary میں بیان تفسیر کے مقابلہ میں بعض غیر احمدی تفاسیر میں زیادہ مفصل اور زیادہ وضاحت کے ساتھ اور اچھی زبان میں اس واقعہ کی تفسیر بیان ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 28رجون 2022ء میں اس سوال کے بارہ میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:

(جواب) اصل بات یہ ہے کہ آپ کو صرف Five Volume Commentary پڑھنے کا موقع ملا ہے، جو جماعت احمدیہ نے اپنے وسائل کے مطابق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی معرکہ آرا تفسیر القرآن (تفسیر کبیر) کے خلاصہ نیز حضورؓ کے تفسیر کبیر کیلئے تیار کردہ نوٹس کی مدد سے انگریزی زبان سمجھنے والوں کیلئے انگریزی زبان میں ایک مختصر سی تفسیر تیار کی ہے تا کہ انگریزی پڑھنے والے احباب اس مختصر تفسیر کے ذریعہ قرآن کریم کے مضامین کو کسی حد تک سمجھ سکیں۔ اور چونکہ یہ خلاصہ کی صورت میں ہے اس لیے اس میں تفصیل درج نہیں کی جا سکی۔

علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اردو زبان میں تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (حضور علیہ السلام کی تالیفات، ملفوظات، مکتوبات وغیرہ سے ماخوذ)، حقائق الفرقان (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی تالیفات، خطبات و خطابات اور دروس القرآن سے ماخوذ) اور انوار القرآن (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطابات و خطبات سے ماخوذ) بھی شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کے بعض حصوں کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے، اسے تفسیر کبیر کے نام سے شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ان تفاسیر میں بیان ہونے والے قرآنی معارف ایسے ہیں، جن کی نظیر دنیا کی کسی اور تفسیر میں نہیں ملتی۔ ان تفاسیر کی خوبیوں کا اظہار اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی برملا کیا ہوا ہے۔

آپ نے اپنے خط میں سورت عبس میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان ہونے والا واقعہ کا جو ذکر کیا ہے، اس کی ایک تفسیر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بھی فرمائی ہے، جو دیگر تفاسیر سے مختلف اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو بلند کرنے والی ہے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں سورت عبس کے اس واقعہ کی جو نہایت بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی ہے، اسکی مثال گذشتہ چودہ سو سالہ تفاسیر میں ملنی محال ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ تفسیر میں جہاں اس واقعہ کے حوالہ سے غیروں کی طرف سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اطہر پر کیے جانے والے اعتراضات کا ردّ کیا گیا ہے وہاں یہ تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان، رتبہ اور مقام کو بلند تر کرنے والی ہے۔ پس اگر ممکن ہو تو تفسیر کبیر کے اس حصہ کو آپ ضرور پڑھیں۔

باقی جہاں تک غیروں کی تفاسیر کے پڑھنے کا تعلق ہے تو ان کے پڑھنے میں کوئی ہرج کی بات نہیں لیکن چونکہ ان تفاسیر میں بہت سے قصے کہانیاں راہ پا گئے ہیں۔ اس لیے ان کے بارہ میں یہ اصول ضرور یاد رکھیں کہ اگر کوئی چیز قرآن کریم، آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آنحضورؐ کی سیرت کے خلاف ہو یا ان تفسیروں میں بیان کسی بات سے خدا تعالیٰ کی صفات، قرآن کریم کی صداقت اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات طیبہ پر کوئی اعتراض پیدا ہوتو اسے آنکھیں بند کر کے قبول کر لینا درست نہیں۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم میں بیان کوئی بھی بات خدا تعالیٰ کی ہستی، قرآن کریم کی حقانیت اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے خلاف نہیں ہو سکتی۔

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆☆﴿ بدر کے ستارے ﴾☆☆

(محمد ابراہیم سرورؔ، قادیان)

اللہ کو ہیں پیارے ، جو مصطفیٰؐ کو پیارے	روشن جہاں میں سب سے، ہیں بدر کے ستارے
صد آفرین ! اُن پے ، دورِ نبیؐ کو پایا تخلیقِ کُل جہاں کی، جس کے لئے ہوئی ہے	عرفان و علم میں بھی یکتا نگیں کو پایا قربان حسنِ یوسف ، اُس دلنشیں کو پایا
ہیں رشک کرتے اُن پہ، سب مہر و ماہ تارے	روشن جہاں میں سب سے، ہیں بدر کے ستارے
اللہ کی معیّت کا بھی نشان دیکھا اپنی ہی زندگی میں اگلا جہان دیکھا	کرّوبیاں کا لشکر بھی مستعان دیکھا جنّت میں سب سے اعلیٰ اپنا مکان دیکھا
ایامِ عمر اپنے، تقویٰ میں ہی گزارے	روشن جہاں میں سب سے، ہیں بدر کے ستارے
آگے بھی مصطفیٰؐ کے، پیچھے بھی وہ لڑے تھے لاغر تھے جسم یوں تو پر حوصلے بڑے تھے	شمع کے گرد سارے پروانے یوں کھڑے تھے باطل کو مات دینے کو وہ ڈٹے، اڑے تھے
اُلٹا دیئے اُنہی پے، ان کے ہی مکر سارے	روشن جہاں میں سب سے، ہیں بدر کے ستارے
قُدّوسیوں کے سر پہ تھا دستِ ربِّ باری تیرہ و تین صد جو یک اَلف پہ تھے بھاری	کفّار نے اُٹھائی رُسوائی اور خواری اُن کے لبوں پہ بس تھا ذکرِ حبیب جاری
اسلام کے، خدا نے اونچے کئے مِنارے	روشن جہاں میں سب سے، ہیں بدر کے ستارے
اُمّیؐ سے عِلم پایا، جَگ کے بنے معلّم ہمّت تھی اُن کی عالی اور عزم تھے مُصمّم	تفریق کو مٹایا، سب کو کِیا مُنظّم دُنیا کو پیچھے چھوڑا، دیں کو کیا مُقدّم
اِسلام کی بقا کو ، سب جان و مال وارے	روشن جہاں میں سب سے، ہیں بدر کے ستارے
سرچشمۂ ہدایت، وہ رہنما کہائے صدق و صفا سے اپنے پیمان سب نبھائے	قرآن کی محبّت سینوں میں تھے بسائے تھے مصطفیٰؐ کے شیدا، اُس پہ ہی جاں لُٹائے
لبّیک فوری کہتے ، ملتے تھے جب اشارے	روشن جہاں میں سب سے، ہیں بدر کے ستارے
ہے شان اُن کی اعلیٰ احمدؐ کے گلستاں میں اَختر وہ سب منور ، روحانی کہکشاں میں	غُفرانِ ربِّ اَکرم پائی اِسی جہاں میں سجدہ کُناں ہمیشہ تھے رب کے آستاں میں
تھے موت سے نہ خائف وہ جاں نثار سارے	روشن جہاں میں سب سے، ہیں بدر کے ستارے
الغرض تھے سبھی وہ تبلیغِ دیں میں غلطاں اسلام کی اشاعت میں جان کر دی قرباں	صحرا کی خاک چھانی، سب سَر کئے تھے میداں لب پر درود رہتا، سینوں میں اُن کے ایماں
وہ سرورِ دو عالمؐ کو جان سے تھے پیارے	روشن جہاں میں سب سے، ہیں بدر کے ستارے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

انبیاء پر اگر کوئی واقعہ مصیبت کے رنگ میں آتا ہے تو اس سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ ان کے اخلاق کو وہ دنیا پر ظاہر کرے کہ جو ہماری طرف سے آتے ہیں اور ہمارے ہو جاتے ہیں وہ کن اخلاق فاضلہ کے صاحب ہوتے ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 470 ایڈیشن 1988ء)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اسکی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے، وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 544 تا 546)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

eTAX SERVICE
GST Suvidha Kendra

Reyaz Ahmed
GST Consultant/TRP
H.O. F-43A School Road
Khanpur, New Delhi - 110062
www.etaxservice.in
reyaz.reyaz@gmail.com
98178 97856
92780 66905

Our Services
Income Tax Filling
GST Reg. & Return Filling
Pvt. Ltd. Reg. and Accounting Services
Trade Mark and Logo Reg. Services
FSSAI Licence for Food Vendors
MCD License
GeM and Procurement Reg.
Import Export Code

طالب دعا: ریاض احمد و افراد خاندان (جماعت احمدیہ دہلی)

ھوالشافی

N D QAMAR HERBAL & UNANI CLINIC
(Treatment for all kinds of Chronic Diseases)
SINCE 1980
Near Khilafat Gate Qadian (Punjab)
contact no : +91 99156 02293
email : qamarafiq81@gmail.com
instagram : qamar_clinic

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6/دسمبر 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ آنسہ سمیع صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع صاحب (آف کراچی حال یو.کے)

4/دسمبر 2023ء کو برین ٹیومر کی وجہ سے 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ قریباً تین ماہ قبل یو کے آئی تھیں۔ آپ مکرم سید محمد یعقوب صاحب (5 ہزاری ممبر تحریک جدید) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کو کراچی میں بطور سیکرٹری تعلیم القرآن اور سیکرٹری تربیت کے علاوہ کئی جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ مرحومہ کے شوہر بھی کراچی جماعت کے سرگرم عہدیدار رہے ہیں۔ مرحومہ انتہائی دُعاگو، نیک، دین دار، سلسلہ کی خدمت کرنے والی، لوگوں کے ساتھ انتہائی پیار و محبت سے ملنے والی، غریبوں کی مدد کرنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی شفیق خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ملک حمید احمد خان صاحب (ربوہ)

2/اکتوبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت مولوی جلال الدین صاحب رضی اللہ عنہ، نانا حضرت مولوی غوث محمد صاحب رضی اللہ عنہ، پھوپھا حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ اور والد حضرت حکیم محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم ریٹائرمنٹ کے بعد 17 سال تک نظارت امور عامہ کے شعبہ احتساب میں بطور اعزازی کارکن خدمت کے علاوہ دارالرحمت شرقی ربوہ میں سیکرٹری امور عامہ اور صدر حلقہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، پوری شرح سے چندہ ادا کرنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم ملک طارق محمود صاحب قاضی سلسلہ ربوہ کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرمہ حمیدہ عصمت صاحبہ

اہلیہ مکرم چودھری محمد منیر احمد صاحب

(اسیر راہ مولیٰ سلانوالی ضلع سرگودھا حال ربوہ)

8/اکتوبر 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت حکیم اللہ دتہ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ سلانوالی ضلع سرگودھا اور ربوہ کے حلقہ نصیر آباد نمبر 2 کی صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، غریبوں کا خیال رکھنے والی، سادہ مزاج، ایک نیک فطرت اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے فدائیت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم داؤد احمد گوندل صاحب

ابن مکرم شریف احمد گوندل صاحب

(گوٹھ سلطان احمد گوندل ضلع حیدرآباد سندھ)

28/اکتوبر 2023ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت چودھری علی محمد صاحب گوندل رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم باجماعت نمازوں کے پابند، غریب پرور، مہمان نواز، خلافت کے جاں نثار، ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے گوٹھ سلطان احمد کے صدر جماعت، سیکرٹری مال اور زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مبشر احمد صاحب گوندل (کارکن امیر صاحب آفس لندن) کے بہنوئی تھے۔

(4) مکرم مشہود احمد صاحب (لاہور)

13/ستمبر 2023ء کو 45 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے صدر حلقہ اور زعیم مجلس انصار اللہ حلقہ گلشن پارک کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ حلقہ میں مربی ہاؤس کی تعمیر اپنی زیر نگرانی مکمل کروائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، بڑے سخی، مخلص، نیک اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ والدین اور گیارہ بہن بھائی شامل ہیں۔

(5) مکرم احمد سعید صاحب ابن مکرم عبدالغفور صاحب (دارالیمن وسطی حلقہ سلام ربوہ)

یکم/نومبر 2023ء کو 43 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم 15 سال سے نظارت تعلیم میں بطور کارکن کام کررہے تھے۔ اپنے حلقہ میں سیکرٹری تعلیم اور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ کے علاوہ انچارج یمن سیکٹر اور صدر رکشہ یونین ربوہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ اور تین بیٹوں کے علاوہ والدین شامل ہیں۔

(6) مکرم محمد مختار احمد سنوری صاحب (ہمبرگ، جرمنی)

3/جولائی 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت بابو فقیر علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ فیصل آباد میں طویل عرصہ سیکرٹری مال رہے اور جرمنی آنے پر بحیثیت قاضی اول ہمبرگ خدمت کی توفیق پائی۔ پانچوں نمازیں باقاعدگی سے مسجد میں جاکر ادا کرتے تھے۔ آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ نے بہت سے بچے بچیوں کے رشتے بھی کروائے۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم انجینئر چودھری عبدالحمید صاحب

(سمن آباد، لاہور)

13/ستمبر 2023ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، ہنس مکھ، مہمان نواز، منکسر المزاج ایک مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(8) مکرم میاں مظفر احمد صاحب

ابن مکرم میاں نواب دین صاحب مرحوم (جھنگ)

29/مئی 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے والد نے 1927ء میں احمدیت قبول کی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11/نومبر 2023ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک (اسلام آباد، یوکے) میں درج ذیل 3 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

- عزیزہ گل افشاں مرزا بنت مکرم مرزا لئیق احمد صاحب (کارکن عملہ حفاظت خاص، یوکے) ہمراہ عزیزم طاہر مجیب الرحمان (واقف نو) ابن مکرم محبوب الرحمان صاحب (یوکے)
- عزیزہ نادرہ امتیاز (واقفہ نو) بنت مکرم محمد امتیاز خالد صاحب (فن لینڈ) ہمراہ عزیزم عدیل احمد (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم افضال احمد صاحب
- عزیزہ نوال نوید (واقفہ نو) بنت مکرم سمیر نوید صاحب (جرمنی) ہمراہ عزیزم رحیف احمد مسلن ابن مکرم فرید مسلن صاحب (یوکے)

......☆......☆......☆......

آپ کے خطوط

الحمدللہ ماہ دسمبر 2023 میں شائع ہونے والا خصوصی شمارہ قرآن کریم نمبر پڑھنے کی توفیق ملی۔ تمام مضامین ماشاللہ بہت اعلیٰ ہیں۔ مضمون نگاروں نے کافی محنت سے مضامین لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سبھی مضمون نگار حضرات اور تمام کارکنان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام اور آپ کی تصویر نیز سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر شمارے کی خاص زینت ہیں۔ میری نیک خواہشات ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالقادر شجیع، جماعت احمدیہ گلبرگہ، صوبہ کرناٹک)

GRIZZLY
BE ALWAYS AHEAD
Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "Grizzly Wallet"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com,Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا: عطاء الرحمٰن (بھائی پوتا ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS
طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmed)

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی صرف نیک یادیں ہوتی ہیں جو نافع الناس ہوتے ہیں

جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ ہوتے ہیں، جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں

صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 ؍ستمبر 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ننے فرمایا: مکرمہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی بیٹی اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں۔ یہ رہتی تو قادیان میں تھیں لیکن کچھ عرصہ سے ربوہ میں اپنی بیٹیوں کے پاس آئی ہوئی تھیں۔ ربوہ میں گزشتہ دنوں، چھیانوے سال کی عمر میں بقضائے الٰہی ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/9 کی موصیہ تھیں۔ 1951ء کے جلسہ سالانہ کے افتتاح پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کا نکاح ان کے ساتھ پڑھا۔

سوال صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ کون کون سے عہدوں پر متمکن رہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان کو جب قادیان بھجوایا تو یہ بھی نصیحت فرمائی تھی کہ لجنہ کی جماعتوں کو اکٹھا کرنا ہے۔ آپ وہاں جاتے ہی پہلے جنرل سیکرٹری قادیان بنیں پھر 1955ء میں صدر لجنہ مقامی اور پھر صدر لجنہ بھارت منتخب ہوئیں۔ 59ء میں لجنہ مقامی کی صدارت کیلئے کسی اَور کا انتخاب ہوا اور آپ صدر لجنہ بھارت کے طور پر کام کرتی رہیں۔ اللہ کے فضل سے 1999ء تک اس خدمت پر فائز رہیں۔ اسکے بعد اعزازی ممبر رہیں۔ اپنے عرصۂ خدمت کے دوران ہندوستان کی مجالس کے دورے بھی کیے، ان کی خدمات کا عرصہ 46 سال بنتا ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ کی نظر میں کون سے لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی صرف نیک یادیں ہوتی ہیں، جو نافع الناس ہوتے ہیں، جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ ہوتے ہیں، جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں، جو خلافت احمدیہ سے حقیقی وفا رکھنے والے ہوتے ہیں، جو حقوق العباد کی ادائیگی کی حتی المقدور کوشش کرنے والے ہوتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ہمہ وقت کوشش کرنیوالے ہوتے ہیں، جن کیلئے ہر زبان سے صرف تعریفی کلمات ہی نکلتے ہیں اور یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان پر جنت واجب ہوجاتی ہے۔

سوال صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ جب قادیان جانے لگیں حضرت مصلح رضی اللہ عنہ نے کیا نصیحت کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ فرماتی ہیں جب میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مَیں قادیان جانے لگی ہوں تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر مجھے ہدایت کی تھی کہ اُمّ ناصر کے مکان میں رہنا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کثرت سے قدم پڑے ہیں اور ان کے صحن میں حضور علیہ السلام نے درس بھی دیا ہوا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ کی قربانی کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعے پر مرزا وسیم احمد صاحب کو فرمایا جبکہ آپ شادی کے سلسلے میں آئے تھے اور شادی کو ابھی چند دن ہوئے تھے اور اپنی اہلیہ کو ساتھ لے جانے کیلئے کاغذات تیار کروا رہے تھے، ان دنوں میں ایسی کھچاوٹ پیدا ہوگئی کہ حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں کہا کہ بیوی کے کاغذات تو بنتے رہیں گے تم اس کو چھوڑو اور واپس فوری طور پر قادیان چلے جاؤ کیونکہ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا کوئی فرد ہونا چاہئے۔ اور فوری طور پر جہاز کی سیٹ بک کرواؤ۔ اگر جہاز میں سیٹ نہیں بھی ملتی تو تمہارا فوری جانا ضروری ہے چاہے چارٹرڈ جہاز کرا کے جانا پڑے کیونکہ اگر تم وہاں نہیں ہو گے اور اپنا نمونہ پیش نہ کیا اور قربانی نہ دی تو لوگ پھر کس طرح قربانی دیں گے۔ جہاں یہ قربانی مرزا وسیم احمد صاحب کی تھی وہاں صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ کی بھی قربانی تھی۔

سوال صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے کتنے بیٹے اور بیٹیوں سے نوازا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کو تین بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا۔ ایک بیٹی ان کی امتہ العلیم صاحبہ آجکل صدر لجنہ پاکستان ہیں، منصور احمد خان صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی بیگم ہیں۔ باقی دو بیٹیاں جو ہیں، ایک کیپٹن ماجد خان صاحب کی اہلیہ ہیں امتہ الکریم صاحبہ، دوسری امتہ الرؤوف صاحبہ ڈاکٹر ابراہیم منیب کی بیوی ہیں۔ مرزا کلیم احمد ان کے بیٹے امریکہ میں رہتے ہیں۔

سوال مرزا وسیم احمد صاحب کی وفات کے متعلق حضرت صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ نے کیا خواب دیکھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ کی بیٹی کہتی ہیں کہ مرزا وسیم احمد صاحب کی جب وفات ہوئی ہے تو انہوں نے خواب دیکھا کہ گویا وہ آخری سفر پر جارہی ہیں، وہ بھی تیاری کررہی ہیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ خواب میں ان کی آئے اور فرمایا ابھی تمہارا ویزہ نہیں لگا۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے اس خواب کے بعد انہوں نے لمبی زندگی پائی اور گزاری۔

سوال 1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لائے تو آپ نے قادیان کی لجنہ کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لے گئے تو آپؒ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہندوستان کی لجنات میں سب کے متعلق تو مَیں نہیں کہہ سکتا لیکن قادیان کی لجنہ کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ مالی قربانی میں یہ بے مثل نمونے دکھانے والی ہے۔ قادیان کی جماعت ایک بہت غریب جماعت ہے لیکن میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ جب بھی کوئی تحریک کی جائے یہاں کی خواتین اور بچیاں ایسے ولولے اور جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیتی ہیں کہ بعض دفعہ میرا دل چاہتا ہے کہ ان کو روک دوں کہ بس کرو، تم میں اتنی استطاعت نہیں ہے اور واقعۃً مجھے خوشی کے ساتھ ان کا فکر بھی لاحق ہو جاتا ہے لیکن پھر میں سوچتا ہوں کہ جس کی خاطر انہوں نے قربانیاں کیں وہ جانتا ہے کہ کس طرح ان کو بڑھ چڑھ کر عطا کرنا ہے۔ وہی اللہ اپنے فضل کے ساتھ ان کے مستقبل کو دین اور دنیا کی دولتوں سے بھر دے گا۔

سوال حضرت صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ کی نواسی نے آپ کے اوصاف کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کی نواسی لکھتی ہیں کہ قادیان کے چھوٹے بچے آپ کو نانی امی کہا کرتے تھے اور ہر ایک سے آپ نے نانی جیسا محبت اور شفقت کا سلوک کیا۔ پھر ان کی نواسی لکھتی ہیں کہ ایک دفعہ کمزوری طبیعت کی وجہ سے آرام کر رہی تھیں۔ شام کے وقت کچھ خواتین کسی دُور کی جماعت سے ملنے آگئیں۔ کوئی بڑا گھر میں نہیں تھا، مَیں نے کہہ دیا کہ نانی آرام کر رہی ہیں اور وہ ایک دعا کی چِٹھی دے کے چلی گئیں۔ جب میری نانی اٹھیں۔ ان کو میں نے کہا کہ دو عورتیں آئی تھیں تو فوراً چِٹھی منگوا کر پڑھی دعا کی۔ پھر ٹیلیفون کروا کر کسی کو ہدایت دی کہ جو بھی انہوں نے لکھا تھا چِٹھی میں اس کی تعمیل کروادیں۔ پھر مجھے سمجھایا کہ لوگ بڑی دُور دُور سے محبت کے ساتھ تمہارے نانا کے پاس آتے تھے وہ ان کو ایسے واپس نہیں جانے دیتے تھے تو اس لیے تم بھی مہمانوں کو عزت سے بٹھایا کرو۔ مجھے اطلاع کر دیتی۔ نانی کا سمجھانے کا انداز بہت پیارا تھا جواب تک میرے ذہن میں نقش ہے۔

سوال حضرت صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ غرباء کا کس قدر خیال رکھتی تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ آپ اڈیشہ کے کسی گاؤں میں دورے پہ گئیں۔ وہاں آپ کو کچھ لوگ ملے جو بہت ہی غریب تھے۔ ان لوگوں کو کچھ دینے کیلئے ان کے پاس کچھ نہ تھا تو انہوں نے بچوں کے جو زائد کپڑے تھے ان لوگوں کو دے دیے تا کہ وہ اپنا تن ڈھانک سکیں کیونکہ وہ لوگ بہت مفلس حال اور خستہ حال میں تھے۔ ☆☆

جنگ احد میں ہونے والے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

اس لڑائی میں گو بڑا صدمہ مسلمانوں کو پہنچا اور عبداللہ بن جبیرؓ کی سپاہ کی خطا سے یہ بلا آئی

مگر ایک فائدہ عظیم بھی حاصل ہوا کہ منافقوں کا نفاق اور یہودیوں کا بغض و عناد صاف صاف عیاں ہوگیا اور خالص مسلمان ممتاز ہوگئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22 ؍ستمبر 2023 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جنگ احد میں مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچا؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس لڑائی میں گو بڑا صدمہ مسلمانوں کو پہنچا اور عبداللہ بن جبیرؓ کی سپاہ کی خطا سے یہ بلا آئی مگر ایک فائدہ عظیم بھی حاصل ہوا کہ منافقوں کا نفاق اور یہودیوں کا بغض و عناد صاف صاف عیاں ہوگیا اور خالص مسلمان ممتاز ہوگئے۔

سوال جب صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتے ہوئے درہ خالی کیا تو کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی حکم کے باوجود بھی جب درّے کی حفاظت پر ماموراکثریت نے درّہ خالی کر دیا تو دشمن نے اس طرف سے حملہ کیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا۔

سوال جب مسلمان مال غنیمت جمع کر رہے تھے تو کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمان اس وقت بے خبری کے عالم میں مال غنیمت جمع کرنے اور مشرکین کو قیدی بنانے میں مصروف تھے کہ اچانک مشرکوں کے گھڑ سوار دستے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ان کے سروں پر پہنچ گئے۔

سوال غزوہ طائف کے بعد جب حمزہ کا قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا تو آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حمزہؓ کے قتل کی اطلاع ملی تو آپؐ کو سخت صدمہ ہوا اور روایت آتی ہے کہ غزوۂ طائف کے بعد جب حمزہ کا قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا تو آپؐ نے اسے معاف تو فرما دیا مگر حمزہ کی محبت کا احترام کرتے ہوئے فرمایا کہ وحشی میرے سامنے نہ آیا کرے

سوال جبرائیل نے عبدلمطلب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا خبر دی؟

جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب کو سات آسمانوں میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شیر لکھا گیا ہے۔

سوال کیا صحابہؓ کرام کو جنگ احد میں مال غنیمت کی پڑی ہوتی تھی؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وَلَقَدْ

صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰٮكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران:153) اور یقیناً اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچا ثابت کر دکھایا جب تم اسکے حکم سے ان کی بیخ کنی کر رہے تھے تا کہ جب تم نے بزدلی دکھائی اور تم اصل حکم کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے اور تم نے اس کے باوجود بھی نافرمانی کی کہ اس نے تمہیں وہ کچھ دکھلا دیا جو تم پسند کرتے تھے۔ تم میں ایسے بھی تھے جو دنیا کی طلب رکھتے تھے اور تم میں ایسے بھی تھے جو آخرت کی طلب رکھتے تھے پھر اس نے تمہیں ان سے پرے ہٹا لیا تا کہ تمہیں آزمائے اور جو بھی ہوا وہ یقیناً تمہیں معاف کر چکا ہے (یعنی اللہ تمہیں معاف کر چکا ہے) اور اللہ مومنوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ہے آیت جس کی تفسیر میں یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ مالِ غنیمت یا اس جنگ کے حوالے سے یہ آیت ہے۔ صحابہؓ کے بارے میں یہ کہنا بلکہ سوچنا بھی ان کی شان کے خلاف ہے کہ ان کو مال غنیمت کی پڑی ہوتی تھی۔ یہ لوگ تو اپنے بیوی بچے اور اپنی جانیں تک اپنے سب سے محبوب خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نچھاور کر چکے تھے اور اس سے پہلے وہ اپنے اموال و اسباب بھی اسی راہ میں لُٹا چکے تھے۔ شہادت کے شوق میں تو جیسا کہ واقعات بیان ہوئے ہیں یہ لوگ باہر نکل کر جنگ کرنا چاہتے تھے اور یہ جنگیں مالِ غنیمت حاصل کرنے کیلئے نہیں لڑی جا رہی تھیں۔ یہ تو مسلمانوں پہ الزام ہے۔ ہاں فتح کی صورت میں اموال غنیمت مل جانا ایک ضمنی بات تو ہوسکتی ہے لیکن صحابہؓ کا مطلوب و مقصود مال غنیمت حاصل کرنا ہرگز نہیں ہوسکتا تھا۔

سوال حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے کیا بیان کیا ہے؟

جواب حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے فرماتے ہیں: حضرت حمزہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا ہونے کے علاوہ آپؐ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ نہایت بہادری کے ساتھ لڑ رہے تھے اور جدھر جاتے تھے ان کے سامنے قریش کی صفیں پھٹ پھٹ جاتی تھیں مگر دشمن بھی ان کی تاک میں تھا اور جبیر بن مطعم اپنے ایک حبشی غلام وحشی نامی کو خاص طور پر آزادی کا وعدہ دے کر اپنے ساتھ لایا تھا کہ جس طرح بھی ہو حمزہ کو جنہوں نے جبیر کے چچا طعیمہ بن عدی کو بدر کے موقعہ پر تلوار کی گھاٹ اتارا تھا قتل کر کے اسکے انتقام کو پورا کرے۔ چنانچہ وحشی ایک جگہ پر چھپ کر ان کی تاک میں بیٹھ گیا اور جب حمزہ کسی شخص پر حملہ کرتے ہوئے وہاں سے گزرے تو اس نے خوب تاک کر ان کی ناف کے نیچے اپنا چھوٹا سا نیزہ مارا جو لگتے ہی بدن کے پار ہو گیا۔ حمزہ لڑکھڑاتے ہوئے گرے مگر پھر ہمت کر کے اٹھے اور ایک جست کر کے وحشی کی طرف بڑھنا چاہا مگر پھر لڑکھڑا کر گرے اور جان دے دی اور اس طرح اسلامی لشکر کا ایک مضبوط بازو ٹوٹ گیا۔

سوال کیا مسلمان جنگ احد میں مال غنیمت حاصل کرنے کی خاطر گئے تھے؟

جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ ان کو یہ خواہش تھی کہ ہم بھی اس جنگِ اُحد میں شریک ہوں۔ یہ بھی دنیوی خیال تھا کہ ہم اس غزوہ میں شامل ہوں اور کافروں کو ماریں۔ لُوٹ کے مال میں شامل ہونا اس جگہ مراد نہیں۔ تم کو یہ خیال تھا کہ ہم غزوہ میں شامل ہونے والوں سے پیچھے نہ رہ جائیں مگر یہ بھی ایک دنیوی خیال ہے دنیوی خیال اس لیے ہے کہ صرف لڑنا تو کوئی بات نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کرنا یہ دنیوی خیال بن جاتا ہے۔ تمہیں تو حکم کی تعمیل کرنی چاہئے تھی اور بس کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کرنا چاہے وہ دین کی خاطر جنگ ہو رہی ہو اور آپؐ نے اس سے منع کر دیا اور کہیں اَور جگہ ڈیوٹی لگا دی تو اس حکم کی تعمیل اصل میں دین ہے نہ کہ جنگ کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ تمہارا افسر اور اس کے ساتھی تو آخرت کو چاہتے تھے۔ ان کے مدِ نظر انجام اور نتیجہ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ وہ نافرمانی کے بد نتیجہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس طرح اسکے ساتھی بھی اسے حق پر سمجھتے تھے۔ افسر اور اسکے ساتھ متفق لوگوں کی نظر اس بات کے آخری نتیجہ پر پہنچ رہی تھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو جنگ میں شمولیت سے زیادہ اہم سمجھتے تھے لیکن برخلاف اس کے تمہاری نظر سطحی بات پر پڑی ہوئی تھی۔ یہ معنے صحابہؓ کی اس شان کے مناسب حال ہیں جو ان کے کاموں اور ان کی قربانیوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کی نعش کے سامنے کھڑے ہو کر کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابن ہشام کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہؓ کی نعش پر آ کر کھڑے ہوئے تو فرمانے لگے کہ اے حمزہ! تیری اس مصیبت جیسی کوئی مصیبت مجھے کبھی نہیں پہنچے گی۔ میں نے اس سے زیادہ تکلیف دہ منظر آج تک نہیں دیکھا۔

سوال ابوسفیان کی بیوی ہند نے حضرت حمزہ کی نعش کے ساتھ کیا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابوسفیان کی بیوی ہند غزوۂ احد کے دن لشکروں کے ہمراہ آئی۔ اس نے اپنے باپ کا انتقام لینے کیلئے جو بدر میں حضرت حمزہؓ کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا تھا یہ نذر مان رکھی تھی کہ مجھے موقع ملا تو میں حمزہ کا کلیجہ چباؤں گی۔ جب یہ صورتحال ہو گئی اور حضرت حمزہؓ پر مصیبت آ گئی تو مشرکین نے مقتولین کا مثلہ کر دیا، ان کی شکلیں بگاڑ دیں، ناک کان وغیرہ عضو کاٹے۔ وہ حمزہ کے جگر کا ایک ٹکڑہ لائے۔ ہند اسے لے کر چباتی رہی کہ کھا جائے مگر جب وہ اس کو نگل نہ سکی تو پھینک دیا۔

سوال جب حضرت حمزہ کلیجے کو ہند نے چبایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب جب رسول کریم صی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے آگ پر ہمیشہ کیلئے حرام کر دیا ہے کہ حمزہ کے گوشت میں سے کچھ بھی چکھے۔

......☆......☆......☆......

Our Moto Your Satisfaction
MUBARAK TAILORS
کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں
Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian
Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

بہت تھوڑے ہیں اور اِن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اندھیرے میں آواز آئی۔ ابوحنظلہ! یہ ابوسفیان کی کُنیت تھی۔ ابوسفیان نے آواز پہچان لی اور کہا۔ عباس! تم کہاں! اُس نے کہا سامنے محمد رسول اللہ ﷺ کا لشکر پڑا ہے۔ اگر تم اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو فوراً میرے پیچھے سواری پر بیٹھ جاؤ۔ ورنہ عمرؓ میرے پیچھے آ رہا ہے اور وہ تیری خبر لیگا۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے جو ابوسفیان کے گہرے دوست تھے اسکا ہاتھ پکڑا اور کھینچ کر اپنے پیچھے بٹھا لیا اور سواری کو دوڑاتے ہوئے رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچے۔ وہاں جاتے ہی ابوسفیان کو انہوں نے رسول کریم ﷺ کے قدموں میں دھکا دیکر گرا دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوا ہے۔

......حضرت عباسؓ کے زور دینے کی وجہ سے اور کچھ اس وجہ سے کہ اُسکے دونوں ساتھیوں نے بھی بیعت کر لی تھی اُس نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ پھر اُس نے کہا یا رسول اللہ! اگر مکّہ کے لوگ تلوار نہ اُٹھائیں تو کیا وہ امن میں ہونگے؟ آپ نے فرمایا ہاں! ہر شخص جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیگا اور مقابلہ نہیں کریگا اُسے امن دیا جائیگا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابوسفیان کو اپنے اعزاز کا زیادہ خیال رہتا ہے اسکی عزت کا بھی کوئی سامان کیا جائے۔ آپ نے فرمایا اچھا جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائیگا اُسے بھی امن دیا جائیگا۔ اُس نے کہا یا رسول اللہ! مکّہ کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے ابوسفیان کا گھر بہت چھوٹا ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص حکیم بن حزام کے گھر میں داخل ہو جائیگا اُسے بھی امن دیا جائیگا۔ اور جو شخص اپنے ہتھیار پھینک دیگا اُسے بھی امن دیا جائیگا۔ اور جو کوئی خانہ کعبہ میں چلا جائیگا اُس کو بھی امن دیا جائیگا۔ اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ! یہ جگہیں بھی مکّہ کی آبادی کے لحاظ سے کافی نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا میرے پاس کچھ کپڑا لاؤ۔ جب کپڑا لایا گیا تو آپ نے اُس کا ایک جھنڈا بنایا اور پھر وہ جھنڈا آپ نے ایک صحابیؓ ابو رویحہؓ کو دیا جو حضرت بلالؓ کے بھائی بنے ہوئے تھے اور فرمایا کہ یہ بلالؓ کا جھنڈا ہے جو کوئی اسکے نیچے آ کر کھڑا ہو جائیگا اُس کو بھی معاف کر دیا جائیگا۔

یہ تاریخی واقعہ بتاتا ہے کہ جب ابوسفیان نے مکّہ میں جا کر اعلان کیا ہوگا تو کس طرح لوگ پاگلوں کی طرح اپنے اپنے گھروں کی طرف، خانہ کعبہ کی طرف، بلالؓ کے جھنڈے کی طرف اور ابوسفیان اور حکیم بن حزام کے گھر کی طرف دوڑ پڑے ہونگے اور کس طرح اُن کے دل اُس وقت لرز رہے اور ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہونگی۔ اور اُن کے حواس باختہ ہو رہے ہوں گے؟ اس موقعہ پر رسول کریم ﷺ نے جو بلالؓ کا جھنڈا بنایا یہ ایک لطیف طریقہ مکّہ والوں کو ذلیل کرنے اور بلالؓ کا دل خوش کرنے کا تھا۔ مکّہ والے سالہا سال تک بلالؓ کو اسکے اسلام لانے کی وجہ سے مارا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ کے دل میں خیال آیا کہ بلالؓ دل میں کہیگا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کو تو معاف کر دیا مگر میرے سینہ اور چھاتی پر لگے ہوئے زخموں کا کوئی بدلہ نہ لیا۔ پس آپ نے اُن کا جھنڈا بنا کر اُن کے ایک منہ بولے بھائی کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ جو کوئی بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آ کر کھڑا ہوگا اُسے بھی معاف کیا جائیگا۔ (سیرۃ الحلبیہ، جلد 3، ص 93) اور اس طرح ایک ہی وقت میں آپ نے اپنی رحم دلی کا ثبوت بھی دے دیا اور بلالؓ کے زخموں پر پھایا بھی لگا دیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 6، مطبوعہ 2010 قادیان)

بقیہ سیرت خاتم النّبیینؐ از صفحہ نمبر 8

ہو۔ خدا کی قسم میں تو یہ بھی نہیں پسند کرتا کہ میرے بچنے کے عوض رسول اللہ کے پاؤں میں ایک کانٹا تک چبھے۔'' ابوسفیان بے اختیار ہو کر بولا۔ ''واللہ میں نے کسی شخص کو کسی شخص کے ساتھ ایسی محبت کرتے نہیں دیکھا جیسی کہ اصحاب محمد کو محمد سے ہے۔'' اس کے بعد نسطاس نے زید کو شہید کر دیا۔

اسی واقعہ رجیع کی ضمن میں یہ روایت بھی آتی ہے کہ جب قریش مکہ کو یہ اطلاع ملی کہ جو لوگ بنولحیان کے ہاتھ سے رجیع میں شہید ہوئے تھے ان میں عاصم بن ثابت بھی تھے تو چونکہ عاصم نے بدر کے موقع پر قریش کے ایک بڑے رئیس کو قتل کیا تھا، اس لئے انہوں نے رجیع کی طرف خاص آدمی روانہ کئے اور ان آدمیوں کو تاکید کی کہ عاصم کا سر یا جسم کا کوئی عضو کاٹ کر اپنے ساتھ لائیں تا کہ انہیں تسلی ہو اور ان کا جذبۂ انتقام تسکین پائے۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ جس شخص کو عاصم نے قتل کیا تھا اس کی ماں نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے قاتل کی کھوپڑی میں شراب ڈال کر پیئے گی لیکن خدائی تصرف ایسا ہوا کہ یہ لوگ وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ زنبوروں اور شہد کی مکھیوں کے جھنڈ کے جھنڈ عاصم کی لاش پر ڈیرہ ڈالے بیٹھے ہیں اور کسی طرح وہاں سے اٹھنے میں نہیں آتے۔ ان لوگوں نے بڑی کوشش کی کہ یہ زنبور اور مکھیاں وہاں سے اڑ جائیں مگر کوئی کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ آخر مجبور ہو کر یہ لوگ خائب و خاسر واپس لوٹ گئے۔ اسکے بعد جلد ہی بارش کا ایک طوفان آیا اور عاصم کی لاش کو وہاں سے بہا کر کہیں کا کہیں لے گیا۔ لکھا ہے کہ عاصم نے مسلمان ہونے پر یہ عہد کیا تھا کہ آئندہ وہ ہر قسم کی مشرکانہ چیز سے قطعی پرہیز کریں گے حتّٰی کہ مشرک کے ساتھ چھوئیں گے بھی نہیں۔ حضرت عمرؓ کو جب ان کی شہادت اور اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو کہنے لگے۔ ''خدا بھی اپنے بندوں کے جذبات کی کتنی پاسداری فرماتا ہے موت کے بعد بھی اس نے عاصم کے عہد کو پورا کروایا اور مشرکین کے مس سے انہیں محفوظ رکھا۔

واقعہ رجیع کی خبر سے جو صدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب کو پہنچ سکتا تھا وہ ظاہر ہے مگر پیشتر اس کے کہ یہ المناک خبر مدینہ میں پہنچتی ایک اور خطرناک واقعہ پیش آ گیا۔ اس لئے قبل اسکے کہ ہم واقعہ رجیع کے متعلق کوئی تبصرہ کریں اس واقعہ کا بیان کر دینا ضروری ہے کیونکہ یہ دونوں واقعات ایک ہی نوعیت کے تھے اور ان کی اطلاع بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی وقت میں موصول ہوئی تھی۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 511 تا 517، مطبوعہ قادیان 2011)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

میرے والد مکرم بشیر الدین ننگلی صاحب

(نورالدین نوری مربی سلسلہ نظارت نشر واشاعت قادیان)

افسوس میرے بہت ہی پیارے والد محترم بشیر الدین ننگلی صاحب قادیان مورخہ 5 جنوری 2024 بروز جمعۃ المبارک صبح 4:30 بجے اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔

1956 میں آپ کی فیملی پاکستان فیصل آباد گئے تھے والدہ صاحبہ کا پاسپورٹ گم جانے کی وجہ سے کچھ عرصہ فیصل آباد کے گاؤں بکّو والا میں رکنا پڑا جہاں 6/اکتوبر 1956ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کا نام بشیر الدین تجویز فرمایا۔ آپ کے والد محترم کا نام دین محمد ننگلی صاحب درویش مرحوم اور والدہ کا نام مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ تھا۔ آپ محترم محمد رمضان صاحب مرحوم آف امبالہ، ہریانہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ آپ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بشیر الدین تجویز فرمایا تھا۔

1965ء میں آپ اپنے چھوٹے بھائی اور والدہ کے ہمراہ پاکستان گئے ہوئے تھے اُن دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیمار تھے۔ ملنے کی اجازت نہ تھی۔ حضور کو یہ بتانے پر کہ قادیان سے آئے ہیں اجازت ملی۔ کمرہ میں حضور نے کروٹ لے کر ان کی طرف دیکھا۔ آپ حضور کے پلنگ کا چکر لگا کر کمرے سے باہر آ گئے۔ اس طرح آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بھی زیارت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

1982ء میں آپ پاکستان گئے ہوئے تھے اپنی اہلیہ اور بڑے بیٹے ناصر الدین کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے شرف ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ ملاقات کے چند یوم بعد حضور کی وفات ہوگئی آپ کو حضور کے جنازہ مبارک میں شامل ہونے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ کو ربوہ میں اُن کی بیعت کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔

والد صاحب بہت پیار کرنے والے، ہمدرد، ملنسار اور دکھ سکھ میں سب کے کام آنے والے بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنی ساری زندگی نہایت سادگی، ایمانداری اور وفا کے ساتھ گزاری۔

والد صاحب نے سن 1976 سے سن 2010 تک ایک لمبا عرصہ فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں بہت محنت اور وفا کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر 7/اپریل 1992ء کو 3 ماہ کیلئے پریس کی مشین کا کام سیکھنے ربوہ پاکستان گئے۔ اُس وقت پیارے حضور انور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناظر اعلیٰ ربوہ تھے۔ کئی بار حضور سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ الحمد للہ۔

دسمبر 2006 میں اچانک گردے فیل ہو گئے جس پر محترم میاں صاحب مرحوم (حضرت مرزا وسیم احمد صاحب) کے مشورہ اور ہدایت پر پاکستان کا ویزہ حاصل کر کے وہاں گئے اور لاہور میں رشید ہسپتال میں کامیاب کڈنی ٹرانسپلانٹ کا آپریشن ہوا۔ موصوف صحتیاب ہوتے ہی واپس فضل عمر پرنٹنگ پریس میں خدمت کیلئے حاضر ہو گئے۔ آپریشن کے بعد جسم کچھ کمزور ہو گیا تھا اور پریس میں استعمال ہونے والے کیمیکلز کے نقصان کی وجہ سے موصوف کا تبادلہ 2010 میں دفتر بہشتی مقبرہ قادیان میں ہو گیا اور سال 2016 اپنی ریٹائرمنٹ تک موصوف دفتر بہشتی مقبرہ قادیان میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔

والد صاحب سلسلہ کی خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھتے تھے آپ ایک طویل عرصہ اپنے حلقہ میں بطور سیکریٹری مال کے عہدہ پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ وفات سے قبل بھی آپ اپنے میں حلقہ میں سیکریٹری وقف جدید اور محصل مجلس انصار اللہ کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ صد سالہ جوبلی کا چندہ بھی بڑی محنت لگن سے آپ نے وصول کیا۔ جب بھی نماز کیلئے مسجد جاتے یا باہر کسی کام سے جاتے تو رسید بک آپ کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ نماز کے بعد اکثر محلہ کے داخلی حصہ میں کرسی پر بیٹھ جایا کرتے تھے تاکہ چندہ کی وصولی کر سکیں۔ گردے فیل ہونے کے بعد جب آپ کا ڈائلیسز ہوتا تھا تو دائیں ہاتھ کی کلائی میں آپریشن کر کے پائپ ڈالا گیا جس سے آپ کا ہاتھ کمزور ہو گیا تھا اور کانپتا تھا گھر والے منع کرتے تھے کہ اس ہاتھ سے پین نہ پکڑیں رسید ہم کاٹ دیتے ہیں لیکن آپ کہتے نہیں یہ رسیدیں میں ہی کاٹوں گا۔ اپنی وفات سے 2 دن قبل تمام رسیدات کی رقم محاسب میں جمع کروا دیں۔

فن کتابت کی صلاحیت حاصل کی اخبار بدر قادیان کی کتابت اور بہشتی مقبرہ قادیان کے بعض مزار، یادگاری کتبہ جات کی کتابت آپ کی یادگار ہیں۔

آپ جلسہ سالانہ قادیان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کا اپنے گھر پر قیام وطعام کا اہتمام بہت شوق اور اخلاص کے ساتھ کیا کرتے تھے اور اس فکر میں رہتے تھے کہ کہیں کسی مہمان کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہ جائے بعض سالوں میں گھر میں مہمانوں کی تعداد 60 سے بھی زائد ہو جاتی تھی۔ ایک بڑی تعداد ایسے مہمانوں کی تھی جو رشتہ دار نہیں تھے لیکن کسی نہ کسی کے توسط سے آجاتے تھے اور رہائش کیلئے آپ کبھی کسی کو منع نہیں کرتے تھے۔ جب مہمان واپس گھروں کو جاتے تو اُن کو قادیان کے تبرک کے طور پر کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور دیتے۔ کڈنی ٹرانسپلانٹ کے بعد جسم میں کمزوری آ گئی تھی۔ اسکے باوجود جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کا استقبال کرنے انکا سامان اٹھوانے انہیں قیام گاہ تک پہنچانے اور بعد میں انہیں رخصت کرنے خود چل کر جایا کرتے تھے۔ اور مہمانوں کے جانے تک اس فکر میں رہتے تھے کہ کہیں کسی مہمان کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہ جائے اور اپنی توفیق اور استطاعت کے ساتھ یہ سلسلہ اپنی وفات تک جاری رکھا۔

وفات کے بعد بے شمار مہمانان کرام جو کبھی آپ کے گھر میں ٹھہرے تھے کی طرف سے تعزیت کے فون آئے جو اُن کی وفات پر رو رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص بے انتہا محبت کرنے والا شخص تھا کبھی محسوس نہ ہونے دیا کہ ہم اپنے گھر میں ہیں یا کسی غیر کے گھر میں۔ ایک مہمان نے بتایا کہ 2012 میں وہ ہمارے گھر ٹھہرے تھے اور والد صاحب کی مہمان نوازی کی رو رو کر تعریفیں کیں اور کہا کہ میں بیان نہیں کر سکتا کہ ان کی وفات سے میں کس غم میں ہوں مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا خود کا باپ فوت ہو گیا ہو۔

والد صاحب کا خلافت کے ساتھ محبت اور وفا کا خاص تعلق تھا۔ 2014 میں جلسہ سالانہ لندن پر قادیان دارالامان سے جانے والے وفد میں شامل تھے۔ حضور انور کے ساتھ کئی بار شرف ملاقات نصیب ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ ایک بار لندن میں حضور انور سے ملاقات ہوئی جس میں ناصر الدین بڑا بیٹا بھی شامل تھا۔ حضور نے بچوں کے بارے میں پوچھا تو والد صاحب نے عرض کیا کہ میرا ایک بیٹا اور بیٹی جرمنی میں رہتے ہیں۔ حضور نے از راہ شفقت بڑے بیٹے ناصر الدین سے پوچھا کہ والد صاحب کو جرمنی بلایا؟ ناصر الدین نے بتایا کہ حضور ویزہ اپلائی کیا تھا نہیں ملا۔ اس پر حضور نے فرمایا اب دوبارہ اپلائی کرو۔ حضور کے ارشاد پر دوبارہ اپلائی کیا تو انٹرویو کے بغیر ہی ویزہ لگ گیا۔ الحمد للہ۔ اور پھر حضور انور سے جرمنی میں بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

موصوف پنج وقتہ نمازی اور دعا گو تھے۔ کوئی بھی پریشانی پیش آتی تو مرحوم بیت الدعا میں جا کر اس وقت تک تسلسل کے ساتھ دعا کرتے جب تک پریشانی دور نہ ہوتی۔ نہ صرف ہم عزیز واقارب اور احباب کیلئے بلکہ جس کسی نے بھی ان سے دعا کیلئے کہا ان کیلئے دعا کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر دعائیں قبول ہوتی تھیں۔

مرحوم نے درویشی دور کا ابتدائی غربت کا زمانہ بھی دیکھا اور بعد میں خلافت احمدیہ کی برکت کے طفیل آسودگی کا وقت بھی گزارا مگر ہر حال میں صبر اور شکر کا دامن نہ چھوڑا۔ شکر وقناعت اور استقامت کے ساتھ سادہ زندگی بسر کی۔

آپ نہایت خوش مزاج، ہمدرد، ملنسار اور ہر ایک کی دلجوئی کرنے والے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بچوں کی تعلیم وتربیت اور گھریلو کاموں میں بھی نہ صرف دلچسپی لیتے بلکہ اس میں خوب سے خوب تر کرنے کی کوشش میں رہتے۔

آپ کی نماز جنازہ 6/جنوری 2024 کو بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں محترم محمد انعام غوری صاحب امیر مقامی وناظر اعلیٰ قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے والدہ صاحبہ مکرمہ زکیہ بیگم کے علاوہ دو بیٹے مکرم محمد ناصر الدین صاحب آف جرمنی، خاکسار نورالدین نوری صاحب مربی سلسلہ نظارت نشر واشاعت قادیان اور ایک بیٹی مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اظہر صاحب آف جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

تمام بچے اللہ کے فضل سے مختلف رنگوں میں سلسلہ احمدیہ کی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

ملکی رپورٹیں

ڈبروگڑھ شہر میں پیس سمپوزیم کا انعقاد

مورخہ 27/اگست 2023ء کو صوبہ آسام کے شہر ڈبروگڑھ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیس سمپوزیم کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ یہ پیس سمپوزیم ''Tea County Hotel'' میں منعقد ہوا۔

پیس سمپوزیم کا عنوان The Key to the Global Peace & Security مقرر کیا گیا تھا۔ اس پیس سمپوزیم میں مختلف مکاتب ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے 70 سے زائد معززین نے شرکت کی جن میں سیاسی وسرکاری عہدیداران، پروفیسر صاحبان وطلباء، مختلف مذاہب کے لیڈران اور مختلف رفاہی وفلاحی تنظیموں کے ساتھ جڑے ہوئے احباب شامل تھے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مبلغ صاحب جماعت احمدیہ گوہاٹی نے مہمانان کرام کا استقبال کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا جس میں موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انسانی ہمدردی ومحبت کی تعلیمات پیش کیں اور امام جماعت احمدیہ دنیا بھر میں امن عالم کیلئے جو کوششیں فرما رہے ہیں ان کا ذکر کیا۔

اس پیس سمپوزیم میں جماعت احمدیہ کے تعارف اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیام امن کی کاوشوں اور قیام امن عالم کیلئے حضور انور کے ارشادات پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ اس ڈاکومنٹری میں جماعت احمدیہ کی طرف سے انڈیا میں کئے جانے والے خدمت خلق کے کاموں کو بھی پیش کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کے مقرر نے قیام امن عالم کیلئے اسلامی تعلیمات اور حضور انور کے ارشادات پیش فرمائے۔

معزز مہمانان کو بھی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ جس میں مہمانوں نے جماعت کی قیام امن کی کاوشوں کو سراہا اور اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

آخر پر صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔ اسکے بعد مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔

اس موقعہ پر ہال کی ایک جانب جماعتی بُک اسٹال بھی لگایا گیا جس سے شاملین نے بھرپور استفادہ کیا۔

معزز مہمانان کرام کو جماعتی لٹریچر تحفۃً پیش کئے گئے۔

پیس سمپوزیم کی خبریں مختلف اخبارات وویب پورٹلز اور نیوز چینلز میں نشر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس پیس سمپوزیم کے نیک ودور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(کے طارق احمد، انچارج شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11615: میں سلمان احمد عارف ولد مکرم نصیر احمد عارف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مربی سلسلہ تاریخ پیدائش 9 مئی 1998 پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: C-002 گارڈنیہ سوسائٹی ہاڈاپسر پونے مہاراشٹرا مستقل پتہ: محلہ احمدیہ قادیان گورداسپور پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10965 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وجاہت احمد　　العبد: سلمان احمد عارف　　گواہ: شیخ اسحاق

مسل نمبر 11622: میں دانیال احمد انوار ولد مکرم محمود احمد پرویز صاحب قوم احمدی مسلمان تلاش روزگار عمر 31 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ راجوری قصبہ وارڈ نمبر 4 گھر کا نمبر 311 مستقل پتہ کوٹلی کالابن ڈاکخانہ گلھوتی تحصیل منجاکوٹ راجوری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اگست 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اظہر احمد غزالی　　العبد: دانیال احمد انوار　　گواہ: مصور احمد پرویز

مسل نمبر 11623: میں عبداللہ ایم اے ولد مکرم ایم کے عبدالرحمان کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ آٹو موبائل ٹیکنیشین عمر 41 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن موڈاوزکاٹل ہاؤس ندنگانم کارومتھرا تھریسور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/دسمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 30 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: محمد صالح ایم پی　　العبد: عبداللہ ایم اے　　گواہ: زین الدین یوایس

مسل نمبر 11624: میں حیدر علی پی ایم ولد مکرم عبداللطیف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 5 اپریل 1979 تاریخ بیعت 1997ء ساکن 5TH مائل پالکڑ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جولائی 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: سعید احمد　　العبد: حیدر علی پی اے　　گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 11625: میں امتہ الشافی زوجہ مکرم منور حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 20 مارچ 1980 پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 16 بجرنگ پورا اٹارسی ضلع نرمداپورم صوبہ ایم پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 دسمبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد گلے کی چین 9.97 گرام، ایک عدد ہار 12.160 گرام، ایک عدد انگھوٹی 3.260 گرام، ایک جوڑی جھمکا 5.460 گرام، ایک عدد کان کی بالیاں 9.55 گرام، ایک عدد پینڈل 1.00 گرام، ایک عدد گلے کا ہار 15.760 گرام، ایک نتھ 0.500 گرام ایک جوڑی ٹاپس 210 گرام، بالیاں ایک جوڑی ٹاپس ایک جوڑی نتھ ایک جوڑی تمام زیورات 4 گرام۔ زیور نقرئی: چاندی 111 گرام، پائل 91 گرام، بچھیا 35 گرام، چاندی کے چھلے 165 گرام، پائل 56 گرام۔ حق مہر 21000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 650 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمد احمد　　الامتہ: امتہ الشافی　　گواہ: منور حسین

مسل نمبر 11626: میں شاکرہ پروین زوجہ مکرم مبین اختر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی پوسٹ آفس غازی پور، تاراپور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/دسمبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد گلے کا ہار، 3 جوڑی کان کی بالیاں، ایک عدد انگوٹھی (تمام زیورات 3 تولہ چار گرام 24 کیریٹ) زیور نقرئی: گلے کا ہار ایک عدد، چار عدد انگوٹھی، 2 جوڑی پازیب (تمام زیورات 315 گرام) حق مہر 20 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اطہر حسین　　الامتہ: شاکرہ پروین　　گواہ: محمد برکات اللہ

مسل نمبر 11627: میں مدبر احمد ولد مکرم مبین اختر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن خانپور ملکی پوسٹ آفس غازی پور، تاراپور ضلع منگیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 دسمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: محمد اطہر حسین　　العبد: مدبر احمد　　گواہ: محمد برکات اللہ

مسل نمبر 11628: میں سید فضل اللہ ولد مکرم سید شکر اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن پوسٹ آفس کوسبی ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 دسمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: سید شکر اللہ　　العبد: سید فضل اللہ　　گواہ: مقصود علی خان

مسل نمبر 11629: میں فریدہ بیگم زوجہ مکرم سید شکر اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5/جون 1981 پیدائشی احمدی ساکن کوسبی ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/دسمبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کنگن ایک جوڑی، ایک کان کا جھمکا ایک عدد انگوٹھی، ایک عدد گلے کا ہار۔ حق مہر 15 ہزار روپے بذمہ خاوند۔ ایک پلاٹ رقبہ 120 ڈسمل بمقام محی الدین پور سونگھڑہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید شکر اللہ　　الامتہ: فریدہ بیگم　　گواہ: مقصود علی خان

مسل نمبر 11630: میں مظفر احمد ولد مکرم عین العارفین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ جاب عمر 50 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: دلاور پور مستقل پتہ: مسجد بیت الملت ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 دسمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 15 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انوار اللہ فضل احمد　　العبد: مظفر احمد　　گواہ: سید محمد فضل

مسل نمبر 11631: میں محمد علی رضا ولد مکرم شیخ محمود علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 2/جنوری 1967 پیدائشی احمدی ساکن شہامت حسین لین برّہ پورہ اترٹولہ جگدیش پور بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/دسمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین رقبہ 6.37 ڈسمل جس میں چار ڈسمل پر مکان ہے باقی 2.37 ڈسمل خالی ہے۔ خسرہ نمبر 1837، کھاتہ نمبر 1073۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 6 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: دیدار الحق　　العبد: محمد علی رضا　　گواہ: محمد ذوالفقار علی

مسل نمبر 11632: میں محمد اشرف احمد ولد مکرم سید عبدالفہیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 5 جولائی 1967 پیدائشی احمدی ساکن جسیم اللہ لین رشی دوار جگدیش پور بھاگلپور بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/دسمبر 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان ہے لیکن بھائیوں میں تاحال تقسیم نہیں ہوا جب ہوگا تو اطلاع کردی جائے گی۔ ایک عدد چاندی کی انگوٹھی۔ میرا گزارہ آمد از مازمت ماہوار 12 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: دیدار الحق　　العبد: محمد اشرف　　گواہ: نظام الدین احمد

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت امام حسینؓ نے جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ سرداران بہشت میں سے ہیں، ہمیں صبر اور استقامت کا سبق دے کر ہمیں جنت کے راستے دکھا دیئے

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 23/نومبر 2012ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ان دنوں میں یعنی محرم کے مہینہ میں خاص طور پر جہاں اپنے لئے صبر اور استقامت کی ہر احمدی دعا کرے، وہاں دشمن کے شر سے بچنے کیلئے رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي، کی دعا بھی بہت پڑھیں

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 23 نومبر 2012ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

EDITOR	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57	MANAGER
MANSOOR AHMAD Mobile. : +91 82830 58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadr.in www.alislam.org/badr	ہفت روزہ بدر قادیان · Weekly **BADAR** Qadian Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 1 - February - 2024 Issue. 5	SHAIKH MUJAHID AHMAD Mobile : +91 99153 79255 e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جنگ احد کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی جاں نثاری کے ایمان افروز واقعات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 رجنوری 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ میں جو زخم پہنچے تھے ان کے متعلق بعض روایات اس طرح ہیں۔ طبرانی کی روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے تو فرمایا اس قوم پر اللہ کا غضب انتہائی سخت ہو جاتا ہے جس نے اللہ کے نبی کے چہرہ کو زخمی کیا۔ پھر تھوڑی دیر رک کر فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نادان ہے۔ صحیحین کی روایت میں بھی یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرما رہے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نادان ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کی رحمت جو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں کامل طور پر رنگی ہوئی تھی اس حالت میں بھی غالب آئی جبکہ آپ زخمی تھے خون بہہ رہا تھا اور آپ نے پھر یہ دعا کی کہ اے اللہ یہ ظلم جو یہ کر رہے ہیں یہ لاعلمی اور بیوقوفی کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ ان کو بخش دے۔ ان پر انکی غلطیوں کی وجہ سے عذاب نازل نہ کرنا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ کیا شفقت اور رحمت کا مظاہرہ ہے۔

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ نے بھی سیرت خاتم النبیین میں تفصیل لکھی ہے کہ درہ میں پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی مدد سے اپنے زخم دھوئے اور جو دو کڑیاں آپ کے رخسار میں چبھ کر رہ گئی تھیں وہ ابوعبیدہ بن الجراح نے بڑی مشکل سے اپنے دانتوں کے ساتھ کھینچ کر باہر نکالیں حتی کہ اس کوشش میں ان کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے۔ اس وقت آپ کے زخموں سے بہت خون بہہ رہا تھا اور آپ اس خون کو دیکھ کر حسرت کے ساتھ فرماتے تھے کہ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوْا وَجْہَ نَبِیِّہِمْ بِالدَّمِ وَھُوَ یَدْعُوْھُمْ اِلٰی رَبِّہِمْ کہ کس طرح نجات پائے گی وہ قوم جس نے اپنے نبی کے منہ کو اس کے خون سے رنگ دیا اس جرم میں کہ وہ انہیں خدا کی طرف بلاتا ہے۔ اسکے بعد آپ تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے میرے اللہ تو میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ ان سے یہ قصور جہالت اور لاعلمی میں ہوا ہے۔ روایت آتی ہے کہ اسی موقع پر یہ قرآنی آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنی عذاب وعفو کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس سے تمہیں کوئی سروکار نہیں خدا جسے چاہے گا معاف کرے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ پھر لکھتے ہیں کہ فاطمۃ الزہرا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وحشتناک خبر سن کر مدینہ سے نکل آئی تھیں وہ بھی تھوڑی دیر کے بعد احد میں پہنچ گئیں اور آتے ہی آپ کے زخم کو دھونا شروع کر دیا مگر خون کسی طرح بند ہونے میں ہی نہیں آتا تھا۔ آخر حضرت فاطمہ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلایا۔ اسکی خاک آپ کے زخم پر باندھی تب جا کر کہیں خون تھما۔ دوسری خواتین نے بھی اس موقع پر زخمی صحابیوں کی خدمت کر کے ثواب حاصل کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے موقعہ پر ایک پتھر آپ کے خَود پر آلگا اور اسکے کیل آپ کے سر میں گھس گئے۔ آپ بے ہوش ہو کر ان صحابہ کی لاشوں پر جا پڑے جو آپ کے ارد گرد لڑتے ہوئے شہید ہو چکے تھے اور اسکے بعد کچھ اور صحابہ کی لاشیں آپ کے جسم اطہر پر جا گریں اور لوگوں نے یہ سمجھا کہ آپ مارے جا چکے ہیں مگر جب آپ کو گڑھے سے نکالا گیا اور آپ کو ہوش آیا تو آپ نے یہ خیال ہی نہ کیا کہ دشمن نے مجھے زخمی کیا ہے۔ میرے دانت توڑ دیئے ہیں اور میرے عزیزوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو شہید کر دیا ہے بلکہ آپ نے ہوش میں آتے ہی دعا کی کہ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔ اَے میرے ربّ یہ لوگ میرے مقام کو شناخت نہیں کر سکے اس لئے تو ان کو بخش دے اور ان کے گناہوں کو معاف فرما دے۔

احد میں فرشتوں کا حاضر ہونا اور ان کی لڑائی کرنے کے بارے میں بھی ذکر ملتا ہے۔ سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو آدمی دیکھے۔ ان پر سفید لباس تھا۔ بڑی سخت لڑائی کر رہے تھے۔ میں نے ان دونوں کو نہ اس سے پہلے دیکھا تھا اور نہ اسکے بعد دیکھا۔

محمد بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا اَے مصعب آگے بڑھ تو عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا مصعب شہید نہیں کر دیئے گئے؟ آپ نے فرمایا بالکل لیکن ایک فرشتہ ان کا قائمقام بنا ہے اور ان کا نام اس کو دے دیا گیا ہے۔ علامہ ابن عساکر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ احد کے دن میں نے دیکھا کہ میں تیر چلاتا ہوں اور ان تیروں کو میرے پاس سفید کپڑوں والا خوبصورت شخص واپس لے آتا تھا۔ میں اس کو نہیں جانتا تھا حتی کہ اس کے بعد میں گمان کرتا تھا کہ وہ فرشتہ تھا۔

عمیر بن اسحاق سے روایت ہے کہ احد کے دن لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو گئے اور سعد آپ کے سامنے تیر اندازی کرتے رہے اور ایک نوجوان ان کو تیر اٹھا کر دیتا۔ جب بھی تیر پھینکتے وہ اس کو اٹھا کر لے آتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابواسحاق (یہ سعد بن ابی وقاص کی کنیت تھی) تیر چلا۔ جب جنگ سے فارغ ہوئے تو اس نوجوان کو کہیں نہیں دیکھا گیا اور نہ اس کو کوئی جانتا تھا۔

اپنے ایک خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں جو فرشتے دیکھے گئے ان کے سروں پر سیاہ پگڑیاں تھیں اور ان کی ایک یونیفارم تھی۔ صحابہ نے ان فرشتوں کو مختلف حالتوں میں دیکھا تو اسی طرح سیاہ پگڑیاں انہوں نے پہنی ہوئی تھیں۔ اسی طرح جنگ احد میں جو فرشتے دکھائی دیئے ان کے سروں پر بطور نشان سرخ پگڑیاں تھیں۔ سرخ رنگ میں کچھ غم کا پیغام بھی تھا کیونکہ جتنا دکھ صحابہ کو جنگ احد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کی وجہ سے پہنچا ویسا دکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں کبھی صحابہ کو نہیں پہنچا۔ ایک غم کے بعد دوسرے غم کی خبر ان کو ملی اور وہ غموں سے نڈھال ہو گئے۔ پس اس غزوہ میں فرشتوں کی علامت کیلئے بھی ایک ایسا رنگ چنا گیا جس میں غم اور دکھ کا پہلو شامل تھا۔

حضور انور نے فرمایا: صحابہ کی ثابت قدمی اور جانثاری کے واقعات بھی بہت ہیں کس طرح انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کیں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ انس بن مالک کے چچا انس بن نضر کا گزر طلحہ بن عبیداللہ اور عمر بن خطاب وغیرہ مہاجرین اور انصار کے چند لوگوں کے پاس ہوا۔ یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ انس نے ان سے کہا تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ تو قتل ہو گئے۔ انس نے کہا پھر تم رسول اللہ ﷺ کے بعد زندہ رہ کر کیا کرو گے۔ جس طرح ان کا انتقال ہوا تم بھی اسی طرح مر جاؤ۔ پھر انس کفار کی طرف متوجہ ہوئے اور اس قدر لڑے کہ آخر شہید ہو گئے۔ انہی کے نام پر انس بن مالک کا نام رکھا گیا۔ انس بن مالک بیان کرتے ہیں اس روز ہم نے انس بن نضر کو اس حال میں پایا کہ ان کے جسم پر ستر زخموں کے نشان تھے اور ان کی لاش کو کوئی نہ پہچان سکا سوائے ان کی بہن کے۔ انہوں نے انگلیوں کے پوروں سے ان کو پہچانا۔

اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب یوں لکھتے ہیں کہ اس وقت نہایت خطرناک لڑائی ہو رہی تھی اور مسلمانوں کے واسطے ایک سخت ابتلا اور امتحان کا وقت تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر بہت سے صحابہ ہمت ہار چکے تھے اور ہتھیار پھینک کر میدان سے ایک طرف ہو گئے تھے۔ انہی میں حضرت عمر بھی تھے۔ چنانچہ یہ لوگ اسی طرح میدان جنگ کے ایک طرف بیٹھے تھے کہ اوپر سے ایک صحابی انس بن نضر انصاری آگئے اور ان کو دیکھ کر کہنے لگے۔ تم لوگ یہاں کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے شہادت پائی اب لڑنے سے کیا حاصل ہے؟ انس نے کہا کہ یہی تو لڑنے کا وقت ہے تا جو موت رسول اللہ ﷺ نے پائی وہ ہمیں بھی نصیب ہو اور پھر آپ کے بعد زندگی کا کیا لطف ہے؟ پھر ان کے سامنے سعد بن معاذ آئے تو انہوں نے کہا۔ سعد مجھے تو پہاڑی سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ یہ کہہ کر انس دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ جنگ کے بعد دیکھا گیا تو ان کے بدن پر اسی سے زیادہ زخم تھے اور کوئی پہچان نہ سکتا تھا کہ یہ کس کی لاش ہے۔ آخر ان کی بہن نے ان کی انگلی دیکھ کر شناخت کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی اس بارے میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت انس کے چچا جنگ احد میں شامل ہوئے اور انہوں نے خوب دادِ شجاعت دی۔ خوب لڑے اور خوب محمد ﷺ کو کفار کے حملوں سے بچایا، آخر فتح ہوئی۔ انہوں نے سمجھا کہ اب میرا فرض پورا ہو گیا ہے۔ انہیں بھوک لگی ہوئی تھی اور چند کھجوریں ان کے پاس تھیں وہ میدان جنگ سے کچھ پیچھے ہٹ کر فتح کی خوشی میں ٹہلنے لگ گئے اور کھجوریں کھانے لگے کھجوریں کھاتے اور ٹہلتے ٹہلتے وہ ایک طرف آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک پتھر ہے جس پر حضرت عمر بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں۔ وہ ان کو دیکھ کر حیران ہو گئے کہ آج تو ہنسنے کا دن ہے خوش ہونے کا دن ہے مبارکبادیوں کا دن ہے۔ ایسے موقع پر یہ رو کیوں رہے ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت عمر سے مخاطب ہوئے اور انہیں کہا کہ ارے میاں آج تو خوشی کا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور تم اس وقت رو رہے ہو۔ حضرت عمر نے کہا شاید تمہیں پتہ نہیں کہ فتح کے بعد کیا ہوا۔ انہوں نے کہا کیا ہوا۔ حضرت عمر نے کہا۔ دشمن کا لشکر پیچھے سے آیا اور اس نے دوبارہ حملہ کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی لشکر تتر بتر ہو گیا اور رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے۔ اس انصاری نے کہا عمر تو پھر بھی یہ رونے کا کونسا مقام ہے۔ ایک کھجور ان کے ہاتھ میں رہ گئی تھی۔ وہ انہوں نے اسی وقت پھینک دی۔ حضرت عمر کی طرف دیکھا اور کہا عمر اگر رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو پھر اس دنیا میں ہمارا کیا کام ہے۔ پھر جہاں وہ گئے ہیں وہیں ہم بھی جائیں گے یہ کہہ کر تلوار لی اور اکیلے ہی دشمن کے لشکر پر جو ہزاروں کی تعداد میں تھا حملہ آور ہو گئے۔ ایک آدمی کی ہزاروں کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہوتی ہے۔ چاروں طرف سے ان پر حملے شروع ہو گئے اور وہ وہیں شہید ہو گئے۔ جنگ کے بعد جب رسول کریم ﷺ نے ان کی لاش تلاش کرائی تو ان کے جسم کے ستر ٹکڑے ملے بلکہ بعض روایات میں آتا ہے کہ ان کی لاش پہچانی نہیں جاتی تھی۔ آخر انگلی کے ایک نشان کے ذریعہ ان کی ایک بہن نے یا کسی اور رشتہ دار نے ان کو شناخت کیا۔

حضور انور نے فرمایا یہ تھا صحابہ کا عشق رسول۔

فرمایا یہ ذکر چل رہا ہے انشاء اللہ آئندہ بھی بیان ہوگا۔

فرمایا یمن کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں وہ کافی مشکلات میں گرفتار ہیں آجکل۔ اسی طرح مسلم امہ کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان میں بھی اکائی اور وحدت پیدا کرے اور عقل اور سمجھ دے۔ دنیا کے عمومی حالات کیلئے بھی دعا کریں۔ بڑی تیزی سے جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے دو مرحومین مکرم حافظ ڈاکٹر عبدالحمید گمانگا صاحب نائب امیر سیرالیون اور مکرمہ طاہرہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رشیدالدین صاحب مربی سلسلہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ہر دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad